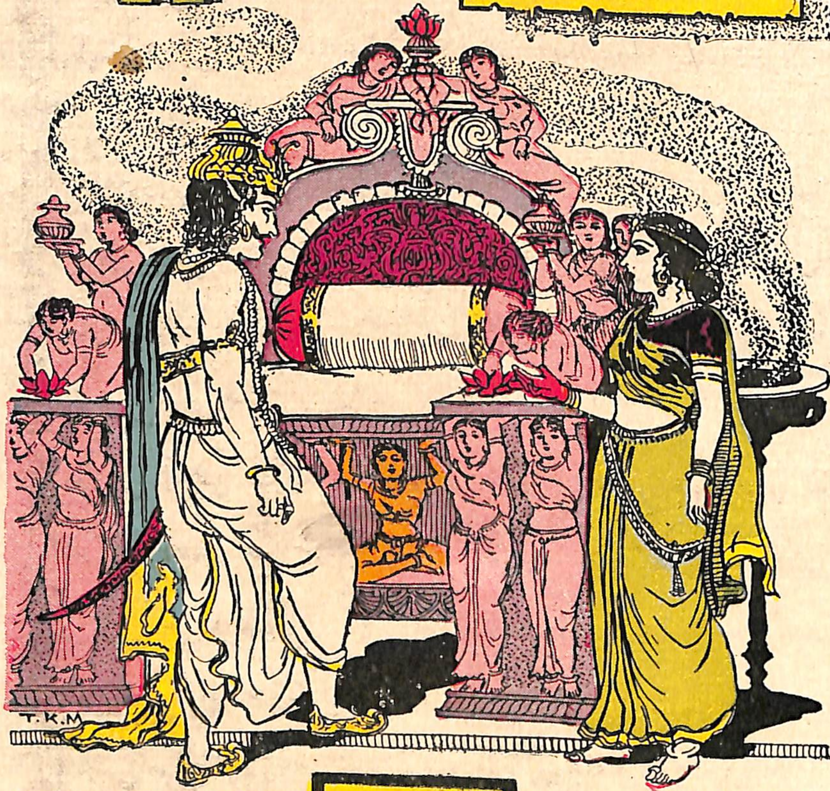
سِنگھاسن بتیسی



مینیجر (راجہ) رام کمار پریس لکھنؤ وارث نول کشور پریس لکھنؤ

تیرھویں بار ۱۹۵۳ء قیمت ۱۲/

بہ عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

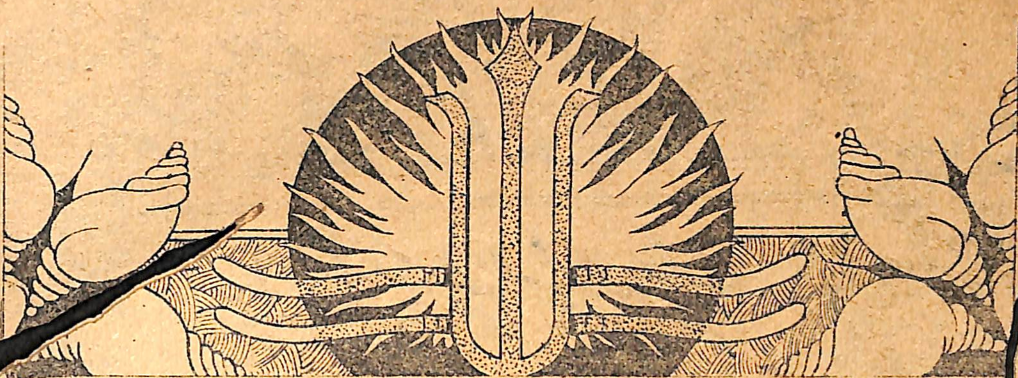
سنگھاسن بتیسی

(راجہ) رام کمار پریس بکڈپو
وارث

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع مقبول جہاں ہوئی

باہتمام بپن بہاری کپور منیجر مطبع ہذا





بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ سنگھاسن بتیسی کا اُردو زبان میں

آغاز داستان

ایک راجہ بھوج اُجین نگری کا راجہ مہابلی اور بڑا دھنی جسی اور دھرماتما تھا جتنے لوگ اُسکے راج میں بستے تھے سب چین کرتے تھے راجہ راج پر جا سکھی کسی کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا تھا یہ نیاؤ اُس کے یہاں تھا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پیتے تھے اور سب اُسکے آسرے سے جیتے تھے پرمیشر نے جیسے اُسے دُنیا کے پڑے پر اُتارا سب بے سہاروں کا کیا سہارا اور روپ اُس کا دیکھ کر چودھویں رات کے چاند کو چکا چوندھی آتی بڑا چتر اور سگھڑ اور گُنی تھا اچھی اچھی باتیں سب اُس میں سمائی تھیں بھلائی اُس کی جگ جگ میں مشہور تھی اور نگری اُس کی ایسی بستی تھی کہ چیار رکھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی وہ بھرا بھرا نگر شادیاں گھر گھر نئے طور کے اچھے اچھے مکان بنے ہوئے چوپڑا بازار درمیان میں نہر بہتی ہوئی درست دُکانوں میں ایک ایک دُکاندار صراف بزاز سوداگر کاریگر سُنار لُہار سادہ کار کسیرا پٹوا کناری باف کوفتہ گر جلا کار آئینہ ساز اپنے اپنے کام میں سرگرم تھا جوہری بازار میں جواہر کی کشتیاں بھری ہوئی موتی مونگے زمرد لعل یاقوت نیلم پکھراج جوہری دیکھتے بھالتے تھے اور خریداروں سے بازار بھرا ہوا اور اُس کے برابر دُکان میں میوہ فروش ولایتی انار سیب بہی ناسپاتی انگور سے پٹارے پٹاریاں بھر کر لگائے ہوئے اور ڈھیر چھوارے پستے باداموں کے کئے ہوئے بیچ رہے پھول والے پھول گوندھ رہے پنواڑی بیڑے باندھ رہے گندھیوں کی دُکانیں تیل پھلیل عطر ارگجے کی لپٹوں سے مہک رہی ہیں اور سپاری والے دُکانوں میں

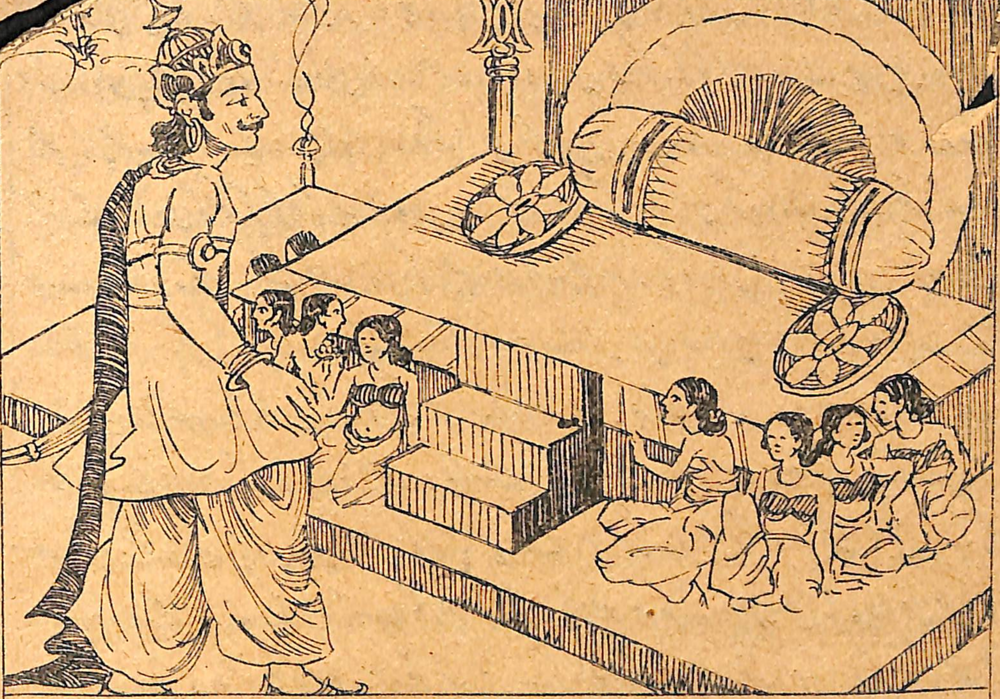
پوڑہ بن دھنیہ سپاری کے باندھ کر لگائے ہوئے ڈبیا معجون کی آگے دھرے سپاریاں کترتے
بساطی ہر طرح کی جنس دُکان میں چنے ہوئے مول گاہکوں سے کر رہے چوک چوکور بنا ہوا مینا بازار
لگا ہوا تیسرے پہر کو گدڑی لگی ہوئی اسباب طرح طرح کا نیا پُرانا بیچنے والے بیچ رہے اور لینے والے
مول لے رہے گرم بازاری ہر ایک چیز کی ہو رہی کٹورے ہر طرف سقے بجا رہے اور کہیں ناچ
کہیں رنگ کہیں بھگت کہیں نقل کہیں قصہ ہو رہا معشوق بازار میں سیر کرتے ہوئے عاشق
پیچھے پیچھے پھرتے ہوئے دن رات یہ سماں رہتا تھا باغ باغیچے سیر اور تماشے کو بنے ہوئے درخت
میوے سے جھومتے ہوئے اور پھول کیاریوں میں کھلے ہوئے تالاب میں کنول پھولے ہوئے باولیوں میں
پانی چھلکتا ہوا ہر ایک کنوئیں پر رہٹ چلتا ہوا پنگھٹ لگا ہوا راجہ کے چوراسی خاص محل اور نیچے اونچے
دروازے خوش قطع چاروں طرف چاردیواریاں سیدھی کھنچی ہوئیں چاروں طرف اُنکے باہر اندر مکان انوکھے
انوٹھے بنے ہوئے کوٹھریاں دالان در دالان بارہ دریاں بالاخانہ چو محلے بیچ محلے رنگ محل شیش محل عیش محل
اٹاریاں بنگلے تیار چلونیں پڑے ہر ہر در پر لگے ہوئے فرش چاندنی سوزنی قالینوں کا جابجا بچھا ہوا مسند
تکیے لگے ہوئے شہ نشینوں میں دنگل اور کرسیاں سونے روپے کی جڑاؤ بچھی ہوئیں طاقوں میں شیشے بید مشک
گلاب کے چنے ہوئے سائبان طاش بادلے کے کھنچے ہوئے نگیرے بعضی جگہ اپنے اپنے موقع پر کھڑے
ہوئے صحن میں کیاریاں بنی ہوئی چوپڑ کی نہریں پانی سے بھری ہوئی لہریں لے رہیں حوض بید مشک گلاب سے
بھرے ہوئے فوارے چھوٹتے ہوئے چادر اور سے پانی بہتا ہوا آبجوئیں چاروں طرف جاری سرو کھڑے
ہوئے اور چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے روشیں اور ٹٹیاں سب درست پھول ہزاروں رنگ کے
کیاریوں میں کھلے ہوئے ہر ہر محل میں ایک ایک رانی عیش اور کامرانی سے راجہ کا دل ہاتھوں میں لیے رہتی
تھی ناچ راگ رنگ رات دن ہوتا تھا اور وہ آپ ایسا سگھڑ تھا کہ جو بات بات میں موتی پروتا تھا اور
نو قسم کے صاحب کمال جیسے نورتن اُس کی مجلس میں حاضر رہتے تھے راجہ اندر اُس کی سبھا کو دیکھکر رشک
کی آگ سے جلتا اور اُس کا اکھاڑا دیکھ حسرت سے ہاتھ ملتا تھا رنڈی اور مرد اُس کی صورت پر دیوانے تھے
جس نے ایک بار اُسے دیکھا آپے میں نہ رہا جس نے اُس کی خوبصورتی کا بیان سُنا بیچین ہوا مدھ میں جوبن کے
سرشار موہن کا اوتار نوجوان چاتر صاحب تدبیر تھا اُس کے سیر اور تماشے کو شہر کے کنارے پر باغبانوں نے
کوسوں تک کیاریاں بنائی تھیں اور ہر رنگ کے پھولوں کی بہاریں دکھائی تھیں اور اُن کے برابر ایک

کھیت میں کسی مرالی نے کھیرے بوئے تھے جب وہ اُگے بیلیں تمام کھیت میں پھیل گئیں اور خوب ہرا دل ہوئیں
زرد زرد پھولوں نے اور ہی بہار دی جب وہ کھیت پھلا اور تیاری پر آیا تب اُس کھیت والے نے اُس کی
رکھوالی کو مکان تجویز کیا دیکھا کہ درمیان اُس کھیت کے ایک چپہ کا زمین کا خالی رہ گیا ہے نہ کچھ اُس میں جما
ہے اور نہ اوجا ہے مرالی نے رکھوالی کرنے کو گرد استادہ لگا کر اوپر ایک مچان سا [illegible] اُس پر وہ چڑھ کر
چاروں طرف نگاہ کرتے ہی کہنے لگا کہ کوئی ہے اِسی وقت راجہ بھوج کو گڑھی سے پکڑ لاوے اور سزا [illegible]
راجہ کے نوکروں میں سے ایک نے سنتے ہی اِس بات کے ٹانگ پکڑ کر اُسے نیچے گرا دیا اور منہ ہی منہ پر تھپڑ مار
مار سارا منہ سُجا دیا کان پکڑ کر اُٹھایا اور بٹھایا غرور کا نشہ جتنا اُسے چڑھا تھا سب اُتر گیا وہ ڈھاڑ کر کے پاؤں
پڑا اور کہنے لگا میں نے کیا ایسی تقصیر کی جو مجھ پر یہ مار پیٹ ہوئی اِدھر اُدھر کی راہ باٹ کے لوگ جو وہاں اکٹھے
ہوئے تھے اُنھوں نے کہا تو نے ایسی بات منہ سے نکالی اگر راجہ سنے ابھی تجھے توپ کے منہ پر رکھ کر اُڑا دے
سنتے ہی وہ گڑگڑانے لگا رہے سہے ہوش و حواس اور بھی جاتے رہے جان کے ڈر سے گھبرا کر دم اُس کا
ہونٹوں پر آ رہا منت اور زاری سے بارے چھوٹ گیا راجہ کے اُس سپاہی نے وہاں سے گھر کی راہ لی پر وہ
جب مچان پر چڑھتا تو ایسی بکواس کئے بن نہ اُترتا ایک دن چار ہرکارے راجہ نے کسی کام کو کسی طرف
بھیجے تھے وہ رات کو اُدھر سے پھرے ہوئے چلے آتے تھے وہ مچان پر چڑھا ہوا بک رہا تھا کہ بلاؤ ہمارے
دیوان کو اور اہلکاروں کو کہ اس جگہ خاصے خاصے محل اور ایک گڑھی بناویں سب سر انجام لڑائی کا اس میں
جمع کریں کہ میں راجہ بھوج سے لڑوں اور ماروں جو میری سات پشت کا راج وہ راجہ کرتا ہے یہ سنتے ہی اُن
چاروں ہرکاروں کو اچنبھا ہوا اور ایک ایک کو اُن میں سے غصہ آیا ایک نے غضب سے کہا اِسے جان سے مارو
دوسرے نے کہا اسے تنبیہ کر کے مشکیں باندھ راجہ کے پاس لے چلو وہ اِس کے حق میں جو چاہے سو کرے
تیسرے نے کہا اس نے شراب پی ہے متوالا ہے جو منہ میں آیا بکتا ہے چوتھے نے کہا پھر سمجھا جاوے گا
اب جانے دو دیر ہوگی آپس میں یہ بات کہہ کر راجہ کے پاس گئے پہلے مجرا کیا اور جہاں بھیجا تھا وہاں کا احوال
عرض کیا راجہ نے سُن کر فرمایا ہمارے راج میں سب لوگ خوش رہتے ہیں اور اپنے اپنے گھر میں بیٹھ کر ہمارے
حق میں کیا کیا کہتے ہیں تب اُنھوں نے ہر ایک کا احوال کہہ کر قصہ راہ کا جو سنا تھا بیان کیا اور کہا کہ عجب
اثر اُس مکان کا ہے کہ جب وہ مچان پر چڑھتا ہے ایک عونت اُس پر چڑھ جاتی ہے جب وہ وہاں سے اُترتا
ہے نشہ سا اُتر جاتا ہے پھر اپنی حالت اصلی میں آتا ہے راجہ نے کہا کہ تم مجھے وہاں لے چلو اور اُسے دکھاؤ

وہ جگہ کون سی ہے تب راجہ خوشی خوشی اُن ہرکاروں کو لے کر اُس پر گیا چھپ کر چپکے سے کہیں بیٹھ رہا
اتنے میں کیا سُنتا ہے کہ وہ مچان پر پاؤں رکھتے ہی کہنے لگا لوگ جلدی جاویں اور راجہ بھوج کو گڑھی سے
پکڑ لاویں ماریں اُس سے جلدی میرا راج لیویں اِس میں جس اور دھرم دونوں اُنھیں ہوگا سنتے ہی راجہ کو
خوف ہوا ہر[illegible] کو ساتھ لے کر گھر کو آیا رات کو فکر کے مارے نیند نہ آئی سات پانچ کرکے جوں توں وہ
[illegible]گوائی صبح ہوتے ہی اشنان کرکے پھر دربار میں گیا پنڈتوں اور نجومیوں کو بلوایا اور رات کا سب
افسانہ زبان پر لایا نجومیوں نے گھڑی اور ساعت اور وہ دن بچار کر کے کہا راجہ ہمارے بچار میں وہاں
لچھمی کا لچھن نظر آتا ہے اور پنڈتوں نے کہا اُس مکان میں بہت دولت ہے سنتے ہی راجہ نے تمام
شہر کے بیلداروں کو حکم کیا کہ لاکھ بیلدار وہاں جاؤ اُس مکان کی تمام زمین کھود ڈالو بموجب حکم کے روانہ
ہوئے بعد ان کے سب اپنے مصاحبوں کو بھیجا اور آپ بھی سوار ہو کر وہاں آیا بیلداروں نے چاروں طرف
سے کھودا اور وہاں کی مٹی دور کی ایک پایہ نظر آیا راجہ نے فرمایا اب خبرداری سے کھودو کہیں ٹوٹ نہ جائے
جب کھودتے کھودتے چاروں گوشے سنگھاسن کے نظر آئے تو راجہ نے کہا اب اِسے باہر نکالو لاکھ مزدور
اُٹھاتے تھے اور زور کرتے تھے ذرا بھی وہ جگہ سے نہ ہلتا تھا تب انھیں میں سے ایک پنڈت بولا
مہاراج یہ سنگھاسن دیووں یا دیوتاؤں کا بنایا ہوا ہے اِس جگہ سے نہ ہلیگا اور نہ اُٹھے گا بل لیوے گا
اِس کو بل دیجئے بغیر زور کے اُٹھ آوے گا راجہ نے کروڑ بھینسے اور بکرے وہیں بل دیے چاروں طرف
باجے بجنے لگے اور جے جے کار ہونے لگے تب بل لے کر ہاتھ لگاتے ہی وہ سنگھاسن اوپر کو اُٹھ آیا جھاڑ
بہار کر ایک زمین پاکیزہ پر رکھ دیا راجہ سنگھاسن کو دیکھ کر بہت خوش ہوا جب اُس کی مٹی چھٹا کر گرد و غبار
دُور کر کے دھویا اور پونچھا تو ایسا چمکنے لگا کہ آنکھ کسی کی اُس پر نہ ٹھہرتی جس نے اُس جڑاؤ سنگھاسن کو دیکھا
اُسے ہر کی قدرت کا تماشا نظر آیا کاریگروں نے ایسا بنایا تھا کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سُنا آٹھ آٹھ
پُتلیاں چاروں طرف بیٹھی تھیں اور ایک پھول کنول کا ہر ایک کے ہاتھ میں تھا اگر سر یا مُن
اُسے دیکھیں بھچک ہو جائیں راجہ نے تمام کاریگروں کو بلا کر فرمایا کہ جتنا روپیہ خرچ ہو خزانے
سے لے لو جہاں کا جواہر جاتا رہا ہے جڑ کر جلدی تیار کرو یہ کہہ کر راجہ محل میں داخل ہوئے
سنگھاسن بننے لگا پانچ مہینے میں سب تیار ہوا اور پتلیاں بن کر ایسی کھڑی ہوئیں کہ گویا ابھی
بولتی ہیں آنکھیں ہرن کی سی کمر چیتے کی سی پاؤں کا یہ انداز جیسے ہنس کی چال جنھوں نے صورت

اُن کی دیکھی اپنی آنکھوں کی پتلیوں میں جگہ دی اُسے دیکھ کر پنڈت راجہ سے سنگھاسن کی حقیقت کہنے لگے راجہ سُن مرنا جینا بھگوان کی اچھا ہے پُرش کو چاہیے جیتے جی سب جی بت کا سکھ کرلے یہ بات سُن کر راجہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا شاید یہ پتلیاں بھگوان نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہیں

یہ تصویر اُسوقت کی ہے کہ سنگھاسن پر چڑھنے کا راجہ بھوج نے ارادہ کیا اور [illegible] مانع ہوئی



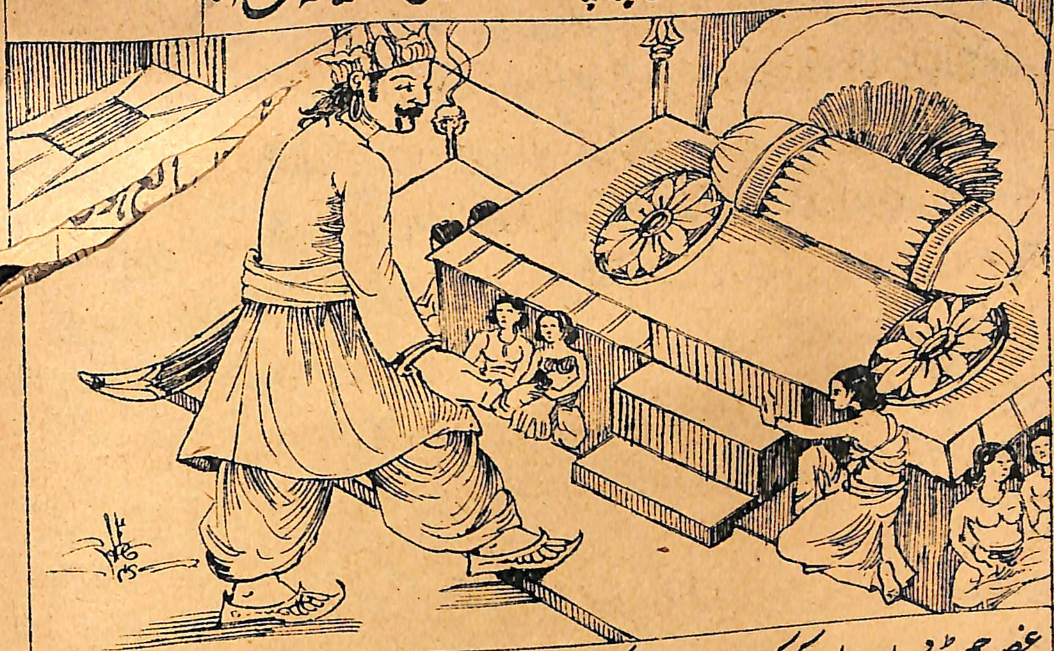
یا اندر کے یہاں کی اپچھرا ہیں یہ کہہ کر پنڈتوں کو حکم کیا کہ نیک ساعت اچھی لگن بچار دو جو میں اُس ساعت سنگھاسن پر بیٹھوں سنتے ہی پنڈتوں نے بچار کر کے کاتک مہینہ میں ایک دن شُبھ لگن ٹھہرایا سب جوگ اُسکے اچھے تھے کہا کہ اُس ساعت تم بیٹھو راجہ نے بیٹھنے کی تیاری کی جتنے راجہ اُس کے راج میں تھے اور پنڈت اور قرابتی دُور نزدیک کے اُنھیں نیوتہ بھیج کر بلایا اور آپ اشنان کر کے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے پنڈت بید پڑھنے لگے اور گندھرپ گیت گانے لگے بھاٹ جس بیان کرنے لگے اور طرح طرح کے باجے بجنے لگے ہر ہر محل میں شادیاں ناچ راگ رنگ مچے جتنے لوگ آتے تھے اُن سب کی ضیافت کی برہمنوں کو برتی گاؤں دیے بھوکوں کو کھانا اور روپے بخشے ننگوں کو کپڑا اور مال و اسباب عنایت کیا رعیت کو بخشش اور انعام دیا تمام شہر میں خیر خیرات بانٹی فوج کو خلعت اور اضافہ دیے

ہمنشینوں پر طرح طرح کی مہربانیاں اور نوازشیں فرمائیں جتنے لوگ اُس سبھا میں اکٹھے ہوئے تھے
جے جے کار کرتے تھے اور رام کا نام لیتے تھے بیچ میں سنگھاسن دھرا تھا راجہ خوشی خوشی گنیش مناتا ہوا
سنگھاسن کے پاس جا کر کھڑا ہوا داہنا پانوٗں بڑھا کر چاہا کہ اس پر رکھے بے اختیار پتلیاں کھلکھلا کر
ہنسیں اور سب نے یہ دیکھا کہ راجہ اپنے دل میں کٹا اور رُک کر نہایت شرمندہ ہوا کچھ دہشت کھائی کچھ
اُسے اچنبھا ہوا کہ یہ بے جان پتلیاں جاندار کیونکر ہوئیں طیش کھا کر غضب میں آ کر پانوٗں اُدھر سے
کھینچ لیا اور پتلیوں سے کہا کیا تم نے دیکھا اور کیوں ہنسیں مجھ سے بیان کرو کیا میں بلی یا راجہ کا
بیٹا یا سخی نہیں یا چھتریوں میں کایر ہوں یا نامرد ہوں یا بیرحم ہوں یا اور راجہ میرے حکم میں نہیں یا
میں پنڈت نہیں یا میرے یہاں پدمنی رانی نہیں یا میں راج نیت نہیں جانتا یا میں کسی کی مجلس میں
نیچے ہو کر بیٹھا پھر کس بات میں نالائق ہوں میرے دل میں شک پڑا سو مجھے بتا دو یہ باتیں راجہ کی سُنکر انمیں سے

رتن منجری پہلی پُتلی بولی

راجہ دل لگا کے میری بات سنو اور یہ قصہ میں تم سے بیان کرتی ہوں تم گن گاہک اور قدردان ہو جو تم نے
باتیں کہیں سب درست ہیں سورج سے بھی لمھالے تیج کی جوالا ادھک ہے اتنا دماغ مت کرو پُرانی کتھا
سُنو اس سنسار کا انت نہیں بھگوان نے اِس میں قسم قسم اور رنگ رنگ کے جواہر پیدا کیے ہیں ایک ایک قدم
پر دولت کا گنج ہے اور ایک ایک کوس پر آب حیات کا چشمہ پر تم کمبخت ہو تم نے نہیں پہچانا اپنے دل میں
کیا سمجھتے ہو تم سے کرور ہا پڑے ہیں تم نے اتنے ہی میں غرور کر کے اپنے تئیں بھلا دیا اور جس کا یہ سنگھاسن ہے
اُس راجہ کے یہاں تم سا ایک ایک ادنیٰ نوکر تھا یہ سُن کر راجہ کو غصّہ آیا اور کہنے لگا اِس سنگھاسن کو
مَیں ابھی توڑ ڈالتا ہوں اتنے میں بررُوچ پروہت راجہ کا بولا راجہ یہ انصاف سے دُور ہے پتلی کی
بات کان دے سُن لو اور جو کچھ کرنا ہو پھر کیجیو راجہ نے کہا تو اُس کا احوال کہہ تب پتلی بولی میں کیا
ماجرا کہوں اتنا ہی سُن تم جل کر خاک ہو گئے اور جب تمام حقیقت اُس راجہ کی سنو گے تو اور شرمندہ
ہو گے اپنے دنوں کو روؤ گے لوگوں کے آگے ہلکے ہو گے اس کہلوانے سے نہ کہوانا بھلا ہے ہم تو
اُسی روز مر چکے تھے اور سنگھاسن ٹوٹ چکا تھا جس روز سے ہم راجہ بیر بکرماجیت سے بچھڑے تھے
اب ہمیں کیا ڈر ہے اتنے میں دیوان راجہ کا پتلی سے کہنے لگا کس لیے تو اپنے راجہ کا بیان نہیں کرتی

راجہ کا سنگھاسن پر چڑھنا اور پتلی کا بحیلہ مانع آنا



غصہ چھوڑ دے اب بات کر کیوں بھید چھپا رکھا ہے تب پتلی بولی کہ ساکی بند راجہ بڑا بلی تھا اور
نگرا مباوتی میں راج کرتا تھا بڑا اس کا دبدبہ تھا دیوتاؤں کا پوجنے والا تھا اور تمام دنیا کو دان دینے والا
آگے میں اس کی کتھا کہتی ہوں راجہ کان دھر کے سُنو سیام سومیر اُس نگری کا راجہ تھا ذات کا برہمن اور
بڑا راجہ ہوا تب گندھرپ سین اُس کا نام ہر طرف بجنے لگا اور اُس کے گھر میں چار برن کی رانیاں تھیں
برہمنی چھترنی بیسانی شودرنی ان میں جو برہمنی تھی بہت اچھی خوبصورت اور نازک تھی اُس کے ایک
بیٹا ہوا بڑا پنڈت برہنیت نام اُسکا رکھا اے راجہ ویسا کوئی دنیا میں پنڈت نہ تھا جتنے علم تھے سب
اُس نے پڑھے تھے یہاں تک کہ موت کا بھی احوال کہدیتا تھا اور چھترنی سے تین بیٹے تھے اُنھوں نے
چھتریوں کا دھرم اختیار کیا ایک کا نام سنگھ دوسرے کا نام بکرم تیسرے کا نام بھرتری ایک سے ایک
بلی چاروں جگ میں اُن کا نام مشہور ہو رہا تھا اور انھیں کلپ برکھ دنیا کے لوگ کہتے تھے بیسانی
سے جو بیٹا تھا اُس کا نام چندر رکھا وہ بڑا سخی اور رحم دل تھا اور شودرنی سے جو بیٹا ہوا اُس کا نام
دھنوتر بیدوں میں وہ بڑا بید تھا چھ بیٹے راجہ کے ہوے ایک سے ایک اچھا غرض امر سنگھ کے
گھرانے میں سب کے سب خوب ہوے اور وہ لڑکا جو برہمنی سے تھا وہ راجہ کی دیوانی کرتا تھا اُس سے

جب کوئی تقصیر ہوئی تب راجہ نے خدمت لی وہ لڑکا وہاں سے نکل کر دھارا پور میں آیا اے راجہ وہاں سب تمھارے بزرگ تھے اُسے اُن سبھوں نے مانا بڑی آؤ بھگت کی وہاں کا راجہ تمھارا باپ تھا کتنی مُدت کے بعد اُس نے دغا کر کے اُس راجہ کو مار ڈالا وہاں کا راج لے کر اُجین نگری میں آیا اور یہاں آ کر مر گیا سنگھ جو اِس راجہ کا بڑا بیٹا چھتری کے پیٹ کا تھا وہ آن کر وہاں کا راجہ ہوا راج کرنے لگا اور آگے یہ احوال ہے کہ ایک روز پنڈتوں نے آ کر راجہ سنگھ سے کہا تیرا دشمن دنیا میں پیدا ہوا ہے یہ بات سُنکر وہ جھجک رہ گیا برہمن کہنے لگے ہم سب نے شاستر دیکھا ہے اُس سے یہ احوال نکلتا ہے جو ہم نے تم سے کہا مگر ایک بات اور ہے کہ ہم اسے منھ سے نکال نہیں سکتے تب راجہ نے کہا خیر جو تم نے یہ بات کہی وہ بھی کہو تب اُنھوں نے کہا ہمارے بچار میں یہ آتا ہے کہ سنگھ کو مار کر بکرم راج کرے یہ سُن کر راجہ ہنسا اور کہنے لگا یہ پنڈت باؤلے ہیں انھیں کچھ گیان نہیں اس لیے ایسی بات کہتے ہیں یہ بات سُنی اَن سُنی جان کر راجہ چپ ہو رہا پنڈت اپنے دل میں شرمندہ ہوئے کہ ہمارے شاستر کو اس نے جھوٹ جانا اور ہمیں بولا ٹھہرایا جب کئی ایک دن اُس پر گزرے پنڈت اپنے مکانوں میں بیٹھ کر نجوم دیکھنے لگے ان میں سے ایک پنڈت بولا میرے بچار میں یہ آتا ہے کہ راجہ بکرم کہیں نزدیک آن پہونچا ہے تب دوسرا ان میں سے بولا یہاں کے کسی جنگل میں ہے اور ایک اُن میں سے کہنے لگا اُس جنگل میں تالاب بھی ہے وہیں اکھاڑہ کر رہا ہے تب ایک برہمن ان میں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جنگل کو چلا وہاں جا کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک تالاب پر راجہ بکرم تپسیا کرتا ہے مٹی کا ایک مہادیو بنا کر پوجتا ہے اور ڈنڈوت کر رہا ہے یہ سب دیکھ کر پنڈت اُلٹا پھر آیا سب پنڈتوں کو لیکر راجہ کے پاس گیا راجہ سے کہنے لگا تم ہمارے شاستر کو جھوٹ جانتے تھے اور اب ہم دیکھ آئے فلانے جنگل میں راجہ بکرم آن پہونچا راجہ سنگھ اُس روز سُن کر چپ ہو رہا اُس کی صبح کو اُٹھا اور اُس بن میں جاتے ہی چھپ کر دیکھنے لگا کہ وہ کیا کرتا ہے جہاں راجہ بکرم جیت بیٹھا تھا وہاں سے وہ اُٹھا اور تالاب میں نہا کر پھر اپنے آسن پر جا بیٹھا اور اسی طرح سے مہادیو کی پوجا کرنے لگا اور یہ راجہ بھی نکل کر وہاں کھڑا ہوا جب وہ مہادیو کی پوجا کر چکا تب اُسی مہادیو پر اُس نے پیشاب کیا جتنے راجہ کے ساتھ لوگ تھے کہنے لگے اِس کی عقل ماری گئی ہے کہ پوجے ہوئے دیوتا پر اس نے موتا ایک پنڈت ان میں سے بول اُٹھا مہاراج تم نے کیا کیا تب وہ بولا ہم ذات کے برہمن ہیں ہم دیوتا کو پوجیں یا مٹی کو تب برہمنوں نے کہا راجہ کچھ ہم اچھا نہیں دیکھتے کیونکہ تمھاری مت کمت ہو گئی جب مرنے کے دن آدمی کے نزدیک آتے ہیں تو اُس کی مت ماری جاتی ہے تب راجہ بولا تم دیوانے ہو مجھے بھی باؤلا بناتے ہو جو کرتار نے لکھا ہے

وہی ہوگا اسے کوئی مٹا نہیں سکے گا سب پنڈت آپس میں کہنے لگے اُس راجہ نے کیا اپنا کاج کیا تب
راجہ سنگھ نے بکرم کے مارنے کی فکر کی کہ سات لکیریں کوئلے سے جادو کی کاڑھیں اور اُس پر کھوس پھیلا دیا
جو اُسے معلوم نہ ہو اور اُن لکیروں کا یہ گن تھا کہ جو اُس میں پانوں دھرے باؤلا ہو جائے اور ایک کھیرا
منگا کر جادو کیا اور ایک چھُری پڑھ کر ہاتھ میں رکھی اُس چھری اور کھیرے کا یہ اثر تھا کہ جو اس چھُری سے وہ
کھیرا کاٹے اُس کا سر کٹ جائے پنڈتوں سے کہا اُسے بلاؤ اُن لکیروں پر پانوں دھر کے جو آوے ... دیوانہ
ہو جاوے گا اور باؤلا ہو کر یہ کھیرا جو ہاتھ سے لیکر کاٹے گا تو اُس کا سر کٹ جائے گا جتنے چھتری راجہ کے
ساتھ تھے اپنے دل میں فکرمند ہوے کہ اس راجہ نے یہاں دغا کی یہ چھتریوں کا دھرم نہیں ہے اس میں راجہ
نے بکرم جیت کو بلایا کہا ہم تم بیٹھ کر ایک جگہ کھیر کھاویں وہ راجہ جوگی تھا اور سب علم جانتا تھا اُن سب لکیروں سے
بچ کر سنگھاسن کے پاس جا کھڑا رہا اور کھیرا چھُری اُس کے ہاتھ سے لیکر دہنے ہاتھ میں چھُری اور بائیں ہاتھ
میں کھیرا لیا راجہ سنگھ غافل تھا فرق کر کے اُس کے چھُری ماری راجہ کا کام تمام کیا رتن منجری نے یہ بات
ظاہر کی سُن راجہ بھوج تو اس بات کو بھگوان رحم کرے تو تنکے سے پہاڑ کر دے اور غضب کرے تو پہاڑ
سے تنکا کتاب میں جو لکھا ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتا جب ماں کے پیٹ میں انسان آتا ہے چار باتیں
ساتھ لاتا ہے نفع نقصان دکھ سُکھ تین لوک چودہ طبق میں پھرے لیکن قسمت کا لکھا نہیں ٹلتا بھائی کو
مارا اور دل میں خوش ہو اُسکے لہو کا ماتھے پر ٹیکا دیا اور اُٹھ کر سنگھاسن پر بیٹھا اور چنور ڈھلوایا اُس راجہ کی
رانی اُس کے ساتھ ستی ہوئی یہ راج نیت سے نیاؤ کرنے لگا اور جتنے راجہ اُس کے راج کے تھے سب سُنکر
خوش ہوے مجرے کو آئے دونوں وقت دربار میں حاضر رہنے لگے اسی طرح راجہ راج کرنے لگا کتنے
دنوں کے بعد راجہ ایک دن شکار کو چلا کُتے باز بحری جتنے شکاری جانور تھے ساتھ لیے اور جتنے ساتھ
میں اچھے لوگ تھے چلے اور تیر انداز تھے ساتھ لیے جا کر ایک جنگل میں پہونچے ہرن کے پیچھے راجہ نے
گھوڑا ڈالا راجہ آگے بڑھ گیا ساتھ کوئی نہ پہونچا راجہ ایک بڑے جنگل میں جا نکلا وہاں جا کر سوچ کرنے لگا
کہ میں کہاں آیا راہ بھی بھولا اور ساتھ بھی گنوایا اتنے میں جو نگاہ کی ایک بڑا درخت دیکھا اُس درخت کی
پھننگ پر چڑھ گیا اور وہاں سے دیکھنے لگا جنگل ہی جنگل نظر آتا تھا مگر ایک طرف جو دیکھا ایک شہر نظر آیا
اُس کو دیکھ کر راجہ کو ڈھارس سی آئی وہ نگر جو دیکھا تو نہایت آباد تھا کبوتر وہاں اُڑ رہے ہیں چیلیں منڈلا رہی
ہیں سورج کی جھلک سے حویلیوں کے کلس چمک رہے ہیں اپنے جی میں کہنے لگا یہ نیا شہر میں نے دیکھا

کل کو اُسے چھین لوں گا اور اُس نگر کے راجہ کا دیوان جن کا نام لوت برن تھا وہ کوّوں کے بھیس میں
رہتا تھا اُس طرف سے اُڑا جاتا تھا اُس نے راجہ کے منھ سے یہ بات سُنی بہت دل میں خفا ہوا غصہ سے
اُس کے مُنھ پر بیٹ کر دی راجہ غضب میں آیا اتنے میں کچھ لوگ اُس کے وہاں آن پہونچے اُن کے ساتھ
ہو کر اپنے شہر میں [illegible] ہوا دیوان کو حکم دیا جہان میں جہاں تک کوّے ہیں پکڑ لادیں یہ سُنتے ہی چاروں
طرف [illegible] دوڑے اور کوّے پکڑ کے لائے اور پنجروں میں بند کیے راجہ نے جا کر اُن کوّوں سے کہا کہ
اے چنڈالوں وہ کون سا کوّا ہے جس نے ہمارے منھ پر بیٹ کی تم سچ کہو گے تو ہم چھوڑ دیں گے نہیں تو
سب کو مار ڈالیں گے یہ سُن کر سب بولے مہاراج ہم میں کوئی کوّا نہیں رہا جو پکڑ نہیں آیا اور وہ کام
ہم سے نہیں ہوا تب راجہ زیادہ خفا ہوا کہ تم سب کے سوا وہ کون سا کوّا ہے جس نے یہ کام کیا تب اُنھوں نے
کہا مہاراج سچ پوچھتے ہو تو ہم کہتے ہیں کہ اہوبل راجہ ایک راجہ ہے ادے سے است تک اُس راجہ کا
راج ہے اور اس کا دیوان لوت برن بڑا دانا بہت ہوشیار پنڈت ہے وہ کوّے کے بھیس میں رہتا ہے
یہ کام اُس کا ہو تو ہو کیونکہ کوّے کی صورت میں ایک وہ بچ رہا ہے تب راجہ نے کہا کہ وہ کس طرح سے
آوے اس کا کچھ سمجھ کر مجھے علاج بتاؤ کوئی تمھارے یہاں کا دوت جاوے اور اُس کو لے آوے تم اپنے
یہاں سے دو کوّوں کو بھیجدو وے جا کر لے آویں ان میں سے دو کوّے وہیں گئے اُن کی لوت برن نے
بہت سی آؤ بھگت کی اور کہا کہ تم یہاں کس لیے آئے ہو تب وہ بولے مہاراج تمھارے بغیر ہم سب کوّے
مارے جاتے ہیں جو تم راجہ بکرم کے پاس چلو تو ہم سبھوں کی جانیں بچیں تب لوت برن بولا دھن بھاگ جو
تم میرے پاس اپنا مطلب سمجھ کر لائے ہو جو کچھ کام مجھ سے ہوگا میں کمی نہ کروں گا یہ کہہ کر اپنے راجہ کے پاس
آیا اور اپنے راجہ سے اگیا لیکر اُن کے ساتھ گیا جب دیکھا سب کوّوں نے اُس منتری کو تب راجہ سے
کہنے لگے جس کا ہم نام لیتے تھے وہ یہی ہے راجہ نے دیکھ کر اُسے آدر کر کے آدھی اپنی گدی پر بٹھایا اور
کھیم کشل پوچھی وہ دعا دے کر بولا کس لیے آپ نے مجھے یاد کیا اور کس واسطے اِن سب کوّوں کو بند میں دیا
جب لوت برن نے یہ بات پوچھی تب راجہ کہنے لگا ایک دن میں شکار کو گیا تھا اتفاقاً جنگل میں راہ بھول گیا
تب ایک پیڑ پر چڑھ کر چاروں طرف کو دیکھنے لگا کہ ایک کوّے نے مجھ پر بیٹ کر دی اس لیے میں نے سب کوّوں کو
بند کیا جب تک کہ اُن میں سے کوئی سچ نہ کہے گا ایک کو ان میں سے نہ چھوڑوں گا بلکہ جان سے سب کو
ماروں گا پھر تو لوت برن بولا سوامی یہ کام میرا ہے جب تمھیں میں نے مغرور دیکھا تب مجھے غصہ آیا

عقل میری اُس وقت جاتی رہی تب یہ سُن کر راجہ بہت ہنسا اور بگڑ کر کہنے لگا مجھے غرور اور نخوت
کیوں نہ ہو راجہ میں ہوں دانا میں ہوں سپاہی میں ہوں اور کون سی بات مجھ میں نہیں وہ تم کہو تب
وہ بولا جو مگر تم نے نظر بھر دیکھا اُس کا میں سبب بیان کرتا ہوں راجہ باہوبل یہاں کا قدیم راجہ ہے اور
گندھرپ سین باپ تھارا اُس کا دیوان تھا راجہ کو اُس کی طرف سے کچھ بے اعتباری آئی تب اُسے
چھڑا دیا وہ نگر امباوتی میں آیا اُس جگہ کا راجہ ہوا اُس کا بیٹا تو بکرم ہے تجھے جگ میں کون نہیں مانتا
پر جب تک راجہ باہوبل تجھے راج تلک نہ دے گا تب تک تیرا راج اچل نہ ہوگا اور وہ جو خبر پاوے گا
تب ہی چڑھ دوڑے گا اور تجھے آ کر ایک گھڑی میں خاک کے برابر کر دے گا تجھے جو میں مصلحت دوں
اُسے مان اور کسی طرح سے اُس راجہ کے پاس جا راجہ کو محبت دلا کر تلک اُس سے لے جس سے
اچل راج تو کرے راجہ بکرم بڑا عقلمند تھا اِس بات پر قائم رہا ایسی سخت سخت باتیں لوت برن سے سُنکر
کچھ دل میں نہ لایا ہنس ہنس کر کان دے کر سب سُنیں پھر لوت برن نے کہا جو تمھیں چلنا ہے تو ہمارے
ہی ساتھ چلو اور پنڈتوں سے اچھی ساعت دکھا کر چلنے کی تیاری کرو دوسرے دن صبح کے وقت
راجہ لوت برن منتری کے ساتھ ہو کر چلا اور راجہ باہوبل کے نگر میں پہونچا تب اُس دیوان نے راجہ سے
کہا یہاں تم بیٹھو اور میں اپنے راجہ کو تمھارے آنے کی خبر دوں یہ بات راجہ سے کہہ کر اپنے راجہ کے مندر
میں گیا راجہ کو سلام کیا اور سب سماچار اپنی حقیقت سمیت کہکر راجہ کا احوال کہنے لگا کہ مہاراج گندھرپ سین کا
بیٹا بکرم آپ کے درشن کے لیے آیا ہے یہ بات راجہ نے سُن کر ترت بلایا تب وہ دیوان راجہ کو لے گیا اور اپنے
راجہ سے ملایا اور راجہ اُس سے اُٹھ کر ملا اور آدر کر کے آدھے آسن پر بٹھایا کھیم کشل پوچھی بعد اُسکے رہنے
کے لیے مکان بتایا راجہ اُٹھا اُس مکان میں آیا اور وہاں رہنے لگا جب دس یا پانچ دن بیت گئے دیوان سے
راجہ بکرم نے کہا ہمیں بدا کروا دو تو ہم اپنے استھان کو جاویں تب منتری کہنے لگا ہمارے راجہ کا سبھاؤ ہے
کہ جو اُن سے ملنے کو آتا ہے اُسے آپ سے رخصت نہیں کرتے تم رخصت مانگو اور جس بات کی خواہش ہو
سو کہو اپنے جی میں شرم نہ کرو تب راجہ بولا کچھ نہیں چاہتے جو کوئی بر چاہے مجھ سے لے تب دیوان بولا راجہ
یہ ہماری بات سنو اِس راجہ کے گھر میں ایک سنگھاسن ہے کہ پہلے مہادیو نے راجہ اندر کو دیا تھا اور اُس
راجہ نے اِس کو دیا تھا اور اِس راجہ نے اسکو دیا اس سنگھاسن میں یہ گن ہے کہ جو اُس پر بیٹھے سات دیپ اور نو کھنڈ
پرتھی کا راج بھوگے اور اچل راج کرے جواہر بہت سا اُس میں جڑا ہے اور بتیس پُتلیاں بھی کہ امرت دیکر

ان کو سانچے میں ڈھالا ہے لگی ہیں تم رخصت ہوتے ہوے وہ سنگھاسن راجہ سے مانگو کہ اُس پر بیٹھ کر آنند سے
راج کروگے اِس بات کی دیوان نے صلاح دی اور صبح کو راجہ کے دربار میں گیا خبر دی کہ مہاراج بکرم
بدا ہوتا ہے باہر کھڑا ہے یہ سُن کر راجہ فی الفور دروازے پر آیا بکرم نے دیکھا ماتھا نوایا راجہ نے بکرم سے
پوچھا جو تمھارے جی میں آوے سو مانگو خوش ہو کر وہی دوں گا تب بکرم نے کہا مہاراج جو آپ نے
مجھے دیا ہی تو وہی سنگھاسن مجھے بخشو جو اندر نے تمھیں دیا ہے یہ بات سُن کر راجہ بولا اچھا سنگھاسن تو
ہم نے تمھیں دیا پر یہ کام منتری کا ہے اُسے تم نہیں جانتے تھے یہ کہہ کر سنگھاسن منگایا اور یہاں تلک
دیکر اُس پر بٹھایا کہ تم اجیت ہوے کسی بات کی جی میں چنتا نہ کرو گندھرپ سین میرا منتری تھا اور تو
اُسکے خاندان میں نامور ہوا اس طرح سے راجہ بکرم کو اسیس دے کر رخصت کیا راجہ وہاں سے اپنے
گھر کو آیا اور اپنے جی میں بہت سا خوش ہوا اور جتنے اُس راجہ کے متر تھے اُنھوں کے جی میں ڈر ہوا راجہ
کے دیس کے لوگوں نے خوشی بہت کی اور دیپ دیپ کے راجہ خدمت کے واسطے آئے اور جو راجہ غرور کرتا
تھا اُس کا وہ راج جا کر چھین لیتا اور اپنا راج کرتا اُدے سے است تک خوب اُس نے اپنا راج کیا
تب رعیت انند سے اُس کے راج میں چین کرتی تھی اور چھتری بھی اُس سے ڈرتے تھے اور جو کوئی دیس
بدیس جاتا تھا وہاں بکرم کا جس اور دھرم سنتا تھا سب ملک آباد دیکھتا کہیں دُکھی اُسے نظر نہ آتا تھا
ڈانڈھ اور بانڈھ اُس کے راج میں کسی نے کان سے نہ سُنا بلکہ گھر گھر آواز بید اور پران کی آتی تھی
اور جتنے لوگ تھے اشنان دھیان کر کے تینوں وقت بھگوان کی یاد میں رہتے تھے اپنے اپنے گھر میں
سب راجہ کی سی سبھا کر کے خوش رہتے تھے راجہ راج پرجا سکھی اس میں ایک دن راجہ بیر بکرماجیت نے
سبھا کی اور سب پنڈت بلوائے پنڈتوں سے راجہ نے پوچھا میرے جی میں ہے کہ اب میں سمبت باندھوں
تم سے پوچھتا ہوں کہ میں اس بات کے لائق ہوں یا نہیں تم شاستر دیکھ کر بیان کرو تب سب پنڈتوں نے
بیان کر کے راجہ سے کہا مہاراج اب جو تمھارا پرتاپ ہے سو تینوں بھون میں چھا رہا ہے اب جو تمھیں کچھ
کرنا ہو سو کیجیے دشمن تمھارا کوئی نہیں یہ بات راجہ نے سُن کر پنڈتوں سے کہا کہ اب تم بتاؤ کس بدھ سے
سمبت باندھیں جو کچھ شاستر کی ریت سے اُچت ہو اُسی طرح سے ہمیں کہو تب پنڈتوں نے کہا پہلے تو تم
اجیت مالا پہنو پھر اُس کے بعد دیس دیس کے برہمن اور زمیندار اور راجہ اور سب اپنے کنبے کے لوگ
بلاؤ سوا لاکھ کنیاں دان اور گؤ دان کرو سوا لاکھ برہمنوں کو جوڑے پہناؤ اور جتنے برہمن تمھارے ملک کے ہیں

اُن کی برنی کرو اور ایک برس کا خزانہ زمینداروں کو معاف کرو جو بھوکا کنگال اِس سال میں آوے اُسکے برنی کا حکم کرو اسی طور سے راجہ نے سب کام کیا اور سوائے اِس کے جو دان پُن کیا اُس کا بیان کس سے ہو ایک برس تک راجہ اپنے گھر بیٹھا ہوا پوران سنتا رہا اور اسی طرح سے سمبت باندھا کہ تمام دنیا کے لوگ دھن دھن کرتے تھے یہ سب احوال رتن منجری نے سنایا اور راجہ بکرماجیت کا جس گایا اور کہا راجہ بھوج جو تم اتنے جوگ ہو تو اِس سنگھاسن پر بیٹھو یہ سُن کے راجہ نے کہا سچ بات ہے جو تو نے کہی میرے کھیں پسند آئی یہ کہہ کر راجہ اپنی سبھا میں بیٹھا دیوان متصدیوں کو بلایا کہ تم سب تیاری سمبت باندھنے کی کرو اُس دن کی وہ ساعت یوں ٹل گئی راجہ نے دوسرے دن پھر تیاری سنگھاسن کے بیٹھنے کی فرمائی دیوان کو بلاکر کہا تم سب اُس کی ترت تیاری کرو دیر نہ ہو یہ بات سُن کر برہمن پروہت بولا راجہ ابھی کیوں گھبراتے ہو ایک ایک پتلی تم سے باتیں کرے گی اُن کی باتیں سُن کر جو کچھ کرنا ہو سو کیجیو یہ سُن کر راجہ نے چاہا کہ سنگھاسن پر پانوں بڑھاکر رکھے کہ

چترریکھا دوسری پتلی بولی

راجہ تیرے جوگ یہ سنگھاسن نہیں اور ایسی اینت کوئی نہیں کرتا ہے جیسی تو کرنے پر تیار ہوا ہے اِس سنگھاسن پر وہ بیٹھے جو بکرم کے سمان ہو تب راجہ بولا بکرم کے کیا گُن تھے سو مجھ سے کہو تب وہ بولی ایک دن راجہ بکرم کیلاش کو گیا اور وہاں ایک جتی سے ملاقات ہوئی اس نے راجہ کو جوگ کی سب ریت بتائی راجہ نے اپنے جی میں ارادہ کیا کہ جوگ کماویں جوگ کرنے کو تیار ہوا راج ملک بھرتری کو دیا راج پاٹ پر اُسے بٹھایا آپ راج کاج دھن دولت سب چھوڑ کر کنٹھا پہن اور بھسم لگا سنیاسی بن کر جنگل کو نکل گیا اور اترکھنڈ میں جاکر جوگ سادھنے لگا اُس شہر کے ایک جنگل میں برہمن تپسیا کرتا تھا دھواں پی کر رہتا تھا اور بھوک پیاس کا دُکھ سہتا تھا برہمن کی تپسیا دیکھ کر دیوتا خوش ہوے بر اُسے دینے لگے اور اُس نے نہ لیا تب آکاس بانی ہوئی کہ ہم امرت بھیجتے ہیں سو تو ایک دیوتا آدمی کی صورت میں آکر اُسے پھل دے گیا اور کہہ گیا کہ جو تو اسے کھاوے گا چرنجیو ہو گا پھل لے کر ترت چلا خوشی خوشی اپنے گھر کو آیا برہمنی کے ہاتھ میں وہ پھل دیا اور کہا کہ آج دیوتا نے مجھے امرت پھل دے کر کہا کہ اسے جو کوئی کھائے گا امر ہووے گا یہ بات سُن کر برہمنی بیاکل ہو رونے لگی پھر بولی یہ اب دُکھ اور پاپ ہم کس طرح

کاٹیں گے اور ہمیشہ بھیک کیونکر مانگیں گے کھال ماس سب ہار میں مل جائیگا ایسے جینے سے مرجانا بہتر ہے مرجانے والے کو اتنا دُکھ نہیں ہوتا اس پھل کو وہ کھاوے جو ہمیشہ دکھ اُٹھاوے اِس سے جوگ یہ ہے کہ تم یہ پھل لے جاکر راجہ کو دو اور اُس سے کچھ دھن لو یہ سُن کر برہمن اپنے جی میں سمجھا کہ یہ سچ کہتی ہے اس سنسار میں اتنا جنجال کون سہے اس طرح آپس میں باتیں صلاح کی کرکے برہمن وہاں سے راجہ کے پاس چلا جب راجہ کے دوار پر پہونچا دوار پال سے کہا راجہ کو خبر دو کہ برہمن آپ کے لیے ایک پھل لایا ہے دربان نے راجہ سے جاکر عرض کی مہاراج ایک برہمن ایک پھل آپ کی خاطر لایا ہے اور دروازے پر حاضر ہے جو کچھ حکم ہو راجہ نے اسی وقت آگیا کی کہ اُسے ابھی لاؤ اہلکاروں نے فوراً حاضر کیا برہمن نے آکر راجہ کو اسیس دی کہ دھرم لابھ ہو اور وہ پھل راجہ کے ہاتھ میں دیا راجہ نے اُس کو ہاتھ میں لیکر



پوچھا کہ اس کا برتانت کہو برہمن کہنے لگا سوامی میں نے جو تپسیا کی تھی سو دیوتاؤں نے اِسکا برامر پھل دیا میں امر ہو کر کیا کروں گا اِس پھل کو تم کھاؤ اور امر ہو اس واسطے کہ تم سے لاکھوں جیو پلتے ہیں یہ سُن کر راجہ ہنسا اُسے لاکھ روپے دیے اور گاورت کرکے بدا کیا پھر اپنے جی میں بچار کرنے لگا کہ میں تو پُرش ہوں کمزور نہ ہوں گا یہ پھل رانی کو دیا چاہیے وہ میرے پران کا ادھار ہے وہ جیتی رہے گی تو میں سکھ بھوگ کرونگا

یہ دل میں ٹھان کر راجہ محل میں داخل ہوا رانی کو پھل دکھایا رانی ہنس کر پوچھنے لگی مہاراج یہ کیا چیز ہے
جسے بڑے جتن سے لیے ہوئے آئے ہو اسکا بیورا کہو تب راجہ نے کہا سُن سُندری جو تو اس پھل کو کھاویگی
سدا جیوتی رہے گی دن دن روپ بڑھے گا اور امر ہو گی رانی نے یہ بات سُنکر راجہ کے ہاتھ سے لے لیا
اور کہا میں اسے کھاؤں گی راجہ پھل دے کر باہر گیا اور رانی کا جو ایک متر کوتوال تھا اُسے کو بُلا کر وہ پھل دیا
اور کہا کہ یہ ہمیں راجہ نے دے کر کہا ہے کہ جو اسے کھائے گا سو امر ہو گا تم میرے پیارے ہو اسکو کھاؤ
اور امر ہو تو مجھے بڑی خوشی ہو یہ سنتے ہی کوتوال نے خوش ہو کر پھل ہاتھ سے لے لیا اور اپنے مکان کو گیا
ایک کسبی اُس کی آشنا تھی اُسے پھل دے کر کہا کہ یہ امر پھل میں تیرے واسطے لایا ہوں تو اسے کھا یہ سُن کر
اس نے ہاتھ سے لے لیا اور اُسے بدا کیا پھر اپنے جی میں بچارا کہ ایک تو میں کسبی ہوں اور امر ہوں گی تو میں
کتنے پاپ کماؤں گی اس سے بہتر یہ ہے کہ یہ پھل راجہ کو جا کر دیجئے جو راجہ جیوے گا تو مجھے یاد کرے گا
اور پن ہو گا اور پاپ سبھی کٹیں گے یہ سوچ کر راجہ کے دربار میں گئی وہ پھل راجہ کے ہاتھ میں دیا راجہ پھل کو
دیکھ بے سدھ ہوا اپنے جی میں کہنے لگا کہ یہ پھل تو میں نے رانی کو دیا تھا جی میں یہ بچار اور ہنس کر اُس سے
پوچھنے لگا کہ یہ پھل تجھے کس نے دیا وہ بیسوا سب باتیں جانتی تھی پر راجہ سے فقط یہ کہا کہ مجھے کوتوال
نے دیا ہے وہ سُن کر سمجھا کہ رانی نے ڈھنٹ کام کیا اُسے کچھ روپیہ دے کر بدا کیا اور آپ پچھتا گیا
پھر سمجھ کر کہنے لگا کہ میں نے تو من اپنا رانی کو دیا اُس نے اپنا دل کوتوال کو دیا من کا بھیدی کوئی نہ ملا
ایسے جینے سے اور میری بدھ کو دھکار ہے کہ جو میں پھر راج کروں اور بھیٹ اُس رانی کو لعنت اُس
کوتوال اور بیسوا کو اور دھکار ہے کام دیو کو جو یہ مت سنسار کی کرتا ہے جس سے سنسار اگیان ہوتا ہے
بعد اُس کے پھل لیے ہوئے محل میں گیا اپنے چت میں کہنے لگا کہ یہ تن من دھن جی سب چنچل ہے اور
سنسار جان ہار ہے اور اُن میں سے کوئی قائم نہ رہے گا جب ہی پیدا ہوا تب ہی کال نے کھایا جب
مرتا ہے تو کچھ ساتھ نہیں لے جاتا ہے اور میرا میرا کر کے جنم گنوا تا ہے لابھ کے سب ساتھی ہیں او
وہاں کوئی نہیں بتاتا یہ سنسار جو ہے سمندر ہے اور مایا اُس کا جل ہے خواہ مچھلی ہے ایسا بدیک
کوئی نہ ملا جو اُس کو مار کر کھاوے یوں بچار کرتا ہوا رانی کے پاس گیا رانی سے پوچھا تو نے وہ پھل کیا
کیا تب وہ بولی مہاراج میں نے کھایا یہ سُن کر وہی پھل راجہ نے رانی کو دکھایا رانی دیکھ کر زرد ہو گئی
تب راجہ اُس کو لے کر باہر آیا اور دھو کر کھایا تس پیچھے بہت سوچ اُسکو ہوا اندان بن کے جانے کا

سامان کیا راج پاٹ دھن دولت اور رانی کی محبت تج کر چلا نہ کسی سے پوچھا نہ کسی کو ساتھ لیا ایسا نرموہی ہو کر نکلا کہ کسی کا دھیان نہ کیا دیس بدیس اور نگر نگر میں چرچے ہوئے کہ راجہ بھرتری راج تج کر جوگی ہوا اور یہ بات اُڑتے اُڑتے راجہ اندر کے اکھاڑے میں پہونچی کہ وہ تو دیس تیاگ کر گیا اور اُس کے دیس میں مہا ادت پاپ ہوا تب وہ بات سُن کر سب دیوتاؤں نے مل کر یہ بچار کیا کہ ایک دیو کو رکھوالی کے واسطے راجہ بھرتری کے دیس میں بھیجو کہ کوئی بدعت رعیت پر نہ کرے دیو کو بلا کر وہاں بھیج دیا اور کہا کہ وہاں کی نگہبانی کر یہاں تو وہ رکھوالی کرتا تھا اور وہاں راجہ بکرم کا جوگ پورا ہوا وہ من میں منصوبہ کرتا تھا کہ میں چھوٹے بھائی کو راج دے آیا ہوں چل کر دیکھوں کہ وہ کس طرح راج کرتا ہے یہ اپنے دل میں کہکر چلا اور رات کو اپنے نگر کے پاس آن پہونچا دیو نے اُسے آتے دیکھا تب وہ پکارا تو کون ہے جو اس وقت شہر میں جاتا ہے تو اپنا پتہ بتا نہیں تو میں تجھے مار ڈالتا ہوں تب اُس نے کہا کہ میں راجہ بکرم ہوں تو کون ہے جو مجھے ٹوکتا ہے دیو بولا مجھ کو دیوتوں نے بھرتری کے راج کی رکھوالی کے لیے بھیجا ہے بکرم نے پوچھا کہ راجہ بھرتری کیا ہوا اُس نے اتر دیا کہ بھرتری کو کوئی یہاں سے چھلکر لے گیا یہ بات سُنکر راجہ ہنسا اور اُس سے کہا کہ وہ تو میرا چھوٹا بھائی ہے پھر دیو بولا کہ میں نہیں جانتا کون ہو اور جو تم راجہ بکرم ہو اس دیس کے راجہ تو مجھ سے لڑو اور مجھے مار کر جاؤ بنا لڑے میں اس شہر میں نہیں پیٹھنے دونگا یہ سُن راجہ کوپ کر بولا تو میرے تئیں کیا ڈراتا ہے اور جو جدھ کیا چاہے تو تیار ہو اس طرح دونوں باتیں کر تیار ہو جدھ کرنے لگے اور راجہ اُس دیو کو پچھاڑ کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا تب وہ بولا راجہ تو بر مانگ میں تجھے جی دان دیتا ہوں یہ بات اُس کی سُنکر راجہ ہنس کر بولا میں نے تجھے پچھاڑا ہے اور چاہوں تو مار ڈالوں تو مجھے جی دان کیا دے گا تب وہ بولا راجہ تو مجھے چھوڑ دے میں تیرے آگے اکا سب بیورا کہتا ہوں تیرے راج کی دھوم سب دیس میں ہے اور سب راجہ تجھ سے بھے کرتے ہیں پر جو بات میں کہوں سو تو کان دے کر سُن تیرے شہر میں ایک تیلی ہے اور کمہار سو تیرے مارنے کی فکر میں ہیں پر جو ان تینوں میں سے دو کو مار یگا وہی اچل راج کرے گا تیلی تو پاتال کا راج کرتا ہے اور وہ کمہار جوگی بنا ہوا جنگل میں تپسیا کرتا اور اپنے دل میں کہتا ہے کہ راجہ کو مار کر اور تیلی کو تیل کے جلتے کڑھاؤ میں ڈالوں اور دیبی کا بل دے کر تخت پر راج کروں اور تیلی کہتا ہے کہ راجہ اور جوگی کو مار کے ترلوک کا راج میں کروں اور تو اس بات کو نہیں جانتا تھا میں نے تجھے اس واسطے خبردار کیا کہ تو اُس سے بچتا رہنا اور

آگے جو میں کہتا ہوں سو تو سُن جوگی نے تیلی کو مار کر اپنے بس میں کیا ہے سو وہ تیلی ایک سرس کے
درخت پر رہتا ہے اور وہ جوگی تجھ کو نیوتا دینے آوے گا چھلکر تجھے لیجاوے گا تو نیوتا لے کر وہاں جائیو
جب وہ کہے کہ تو ڈنڈوت کر تب کہیو کہ میں ڈنڈوت کرنا نہیں جانتا مجھ کو ایک بار جہان ڈنڈوت کرتا ہے
جو تم گرو ہو اور میں چیلا تو مجھے ڈنڈوت کرنا بتاؤ اُسی طرح میں ڈنڈوت کروں جو وہ سر نیوڑا وے تو
کھانڈا مارنا کہ اُس کا سر جدا ہو جاوے اور وہاں جو دیبی کے آگے کڑھاؤ تیل کا کھولتا اور اس میں اُسکو
اور درخت سے تیلی کو اُتار کر دونوں کو اسی کڑھاؤ میں ڈالنا یہ میری بات تو گانٹھ باندھ اسے ہرگز کبھی نہ
بھولنا یہ بات کہہ کر وہ دیو تو چلا گیا اور راجہ اپنے محل میں آیا بھور ہوتے سارے نگر میں خبر ہوئی کہ راجہ
بکرماجیت آئے دیوان متصدی اور سب اہلکار نذریں لائے تمام شہر میں انند ہو گیا گھر گھر منگلا چار
ہونے لگی یہاں تو خوشی کے نقارے بجتے تھے اتنے میں ایک جوگی آیا اور راجہ کو ادیس سُنا کر ایک پھل
اُسکے ہاتھ میں دیا اُس نے ہنس کر وہ پھل لے لیا جوگی نے کہا راجہ میرے یہاں جگ ہوتا ہے ایک دن کا
تمھارا نیوتا ہے تب راجہ نے کہا ہم آویں گے تم اپنے من میں چنتا مت کرو شام کو پہونچیں گے جوگی
یہ سنتے ہی ٹھکانا بتا اپنی مڈھی کو گیا جب شام ہوئی راجہ بھی کھانڈا پھری لے تیار ہوا اور کسی سے
نہ کہا اکیلا چلا گیا ترت جوگی کے پاس پہونچا اور ادیس کہا جوگی بولا کہ راجہ دیبی کے آگے جا کر ڈنڈوت کر
جو دیبی تجھ پر پرسن ہو راجہ بولا سوامی میں ڈنڈوت کرنی نہیں جانتا کہ کیسے کرتے ہیں جو مجھے بتاؤ تو میں
کروں جو جوگی بتانے لگا جوں ہی سر جھکایا راجہ نے دیو کی نصیحت یاد کر کے ایک کھانڈا ایسا مارا کہ
سر دھڑ سے جدا ہو گیا اور اُسے مارتے بھی نہ کیا اور اُس درخت سے تیلی کو اُتار دونوں کو جلتے کڑھاؤ
میں ڈال دیا تب دیبی بولی دھن ہے بکرم تیرے ساہس کو میں تجھ پر مہربان ہوئی تو مجھ سے بر مانگ اور
دھن ہے تیرے ماتا پتا کو جن کے بنس میں تو نے اوتار لیا دیبی جب یہ کہہ چکی تب دو بیر آنکر حاضر ہوے
اور راجہ سے کہنے لگے کہ ہم اگیا اور کویلا دو بیر تمھاری خدمت کو آئے ہیں جو تمھاری کامنا ہو ہم سے
کہو وہ ہم ترت پوری کر دیں سب جگہ کے جانے کی ہم سامرتھ رکھتے ہیں جل تھل بھی اکاس میں پون کے
روپ ہو کر جہاں کہو ہم چلے جاویں جیسے ہنومان ترت لنکا پہونچا ویسے ہی ہم بھی جا سکتے ہیں یہ سُن خوش ہوا
راجہ نے کہا مجھے تو کچھ کام نہیں ہے اگر میرے تئیں بچن دو تو میں دیبی سے تمھیں مانگ لوں لیکن اے
بیرو جو تم سے بچن دیکر نرباہ کیا جائے تو بچن دو تب بیتالوں نے کہا کہ اچھا تب راجہ نے اُنکو بچن بند کر

مانگ لیا اور کہا کہ جس جگہ میں یاد کروں تم اُس جگہ میرے پاس پہونچنا تب بیر بولے کہ راجہ تو جس جگہ یاد کرے گا وہاں ہم پون روپ ہو کر پہونچیں گے یہ بات ان سے کہہ کر راجہ گھر کو گیا یہ باتیں چتر ریکھا پتلی نے راجہ سے کہیں کہ راجہ بکرم کے یہ کام تھے اتنے جوگ تو نہیں ہے پھر وہ بیر راجہ کے تابع ہوئے اور آگے بہت بہت سے کام کیے جہاں بکرم کا گاڈھ پڑے وہ دونوں آن کر حاضر ہوئے جو کوئی ایسے کام کرے تو سدھ ہووے راجہ تو اپنے زور پر غرور مت کر تجھ سے پرتھی میں کروروں ہو گئے اتنی بات جب پتلی نے کہی راجہ کی وہ ساعت بھی ٹل گئی تب دوسرے دن صبح کو راجہ نے پھر پاٹ بیٹھنے کی تیاری کی اور جیوں ہی چاہا کہ سنگھاسن پر پانوں دھرے کہ

رتی باما تیسری پتلی بولی

تمھارا یہ کام نہیں ہے جو اس پر بیٹھو اور مجھ سے ایک کہانی سن لو ایک دن راجہ بکرماجیت دریا کے کنارے خلوت کر کے ایک محل میں بیٹھے تھے راگ ہو رہا تھا اور ہر رنگ چہل پہل مچ رہی تھی کہ دل بے اختیار فریفتہ ہو جاوے اور ایک سے ایک سہیلی خوبصورت پاس بیٹھی تھی اور راجہ کا دل وہاں بہت محو ہو رہا تھا

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ راجہ بیر بکرماجیت دریا کے کنارے خلوت کر کے بیٹھے تھے اور راگ رنگ ہو رہا تھا



کہ ایک بہتی تریا ساتھ لیے ہوئے اور اُس تریا کی گود میں ایک لڑکا گھر سے خفا ہو کر نکلی تھی دریا کے کنارے پاس سے اُسی محل کے نیچے آ کر غصہ کے مارے پانی میں کود پڑی اور مرد کے ایک ہاتھ میں ہاتھ رنڈی کا ایک ہاتھ میں لڑکے کا ہاتھ یوں تینوں ڈوبنے لگے تب پکارے کہ ایسا دھرماتما کون ہے جو ہم تینوں آدمیوں کی جانیں بچا دے پھر اُن میں سے وہ مرد ہائے کر کے پکارا کہ جو کوئی غصہ مار نہ سکے تو

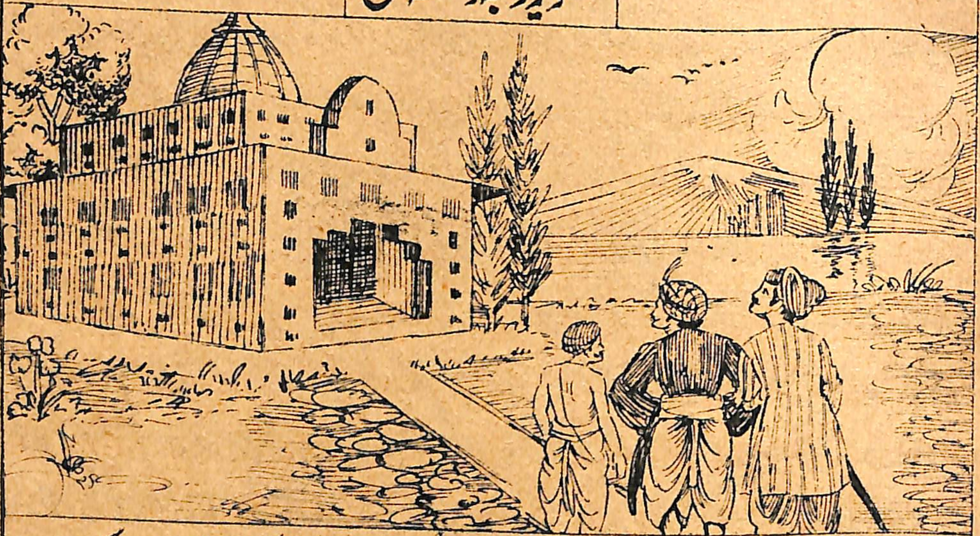
اسی طرح بے اجل مرتا ہے اور گر کے بہت پچھتاتا ہے اُس کی آواز راجہ نے سنتے ہی لوگوں سے پوچھا
کہ یہ کون دُکھیا پکارتا ہے تب ہرکاروں نے خبر دی کہ مہاراج ایک مرد اور رنڈی لڑکے سمیت ڈوبتے
ہیں اُن میں وہ مرد چلا رہا ہے کہ کون ایسا پرا بکاری ہو کہ ہم ڈوبتوں کو نکالے وہ ہرکارہ کہتا ہی تھا
کہ وہ پھر پکارا کہ ہم تین جیو ڈوبتے ہیں کہ کوئی بھگوان کا بندہ ہمیں پار لگائے یہ سن کر راجہ وہاں سے
دوڑا یا اور آ کر اُس دریا میں کود پڑا جا کر ایک ہاتھ میں رنڈی کو اور دوسرے ہاتھ میں لڑکے کو پکڑ لیا وہ مرد
بھی راجہ سے لپٹ گیا تب راجہ گھبرایا اور آپ بھی ڈوبنے لگا اپنے ایشر کو یاد کیا کہا کہ اے ناتھ میں دھرم
کاج کے واسطے آیا تھا اور اُس میں مرا جی جاتا ہے دھرم کرتے ادھرم ہوے راجہ یہ کہکر بہت زور
کرنے لگا مگر زور اس کا کچھ کام نہ آتا تھا تب اُس نے اگیا اور کویلا دونوں بیروں کو یاد کیا یاد کرتے ہی وہ
آ کر حاضر ہوے اور چاروں کو اُٹھا کر کنارے پر رکھ دیا تب وہ بدیسی راجہ کے پانوں پر گر پڑا کہ مہاراج
تم نے ہم تینوں کو جی دان دیا تم بھی ہمارے بھگوان ہو کیونکہ جی دان تم سے پایا راجہ ہاتھ پکڑ کے اُن تینوں کو
رنگ محل میں لے آیا اور بٹھا کر کہا کہ تمھیں جو چاہیے ہم سے مانگ لو تب وہ بولا مہاراج ہمیں اگیا دیجئے
تو ہم گھر کو جاویں اور جب تک جیویں گے آپ کو اسیس دیا کریں گے ایسا کچھ تم نے ہمیں دیا ہے راجہ نے
اپنی طرف سے لاکھ روپیہ دے کر انھیں گھر پہونچا دیا اتنی بات کہہ پتلی پھر بولی کہ راجہ اتنے لائق تم ہو تو
اس سنگھاسن پر بیٹھو اور یوں بیٹھو گے تو تمام لوگ ہنسیں گے وہ بھی مہورت راجہ کا ٹل گیا دوسرے دن
پھر راجہ دل میں سوچ کرتا ہوا سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا تب

چندر کلا چوتھی پتلی بولی

سنو راجہ تم من ملین کیوں ہو بیٹھو ہمارے پاس اور سنو جو کتھا میں کہوں ایک وز ایک پنڈت کہیں راجہ
بیر بکرما جیت کے پاس آیا اور اُس نے آن کر بیان کیا کہ جو کوئی محل بنانے کی بنا موافق میرے کہنے کے دھرے
بہت چین اٹھاوے اور بڑا نام پاوے تب راجہ نے کہا اچھا ظاہر کر برہمن کہنے لگا جب تلا لگن آوے جو ہمیں
منڈا اُٹھاوے جبتک وہ لگن رہے تب تک کام اُس میں جاری رکھے اور جب تلا لگن ہو چکے تب اسکا کام موقوف
کرے اسی طرح تلا لگن میں ہی وہ سارا مکان تیار ہی ہو جاوے اُسکا اوٹ بھنڈارہ ہو اور لچھمی اُسکے یہاں سے
کبھی نہ جاوے یہ بات سُن کر راجہ من میں خوش ہوا بیونگ بلایا اور منڈا اٹھانے کی اجازت دی کہ تم اچھی جگہ

ڈھونڈھ کر محل بنواتے میں تلالگن بھی آن پہونچی اُس مندر کی نیو دی دیس دیس میں یاد ا ہوئی کہ راجہ تلالگن
میں محل بنواتا ہے جتنے کاریگر اُس میں کام کرتے تھے وے اُٹھ کر تلالگن بناتے تھے کہیں اُس میں کام سونے کا
اور کہیں روپے کا اور کہیں لوہے کا اور کہیں کاٹھ کا نئی نئی طرح سے بنتا تھا چنانچہ دریا کے کنارے پر وہ
حویلی بنائی چار دروانے اور سات کھنڈ اس میں رکھے جگہ جگہ جواہر انمول اُس میں جڑے اور دروانے پر دو نیلم کے

تصویر راجہ و نقشہ محل



بڑے نگینے لگائے جو کسی کی نظر نہ لگے وہ جڑاؤ محل کتنے برسوں میں ایسا تیار ہوا کہ دنیا کے پردے پر کسی نے
دوسرا آنکھوں دیکھا نہ کانوں سُنا تب دیوان نے جاکر راجہ کو خبر دی کہ مہاراج وہ مندر اب تیار ہوا آپ چل کر
اُسے دیکھئے اور جو کوئی اُس محل کو دیکھتا تھا موہت ہو رہتا تھا راجہ وہاں سے مکان دیکھنے کو گیا ایک برہمن بھی
ساتھ گیا محل کو جب راجہ نے ملاحظہ کیا تب برہمن دیکھ کر اور ہنس کر کہنے لگا کہ اے راجہ ایسا گھر جو میں پاؤں تو بیٹھ
یہاں پاترنچاؤں یہ بات سُن کر راجہ نے کچھ من میں سوچ نہ کیا گنگا جل اور تلسی دل لیکر گھر اُس برہمن کو
سنکلپ کر دیا وہ گھر پاکر برہمن ایسا آنند ہوا جیسے چکور رات کو پاوے ہے چندر ترت وہ اپنے کنبے کو لے آیا
اور وہاں آکر رہا رات کو خوشی سے پلنگ پر سوتا تھا کہ پہر رات گئے لچھمی آئی اور کہنے لگی کہ بیرا گیا وے تو میں
گردن اور گھر بار سمپورن بھروں دہشت سے اُس نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ دو پہر رات گئے پھر آئی اور کہا
کہ اے برہمن اگیانی مجھے اگیا دے اُس نے چنتا کرکے رات گنوائی صبح ہوتے راجہ کے پاس آیا من ملین اور
رات کے احوال سے ڈرا ہوا رنگ زرد چہرے کا اور ڈر سے کمھلایا ہوا راجہ اس شکل سے دیکھ کر ہنسنے لگا پھر

کہا کہ کل کی سی خوشی ہم نے نہ دیکھی برہمن یہ اچنبھے کی بات کہی تب برہمن بولا سن سوامی میرا دکھ تم داتا ہو پرجا کے سکھ دائک اور تم ساگر کے بند نریس ہو جیسے راجہ کرن اور راجہ اندر اپنے وقت میں دانی تھے ایسے اس وقت میں تم ہو آپ نے جو مندر مجھ کو دیا ہے اُس کی حقیقت میں کہتا ہوں معلوم نہیں کہ اس میں بھوت ہے یا پشاچ مجکو اُس نے ساری رات سونے نہیں دیا آپ کے پرتاپ سے یا لڑکوں کے بھاگ سے جیتا بچ کر میں یہاں آیا ہوں اس سے بھیک مانگ کھانا مجھے بہتر ہے پر اُس محل میں نہ رہوں گا یہ بات سُن راجہ نے پردھان کو بلایا اُس سے کہا کہ جو اُس مکان میں لاگت لگی ہے حساب کر کے اس برہمن کو دو راجہ کی اگیا پائے دیوان نے حساب کر کے بورے روپیوں کے لدوا کر برہمن کے ساتھ کر دیے اور وہ اپنے گھر کو گیا اُس دن ساعت دیکھ اُس حویلی میں راجہ رہا اور بیٹھ کر کچھ بچار کرنے لگا اس میں ہاتھ باندھ کر لچھمی آن کھڑی ہوئی اور دھن راجہ بکرم تیرے دھرم کو اتنا کہہ لچھمی اُس وقت تو چلی گئی راجہ نے وہاں آرام کیا جب پچھلا پہر رات کا ہوا تب لچھمی پھر آئی اور کہنے لگی راجہ میں کہاں گروں راجہ نے کہا کہ جو تو گرا چاہتی ہے تو پلنگ چھوڑ کر جہاں تیری اچھا ہو تہاں گر اتنے میں خوب طرح سونے کا مینھ تمام نگر میں برسا صبح ہوئی راجہ اُٹھا دیکھ کر کہنے لگا کہ ہماری رعیت پر بہت کشٹ تھا لیکن اب کوئی دن بخت ہو آرام سے رہے گی اتنے میں دیوان آیا اور خبر دی کہ مہاراج تمام نگر میں کنچن برسا ہے اب جو آگیا دو سو ہم کریں تب راجہ نے کہا شہر میں ڈھول بجوا دو جس کسی کی حد میں جو دولت ہو سو وہ لے اور کوئی کسی کو منع نہ کرے یہ راجہ کا حکم پا کر سب رعیت نے دولت اپنے گھروں میں بھرلی یہ باتیں کہہ کر پتلی راجہ بھوج سے کہنے لگی سُن راجہ بکرم کے گن کہ وہ ایسا راجہ اور پرجا کا ہت کاری تو کس طرح سنگھاسن پر بیٹھتا ہے تیری کیا جان ہے یہ بات پتلی کی سُن کر راجہ اگیان ہوا اور بربرج پروہت بھی شرمندہ وہ ساعت بھی گذر گئی دوسرے دن پھر راجہ سنگھاسن پر بیٹھنے کو چلا اور چاہا کہ پانوں دھرے

لیلاوتی پانچویں پتلی بولی

سن راجہ بکرم کے گن ایک دن دو شخص آپس میں جھگڑنے لگے ایک نے کہا کرم بڑا اور ایک نے کہا بل بڑا قسمت کا طرفدار بولا کہ نصیب بڑا ہے ادنی کو اعلیٰ کر دیتا ہے اور زور کا جانبدار کہنے لگا کہ زور بڑا ہے زور آور ہوئے تو تمام جہان کو زیر کرے اس طرح دونوں جھگڑتے راجہ اندر کے پاس گئے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے سوامی ہمارا نیاؤ کرو جو دونوں میں سچ ہو اُسے فرمایے اور جھگڑا نبیڑیے تب راجہ اندر بولا یہ ہم سے نہ ہو گا

اِس انصاف کو وہ کریگا جس نے جوگ کیا ہوگا اِس سے بہتر یہ ہے کہ گو تم مروت میں راجہ بیر بکرما جیت کے
پاس جاؤ اُس نیاؤ کو وہ چکا دیگا اُنھوں نے راجہ اندر کی اگیا پاکر راجہ بکرما جیت کے پاس آئے اور یہ ظاہر کیا

یہ تصویر اُس وقت کی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے راجہ کے پاس آئے



کہ ہم تینوں بھون میں پھر آئے اور کسی نے نیاؤ نہیں چکایا اسکا دھرم بچار نیاؤ کر دو یہ بات سُن راجہ نے کہا
آج تم اپنے اپنے گھر جاؤ چھ مہینے کے بعد ہمارے پاس آنا تب ہم اُس کا جواب دیں گے یہ سُنکر وہ دونوں اپنے
گھر گئے راجہ اپنے من میں چنتا کر جیرنا بہن کا چڑھا کھانڈا پھری لے بدیس کو نکلا اور اپنے دل میں پرتگیا کی
کہ جبتک اسکا پرمان نہ بتادیں گے تب تک دیس میں پھر نہ آویں گے جب پھرتے پھرتے سمندر کے کنارے پہونچا
وہاں اُس نے ایک نگر بہت بڑا نہیت سوہانہ آباد پایا اُس میں طرح طرح کی حویلیاں جس میں کروڑہا روپے
لگے تھے اور ان میں سوائے جواہر کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا دیکھ کر راجہ کہنے لگا کہ جس کا یہ نگر ہے وہ راجہ کیسا
ہوگا شہر میں پھرتے پھرتے شام ہوگئی آخر نہ ہوا اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک مکان میں مہاجن سر نہوڑائے
ہوئے بیٹھا ہے راجہ اُسکے سامنے جا کر کھڑا ہوا تب مہاجن نے کہا تو کس دیس سے آیا ہے اور تیرا من ملین
کیوں ہے کسے ڈھونڈھتا ہے اور کیا تیرا کام ہے اپنا ارتھ مجھ سے کہہ کس کا تو بیٹا ہے اور کیا تیرا نام ہے
تب وہ بولا سیٹھ جی میرا نام بکرم ہے میں آج تمھارے پاس آیا ہوں میرے دل میں مقصد یہ تھا کہ میں راجہ سے
ملاقات کروں سو آج ملاقات نہ ہوئی کل میں راجہ سے ملوں گا اور ان کی سیوا کروں گا جو وہ مجھے نوکر رکھیں گے
اور میرا مہینہ کر دیں گے تو میں رہوں گا یہ بات سُن کر وہ مہاجن بولا کہ کیا روز تم لوگے تب راجہ کہنے لگا کہ جو
کوئی لاکھ روپے روز دے تو ہم رہیں تب وہ ساہوکار بولا کہ تم کیا کام کرتے ہو جو لاکھ روپیہ روز کوئی دیوے

وہ کام مجھے بتاؤ تب اُس نے کہا کہ جس راجہ کے پاس میں رہتا ہوں اُس کی سخت مشکل میں کام آتا ہوں سیٹھ
سُنکر بولا لاکھ روپے ہم سے لو اور سختی میں ہمارے سہائے ہو صبح ہوتے نوکر رکھا دوسرے دن لاکھ روپے گن دیے
اُس نے اُس میں سے آدھے روپے بھگوان کے نام سنکلپ کر برہمنوں کو دیے اور آدھے کے آدھے کنگالوں کو
اور جو باقی رہے اُنکا کھانا پکوا کر بھوکوں کو کھلا دیا اب رات ہوئی پر پھر ایک فقیر نے سوال کیا اسے بھی کھٹک بندھ
رکھوا کر کھانا کھلا دیا آپ چنے چبا کر گزران کی کتنے دن اُس ساہوکار کے پاس رہ کر روپیہ ہر روز یونہی خرچ
کرتا رہا غرض قسمت نے تو یاوری کی تب زور بولا اب میری باری ہے ایک دفعہ سیٹھ کے دل کو اُچاٹ ہوئی
ایک جہاز تیار کر کسی بدیس کے جانے کا اُس نے ارادہ کیا اور بکرم سے کہا میں کسی دیس کو جاتا ہوں اُس نے
کہا میں نے یہ بچن دیا تھا کہ کھاڑی بھیڑ میں تمھارے کام آؤں گا اب میں تمھارے ساتھ ہوں کہ تم نے میرا پرتپھی
پال کیا ہے تب اُسے بھی سیٹھ نے جہاز پر چڑھا لیا اور روانہ ہوا کتنے دنوں کے بعد جہاز مانجھ دھار
میں طوفان سے تباہ ہونے لگا تب وہاں لنگر ڈال کر اُسی جگہ چند روز تھانبا اور اُس سے آگے ٹاپو تھا
اُس میں سنگھاوتی نام راج کنیاں رہتی تھی ہزار کنیاں اُسکے ساتھ تھیں اُس میں جب وہ طوفان تھم گیا سیٹھ
نے کہا لنگر اُٹھاؤ اور چلو لنگر کہیں اٹک رہا تھا کسی سے اُٹھ نہ سکتا تھا زور کر رہے تھے ندان نراس ہو کر
سب اپنے خدا کو یاد کرتے تھے کہ اُس مانجھ دھار سے سوائے تیرے پار لگانے والا کوئی نہیں جہاں جہاں جس کو
مشکل پڑی ہے تہاں تہاں تو سہائے ہوا ہے اور دین دیال تیرا نام ہم پر بھی دیا کر اتنے میں بنیا گھبرا کر
بکرم سے کہنے لگا کہ اب اتھاہ میں پڑے ہوئے ہیں کنارا ہمیں نظر نہیں آتا اور ایک بات تیری ہی اسوقت
یاد آئی جب تو ہمارے پاس نوکر رہا تھا تو نے اقرار کیا تھا کہ مشکل کام میں آسان کروں گا اِس جگہ خدا ہی
مالک ہے اِس سے اور کیا کٹھن ہو گا کہ کال کے منہ میں پڑے ہیں یہ سُن کر بکرم اُٹھا اور پھری کھانڈا ہاتھ
میں لے رسا پکڑ جہاز کے نیچے اُتر گیا جا کر بہت سی حکمت کی پر بس نہ چلا تب سیٹھ نے کہا کہ بالین اسکی چڑھا دو
لوگوں نے بالین چڑھائیں اُس نے کود کر لنگر کاٹ دیا پانی کی تیزی سے اور ہوا کی تندی سے جہاز چل نکلا
اور کوئی رسا اُسکے ہاتھ نہ لگا اُسی جگہ رہ گیا جو کچھ بدھاتا نے کرم میں لکھا تھا اُسے مٹا نہیں سکتا القصہ
وہ راجہ وہاں سے بہتا ہوا چلا اور جاتے جاتے اُسے ایک نگر نظر پڑا یہ وہاں جا لگا اُس نگر کا جو دروازہ
تھا اُس پر جونہی نگاہ کی دیکھا کہ چوکھٹ پر لکھا ہوا تھا کہ سنگھاوتی کی راجہ بکرم سے شادی ہو گی یہ دیکھ کر
راجہ کو اچرج ہوا کہ کس پنڈت نے لکھا ہے جب اُس دروازے کے اندر گیا تو وہاں جا کر ایک محل دیکھا

کہ وہاں عورتیں ہیں مگر کوئی نہیں وہ پلنگ پر سنگھاوتی سوتی ہے چوکی کی سہیلیاں بیٹھی ہیں یہ بھی جاکر پلنگ پر
بیٹھ گیا اور ترت اُس کو جگا دیا جب وہ اُٹھ بیٹھی تب راجہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور دونوں سنگھاسن پر جا بیٹھے سب
سکھیاں حاضر ہوئیں اور اس بھید سے واقف تھیں کہ راجہ بکرماجیت یہاں آویگا اور اُس سے اسکی شادی
ہوئے گی راجہ کو دیکھا تو پھولوں کا مالا لے آئیں اور گندھرپ بواہ کیا راجہ جیسا دُکھ پاکر پہونچا تھا ویسا ہی اُس نے
سُکھ بھوگ کیا الغرض وہ دونوں آپس میں رہنے لگے اور نوجوانی کی عیش کرنے لگے ہر ایک طرح کا لطف
اُٹھانے لگے سکھیں بھی خدمت میں حاضر رہتی تھیں اور مانند چکور کے چاند سا راجہ کا منھ دیکھتی تھیں چند
مدت راجہ کو اسی طرح سے گزری اپنے راج کی کچھ سدھ نہ رہی یہ باتیں کہہ لیلاوتی تیلی نے کہا سُن راجہ بھوج
جیسا راجہ نے بل کیا ویسا ہی بدھاتا نے اُسے سُکھ دیا قسمت نے وہ تماشہ دکھایا پھر کہنے لگی کہ اُن سکھیوں
میں سے ایک سکھی سے راجہ کو بہت پریت ہوئی اور وہ راجہ کی دیا بچار بھید وہاں کا کہنے لگی اے راجہ تم یہاں
آن پھنسے ہو جیتے جی یہاں سے کبھی نہ نکلو گے تمھارا نام سُن کر اور تمھارے راج کا دھیان کر کے مجکو رحم آتا ہے
کیونکہ تم ایسے دھرماتما دیاونت داتا پرایکاری کا یہاں رہنا بھلا نہیں لاکھوں آدمی تم بنا دُکھ پاتے ہوں گے
اُس کی بات سُن راجہ کو گیان ہوا راج کا دھیان آیا تب اُس سے پوچھا کہ یہاں سے جانے کا بھید مجھے بتاؤ
تب وہ بولی کہ ایک گھوڑی اُس راج کنیاں کے گھوڑسال میں ہے سو اُدے سے اُست تک جا سکتی ہے
یہ بات سُن کر دوسرے دن راجہ رانی کو ساتھ لے کر چلتا ہوا اصطبل میں جا نکلا گھوڑوں کو دیکھ کر تعریف کرنے لگا
رانی بولی جو تمھیں شوق ہو تو ان گھوڑوں میں سے کسی گھوڑے پر چڑھا کرو بھید تو اُسے وہاں کا معلوم ہی تھا
دوسرے دن گھوڑا اُس نے وہاں سے منگایا اور اُس پر سوار ہو وہیں پھیرنے لگا رانی بھی خوش ہوتی تھی
راجہ بھی خوش ہوتا تھا اسی طرح سے کئی دن کتنے گھوڑوں پر سوار ہوتا رہا ایک دن اُسی گھوڑی کو منگایا اور
رانی کے حکم سے اُس گھوڑی پر بھی سوار ہوا رانی غفلت میں رہی اُس نے کوڑا مارا اور گھوڑی مانند ہوا کے
راجہ کو لے اُڑی رانی اور سکھیاں اچھتا پچھتا رہ گئیں راجہ امباوتی نگری میں آن پہونچا وہاں ندی کنارے
ایک سدھ بیٹھا دیکھا راجہ اُتر ڈنڈوت کر اُس کے پاس جا بیٹھا سدھ کا جب دھیان کھلا تب اُس نے
اُسے دیکھا دیکھ کر خوش ہوا اور ایک پھول کا مالا اُسے دیا اور کہا کہ بچے مال میں نے تجھے دی اسکا یہ گن
ہے کہ جہاں جائے گا وہاں فتح پاوے گا اور تو سب کو دیکھے گا اور تجھے کوئی نہ دیکھے گا پھر ایک چھڑی راجہ کو
دی اُسکا بیورا بھی سمجھا کر کہا کہ اس لکڑی کا یہ خواص ہے پہلے پہر رات کو سونے کا جڑاؤ گہنا جو اُس سے

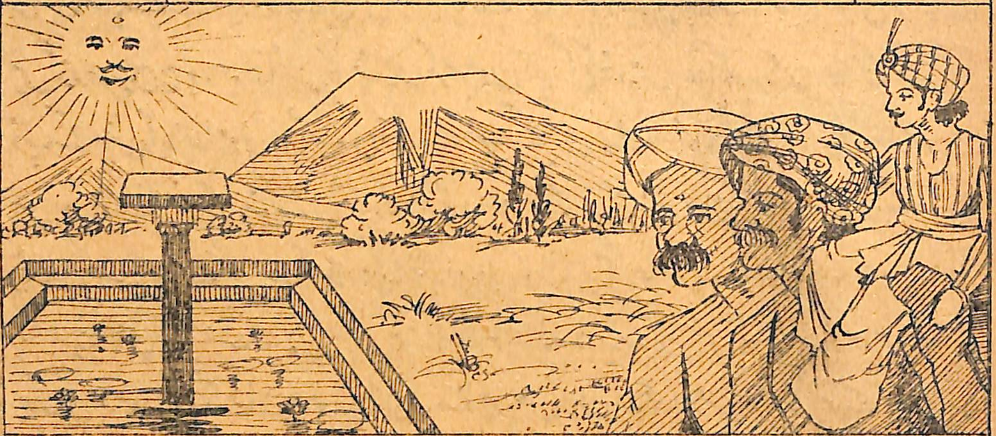
مانگوگے تو یہ دے گی اور دوسرے پہر رات کو ایک خوبصورت نہری ایسی دیگی کہ جسے دیکھ راجہ تم عاشق ہو جاؤگے اور تیسرے پہر رات کو جب اسے ہاتھ میں لوگے تو تم سب کو دیکھوگے اور تمھیں کوئی نہ دیکھیگا جو چوتھے پہر رات کو مانند کال کے یہ ہو جاوے گی اُسکے ڈر سے کوئی دشمن تمھارے پاس نہ آسکیگا یہ بات کہہ جوگی نے راجہ کو رخصت کیا راجہ جب اُجین نگری کے پاس پہونچا اُدھر سے ایک بھاٹ اور ایک برہمن کو آتے دیکھا اور جب نزدیک پہونچے ان نے اسیس دے کر کہا مہاراج آپ کے دوارے پر ہم نے بہت دنوں سیوا کی پر ہمارا بھاگ ہی کچھ ایسا تھا کہ اُس کا پھل نہ ملا تب راجہ نے سنتے ہی برہمن کو چھڑی دی اور بھاٹ کو مالا اور اُس کا بھید سب کہہ دیا اسیس دیکر وہ دونوں کہنے لگے مہاراج اسی سے تم راجہ کرن ہو تمھارے برابر دانی آج پرتھی میں دوسرا نہیں یہ کہا اور بدا کر کے راجہ بھی اپنے استھان میں گیا دیوان پردھان سب آن حاضر ہوئے شہر میں تمام رعیت کو خوشی حاصل ہوئی اور وہ دونوں جھگڑالو بھی یہ خبر سُن ترت آکر راجہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا مہاراج جو آپ نے چھ مہینے کا اقرار کیا تھا سو بیت گیا اب ہمارا نیاؤ کر دیجیے یہ سُن کر راجہ بولا کہ نیا بل کرم کچھ کام نہیں اور نیا کرم بل کام نہیں آتا اُس سے یہ دونوں برابر ہیں اس کو من سنتوش کر یا دو چھوڑ دونوں اپنے اپنے گھر کو گئے اے راجہ بھوج یہ احوال میں نے تجھ سے اس لیے کہا ہے کہ تو سمجھ کر یہ خیال اپنے جی سے اٹھا اس واسطے کہ جو یہ لیاقت رکھے سنگھاسن پر بیٹھے وہ بھی جوگ راجہ کا بیت گیا پھر اُس کے دوسرے دن بھور ہوتے ہی سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا کہ اتنے میں

کام کندلا چھٹی پتلی بولی

اور ہنس کر کہنے لگی کہ جس آسن کے اوپر راجہ بکرم نے پانوں دھرا ہے تو اُسکے بیٹھنے کے لائق کب ہے اے پاپی تو اپنے ہوش کو گمان کر کیونکہ تجھے دیکھ میرا من ملین ہوتا ہے اور سنگھاسن پر وہ بیٹھے جو بکرم سا راجہ ہو تب راجہ بولا تو کہہ بکرم نے کیا کرم کیے ہیں وہ بولی سوچیت ہو کر بیٹھ میں نربت کی کتھا کہتی ہوں کہ ایکدن راجہ اپنی سبھا میں بیٹھا تھا ایک برہمن نے آکر ایک اچرج کی بات کہی کہ اتر دشا میں ایک بڑا بن ہے اور اُس بن میں ایک پربت اور اُس کے آگے ایک تالاب اور اُس میں ایک ستون پھٹک کا جب سورج نکلتا ہے تب اُس سرور میں سے وہ کھنب بھی نکلتا ہے اور جوں جوں سورج چڑھتا ہے توں توں کھنب بھی بڑھتا ہے جب ٹھیک دوپہر ہوتا ہے اور وہ ستون سورج کے رتھ کے برابر جا پہونچتا ہے تب اس جگہ رتھ کھڑا رہتا ہے

اور وہاں جب سورج بھوجن لیتا ہے تب ریت چل نکلتا ہے اور کھنب بھی گھٹ جاتا ہے ندان شام کے وقت
پانی میں الوپ ہو جاتا ہے اُس کو دیوتا یا دیو کوئی نہیں جانتا یہ بات برہمن سے سنکر راجہ نے اپنے من میں
رکھی ظاہر نہ کی برہمن کو کچھ روپیئے بدا کیا اور تال بیتال کو یاد کیا اور وہ دونوں بیر آکر حاضر ہوئے
اُنھوں نے کہا کہ ہمیں جو اس وقت آپ نے یاد کیا ہے سو اگیا کیجئے کہیے سُرگ کو لے جاویں کہیے پاتال کو
کہیے سمندر یا ان تینوں لوک میں جہاں آپ کی مرضی ہو وہیں لے چلیں تب ہنس کر راجہ نے کہا ایک

یہ تصویر اُس وقت کی ہے کہ بیر راجہ کو پاتال میں لے گئے



کوتک دیکھنے ہم جایا چاہتے ہیں سو وہ اُترکھنڈ میں ہے وہاں تم لے چلو یہ بات سن کر بیر کاندھے پر چڑھا راجہ کو
لے اُڑے اور اس جگہ ترت جا پہونچا یا راجہ نے وہ تالاب دیکھا کہ چاروں گھاٹ اُس کے پختہ ہیں ہنس بگلے
اُس میں پھرتے ہیں اور مرغابیاں چکوریں پنڈبیاں کلولیں کرتی ہیں کنول کے پھولوں پہ بھونرے گونج
رہے ہیں مور بول رہے ہیں کوئل کوک رہی ہے اور طرح طرح کے پنچھی خوشی میں ہیں پھولوں کی سوگندھ پون
کے ساتھ یوں چلی آتی ہے اور میوہ دار درختوں کی ڈالیاں لچکے کھاتی ہیں راجہ یہ سبھا دیکھ بہت خوش ہوا
رات بھر وہیں رہا جب صبح ہوئی سورج نکلا جو کچھ کہ برہمن نے کہا تھا وہ سب شان دیکھ کر بیروں سے کہا
کہ ایک بات میرے جی میں آتی ہے کہ میرے تئیں لے جا کر اُس کھنب پہ بٹھلادو اور بھگوان کا دھیان کر
اپنے استھان کو جاؤ تب بیروں نے جا کر ستون پہ بٹھلا دیا اور وہ اپنے مکان کو گئے جوں جوں ستون بڑھنے لگا
توں توں راجہ اپنے دل میں خوف کرنے لگا جتنا سورج کے نزدیک پہونچا تھا اُتنا ہی گرمی سے جلا جاتا تھا ندان
سورج کے نکٹ پہونچ جل کر انگارا ہو گیا جب کھنب برابر رتھ کے پہونچا اور رتھوان نے ایک مردہ جلا دیکھا

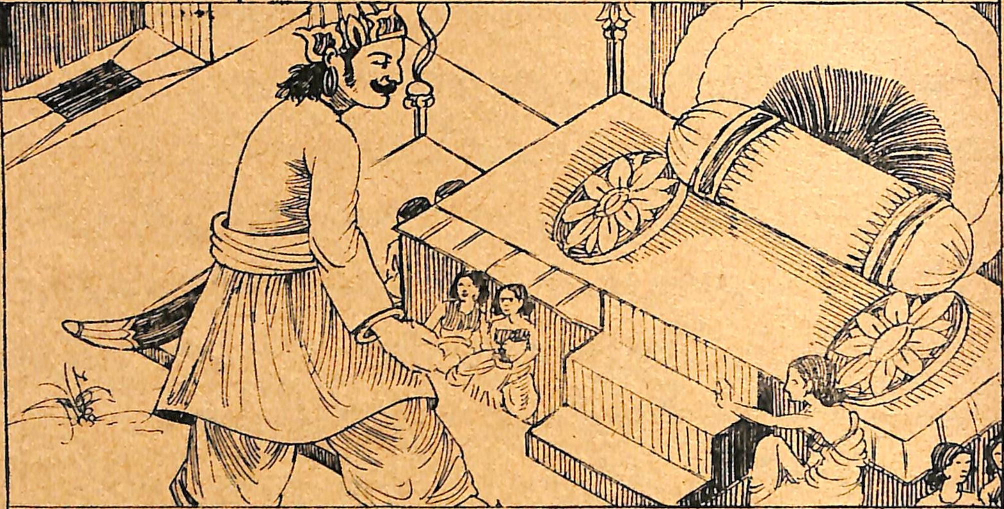
رتھ کے گھوڑوں کی باگ کھینچی گھوڑے ٹھٹک گئے سورج نے جھک کر دیکھا کہ کھنب پر جلا ہوا ایک آدمی لگ رہا
ہے سورج تراہ تراہ کر بولا یہ ساہس آدمی کا نہیں یہ کوئی جوگی ہے یا کوئی دیو یا کوئی دیوتا یا گندھرپ اس مرد کے
کے ہوتے میں سنگھ کس طرح بھوجن کروں گا یہ کہہ کر سورج نے امرت لے اُس پر چھڑک دیا راجہ رام رام کہہ
پکار اُٹھا اور دیکھ کر سورج کو ڈنڈوت کر ہاتھ باندھ کہنے لگا دھن باگ میرے اور میرے کل کے جو آپ کے
درشن پائے اور میں نے اس جنم جگ ان جو کیے تھے اُسی کے سبب تمھارے چرن دیکھے زندگانی کا پھل تھا
سو مجھے ملا اچھا سنسار میں سب کو ہے لیکن جس پر تمھاری مہربانی ہوا سی کو درشن ملتے ہیں یہ سُن کر بولا تو کون ہے
اور تیرا نام کیا ہے تجھے دیکھ کر میرے جی میں ترس آیا ہے اپنا نام تو جلدی کہہ تب راجہ بولا سوامی نگر امباوتی
میں گندھرپ سین جو راجہ تھا اُس کا بیٹا میں بکرم ہوں آپ کی کتھا میں نے ایک برہمن سے سُنی تھی مجھے
آپ کے درشن کی اچھا ہوئی اور آپ کی توجہ سے آپ کے چرن دیکھے اور مجھ کو آگیا دیجیے تو میں بدا ہوں یہ
سُن سورج نے ہنس کر اپنا کنڈل اُتار کر راجہ کو دیا اور کہا کہ اب تو نڈر راج کر پھر سورج رتھ کے آگے
بڑھا اور کھنب بھی گھٹنے لگا جب اکیلا رہ گیا تب بیروں کو بلایا بیر آکر حاضر ہوئے اُن کے کاندھوں پر سوار
ہو کر اپنے مکان کو آیا جب شہر میں داخل ہونے لگا سامنے سے ایک گوشائیں آیا اُس نے راجہ سے اپنے
جوگ کی مت سے کہا کہ مہاراج جو تم کنڈل لائے ہو ہمیں دان دیجیے اور جس دھرم بڑائی لیجیے راجہ بولا لے
جوگی مت ہیں ایسا جوگ تو نے کب کیا جو تو کنڈل مانگتا ہے وہ سنیاسی کہنے لگا مہاراج میں نے جوگ تو
نہیں سادھا پر سنتا تھا کہ راجہ بڑا دانی ہے اس سے میں نے آپ کو جانچا راجہ نے ہنس کر کنڈل اُتار اُسکے
ہاتھ دے آپ خوش ہوتا ہوا اپنے گھر میں آیا کام کنڈلا یہ باتیں سُنا کر کہنے لگی راجہ تجھ میں بھی اتنی قدرت ہو
تو سنگھاسن پر بیٹھ یہ بات سن راجہ من ملین ہو پھر گیا اُس کے دوسرے دن راجہ دل میں غصہ کھاتا ہوا پھر سنگھاسن
پر بیٹھنے چلا اور پروہت سے کہا کہ اس دفعہ میں پتلی کے روکنے سے نہ رکوں گا آج سنگھاسن پر ضرور بیٹھونگا
جب راجہ نے پانوں اُٹھا کر چاہا کہ رکھوں تب

کامودی ساتویں پتلی بولی

پانوں تلے آن گری راجہ نے یہ طور دیکھ کر دکھت ہو پانوں کھینچ لیا اور اُس پتلی سے کہا کہ یہ تو کس کارن
چرنوں میں آن گری تب اُس نے کتھا شروع کی کہ ہم جو ہیں ابلا ست جگ کی ہیں راجہ تیرا اوتار کلجگ میں

ہم نے ایک ہی مرد کا منھ دیکھا اور دوسرے کا منھ نظر سے نہیں دیکھا ہم پہلے اپنا ماجرا کہتے ہیں کہ سو کرمان نے
تو ہمیں جنم دیا اور باہوبل راجہ کے پاس آکر رہے اُس نے راجہ بکرم جیت کو ہمیں دیا وہ اپنے گھر لے آیا
جب سے ہم اُس سے بچھڑے ہیں تب سے کبھی سُکھ نہیں پایا جو اُس راجہ کے برابر ہوئے سو اس سنگھاسن پر
بیٹھے راجہ بولا بکرم میں کیا وصف تھا تو وہ مجھ سے بیان کر تب وہ کہنے لگی سُن راجہ بکرم کا احوال ایک دن وہ اپنے
گھر میں رات کو سوتا تھا اور تمام شہر نیند میں ایسا غافل تھا کہ کسی آدمی کی آواز نہ آتی تھی کہ اتر وشا ندی کے پار

یہ تصویر اُس مقام کی ہے کہ راجہ نے پھر قصد سنگھاسن پر چڑھنے کا کیا اور پتلی مانع ہوئی



ایک استری دہاڑ مار کر رو اُٹھی وہ آواز راجہ کے کان میں پڑی راجہ من میں چنتا کرنے لگا کہ ہمارے نگر میں کوئی دُکھی
آیا ہے کہ وہ اپنے دکھ سے کوک مار مار کر رو رہا ہے یہ بات دل میں بچار ڈھال تلوار ہاتھ میں لے اُدھر کو چلا
کنارے اور ندی سے پہونچکر بستر چھوڑ لنگوٹ باندھ پیر کر پار ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک ات سندری جوان ناری
کوک رہی ہے اُس کے پاس جاکر راجہ نے پوچھا پورش کا تجھے بیوگ ہے یا پوتر کا تجھے سوگ ہے یا تجھے
سونکا سال ہے اتنے دکھوں میں کس دُکھ سے تو روتی ہے جو کچھ تجھے بیاپا ہے سو مجھے کہہ تب وہ کہنے لگی
سُن راجہ ہمارا بالم چاکری کرتا تھا شہر کے کوتوال نے پکڑ کر اُسے سولی کا حکم دیا ہے اور میں اُسکی محبت سے کچھ کھانا
کھلانے کو لائی ہوں چاہتی ہوں کہ اُسے کچھ بھوجن کراؤں پر سولی اونچی ہے اور میرا ہاتھ اُس کے منھ تک
نہیں پہونچتا اِس دُکھ سے میں روتی ہوں اور جتنا جتن کرتی ہوں پہونچنے نہیں پاتی راجہ نے کہا یہ تو تھوڑی
ہی سی بات ہے اِسکے واسطے تو کیا روتی ہے اُس نے جواب دیا کہ مجھے یہ تھوڑی بہت ہی بڑی ہے تب راجہ بولا

کہ میرے کاندھے پر چڑھ کر اُسے کھلاوے یہ کنگالن راجہ کے کاندھے پر جا بیٹھی اور اُس سولی پر چڑھ چور جو ٹنگا تھا اُسے کھانے لگی رکت منھ سے اُسکے راجہ کے بدن پر گرنے لگا راجہ من میں سوچا کہ یہ کوئی اور ہے اُس نے مجھے دھوکا دیا اپنے جی میں راجہ نے یہ سوچ کر پوچھا کہ سندری تیرا پیا بھوجن کرتا ہے یا نہیں تب کنگالن بولی سچ سے کھا چکا ہے اسکا پیٹ بھرا ہے مجھے کاندھے سے نیچے اُتار جب وہ اُتری راجہ نے کہا اُسے چاب کے کھایا تب کنگالن ہنس کر بولی تو مانگ جو تجھے چاہیے میں تجھ سے بہت خوش ہوئی میں کنگالن ہوں تو مجھ سے اپنے جی میں مت ڈر وہ بولا میں تجھ سے کیا ڈرونگا اور کیا مانگونگا تو نے تو مردہ میرے کاندھے پر چڑھ کر کھایا تو مجھے کیا دیگی وہ پھر بولی کہ راجہ تو اسکے خیال میں مت پڑ کہ میں نے کیا کیا اور کیا نہ کیا جو تجھے اچھا ہے سو مجھ سے مانگ لے راجہ نے ہنس کر کہا کہ ان پورنا مجھے دے اور جگت میں جس لے یہ بولی کہ ان پورنا میری چھوٹی بہن ہے تو میرے ساتھ چل میں تجھے دوں گی اس طرح آپس میں دونوں وہاں سے بچن کر کے چلے آگے آگے کنگالن اور پیچھے پیچھے راجہ ندی کنارے جا پہونچے وہاں ایک مندر تھا اُس کے دروازے پر کنگالن نے تالی ماری اور ان پورنا نے پرگھٹ ہو کر اُس سے کہا کہ یہ بھوپال کون ہے وہ بولی کہ راجہ بکرم ہے اُس نے میری سیوا کی ہے اور میں نے اس سے بچن ہارا ہے اگر میری محبت تیرے دل میں ہے تو ان پورنا اُسے دے ہنس کر اُس نے راجہ کو ایک تھیلی دی اور کہا کہ اس میں سے جتنی کھانے کی چیز مانگو گے سب پاؤ گے راجہ نے تھیلی لے لی وہاں سے خوش ہو ندی کنارے آکر اشنان دھیان کر نچنت ہوا کہ ایک برہمن آن پہونچا اُس کو راجہ نے بلایا اور کہا کہ کچھ بھوجن کرو گے اُس نے کہا مجھے بھوک لگی ہوئی ہے کچھ دو تو میں کھاؤں راجہ بولا کہ کیا کھاؤ گے کس چیز پر تمھاری طبیعت ہے وہ بولا اس وقت پکوان کھاؤں گا راجہ اپنے جی میں سوچنے لگا کہ جو اس دم پکوان نہ پہونچے گا تو میں برہمن سے جھوٹا ہوں گا اتنی بات دل میں بچار تھیلی میں ہاتھ ڈال کر جو نکالا تو دیکھا کہ پکوان ہی نکلا ہے برہمن نے پیٹ بھر کھایا اور بولا کہ مہاراج بھوجن تو میں نے کیا پر اس کی دچھنا بھی دیجئے راجہ نے کہا جو دچھنا مانگو گے سو میں دونگا برہمن بولا کہ یہ تھیلی دچھنا میں پاؤں تو آنند سے اپنے گھر جاؤں تھیلی برہمن کو دے کر راجہ اپنے گھر کو چلا وہ اتنی کتھا کہہ کر راجہ بھوج سے پھر بولی کہ اتنی محنت سے تھیلی پائی اور برہمن کو دینے میں دیر نہ لگائی ایسا ساہسی اور ایسا دانی ہو تو سنگھاسن پر بیٹھے اور نہیں تو پاتک ہوگا وہ بھی دن اور مہورت راجہ کا ٹل گیا دوسرے دن راجہ پھر سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا تب

پوہ پاولی آٹھویں پتلی بولی

راجہ تونے جو سنگھاسن پر بیٹھنے کا چت کیا ہے تو اس کی آس من سے چھوڑ دے راجہ بولا کہ میں کس طرح چھوڑوں تب پتلی نے کہنا شروع کیا کہ ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنے دربار میں بیٹھا تھا سب راجہ مجرے کو حاضر تھے اُس وقت ایک نجار نے آکر سلام کیا اور کہا کہ مہاراج میں آپ کے درشن کو آیا ہوں اور ایک تحفہ آپ کے لیے لایا ہوں راجہ نے آگیا کی لا بڑھئی نے جو حکمت سے گھوڑا بنایا تھا نذر کیا راجہ نے گھوڑا دیکھ اُس سے پوچھا کہ اس میں کیا گُن ہیں نجار نے کہا مہاراج اس میں یہ گن ہیں کہ نہ کچھ کھاتا ہے نہ کچھ پیتا ہے اور جہاں چاہو تہاں لے جاتا ہے دریائی گھوڑے کے برابر ہے گھوڑا اس وقت چالاکی سے ایک جگہ نہ ٹھہرتا تھا کودپھاند رہا تھا جوں جوں راجہ خوش ہوتا تھا اور پسند کر کے کہا کہ اس کو اس میدان میں پھیر دکھاؤ جونہی اُس نے کوڑا مارا پھر تو گرد ہی نظر آتی تھی اور گھوڑا معلوم نہ ہوتا تھا جب ایسے گن گھوڑے میں راجہ نے دیکھے دیوان کو بلا کر کہا کہ لاکھ روپے اسے دو دیوان نے عرض کی لے مہاراج یہ کاٹھ کا گھوڑا اور لاکھ روپیہ انعام مناسب نہیں راجہ نے دو لاکھ روپے فرمائے تب تو اُس دیوان نے فوراً حوالہ کر دیے اور اپنے دل میں سوچا کہ جو کچھ تکرار کروں گا تو اور بڑھیں گے وہ بڑھئی روپے لے اپنے گھر کو گیا اور گھوڑا تھان پر باندھا اور وہ چلتے ہوے کہہ گیا تھا کہ اس پر سوار ہوتے ہی کوڑا نہ ماریو نہ ایڑ دیجیو پر قسمت کا لکھا کوئی مٹا نہیں سکتا جو بات ہوا چاہتی ہے سو ہوتی ہے کئی دن کے بعد راجہ نے گھوڑا منگایا اور اپنے مصاحبوں سے فرمایا کہ کوئی تم میں سے سوار ہو کر اس گھوڑے کو پھیرو تو ہم دیکھیں یہ بات راجہ سے سُن کر ایک ایک کا منہ دیکھنے لگے گھوڑے کی چالاکی سے کوئی نہ چڑھا تب راجہ خفا ہو کر بولا گھوڑے کو ساز لگا کر تیار کر لاؤ یہ بات سنتے ہی ایک کی جگہ ہزار آدمی دوڑے اور جلدی تیار کر لائے راجہ سوار ہو کر وہاں پھیرنے لگا جتنا کہ وہ چاہتا تھا کہ آسن جما کر گھوڑے کو اپنے قابو میں لائے زانو سے نکلا جاتا تھا اور پارے کی طرح ایک جا نہ ٹھہرتا تھا چھلاوے کے مانند چھل بل کر رہا تھا راجہ خوشی کے مارے بڑھئی کی بات بھول گیا اور گھوڑے کو کوڑا مارا چابک لگتے ہی آگ بگولا ہو کر وہ ایسا اڑا کہ سمندر کے پار لے گیا اور ایک جنگل میں درخت کے اوپر سے گرا آپ زانو سے نکل گیا راجہ بھی اُس درخت پر سے کھڑکھڑاتا ہوا نیچے گر پڑا اور یہ حالت ہوئی کہ قریب مرگ کے پہونچا جب کتنی دیر گزری کچھ اُسے ہوش آیا تب اپنے دل میں کہنے لگا دیس نگر راج پاٹ اور اپنے پرائے سب کے سب چھوٹے اور قسمت مجھے یہاں لے آئی ہے دیکھیے آگے کیا ہو یہ من میں بچار دھیرج باندھ

اُٹھ کر وہاں سے آگے چلا ایسے مہابن میں جا پڑا کہ نکلنا بھی مشکل ہوا بارے جوں توں اُس جنگل سے بھولا
بھٹکا دس دن میں سات کوس راہ چل کر پھر ایک ایسے بن میں جا پہونچا کہ اُس میں بڑا اندھیارا تھا کہ ہاتھ کو
ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور چاروں طرف شیر گینڈے چیتے بلکہ اور سب جانور درندے بول رہے تھے اُنکی ڈراؤنی
آوازیں سُن کر راجہ سہما جاتا تھا کبھی پورب کبھی پچھم کبھی اتر کبھی دکھن بھٹکا بھٹکا پھرتا تھا پر کہیں راہ نہ ملتی
تھی اس طرح دُکھ بھگتا ہوا پندرہ دن کے بعد ایک طرف جا نکلا وہاں ایک تماشا نظر آیا کہ ایک مکان ہے
اور اُسکے باہر دو بڑے کنوئیں اور ایک بڑا درخت ہے اُس درخت پر ایک بندریا بیٹھی کبھی نیچے اُترتی ہے
کبھی اوپر چڑھتی ہے راجہ یہ کہتک چھپا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں نگاہ اُس کی اوپر آئی کیا دیکھتا ہے کہ
حویلی پر ایک بالاخانہ ہے جب درخت پر چڑھ گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک پلنگ بچھا ہے اور سب عیش کا
اسباب دھرا ہے تب من میں کہا ابھی ظاہر ہونا اچھا نہیں پہلے یہاں معلوم کرو کہ کون آتا ہے کون جاتا ہے
جب ٹھیک دوپہر دن ہوا ایک سدھ وہاں آیا بائیں طرف جو کنواں تھا اُس میں سے اُس نے ایک لوٹا جل
نکالا کہ وہ بندریا اُتر آئی سدھ نے ایک چلو پانی اس پر ڈالا وہ خوبصورت استری ہو گئی اور اُس روپ وتی
تریا سے جوگی نے بھوگ کیا جب تیسرا پہر ہوا جوگی نے داہنے کنوئیں سے پانی کھینچ اُس پر چھینٹا مارا پھر
وہ بندری کی بندری بن گئی اور درخت پر چڑھ گئی جوگی بھی پہاڑ کے گوپا میں اپنا جوگ کرنے لگا راجہ نے
پرگھٹ ہو چترائی کر بائیں کنوئیں سے جل نکال اُس بندری پر چھینٹا مارا پھر وہ ایسی سندر ناری ہوئی کہ
گویا اندر کے اکھاڑے کی اپچھرا ہے اور راجہ کو دیکھ لاج سے منھ پھیر لیا کام کی مان راجہ کو آن لگی پریم کر
اُس کو اپنے پاس بٹھلایا جب اُس نے آنکھ پیار کی دیکھی تب ہنس کر بولی مہاراج ہماری اور درشٹ
سے مت دیکھو کیونکہ ہم تپشی ہیں جو ہم سراپیں گے تو تم بھسم ہو جاؤ گے راجہ بولا سراب مجھے نہ لگے گا میں
راجہ بیر بکرماجیت ہوں کوئی کیا کر سکتا ہے کہ میرے حکم میں تال بیتال ہیں بکرم کا نام سنتے ہی وہ راجہ
کے چرن پر گر پڑی اور کہا مہاراج تم تو نرنیس ہو ہمارا اُپدیش سُن جلدی یہاں سے جاؤ ابھی جتی آتا ہے
تو مجھے تجھے دونوں کو سراپ دیکر جلاتا ہے تب راجہ بولا کہ ہم جتی کے سامنے نہ ہوں گے ہمارا تو وہ کچھ نہیں
کر سکے گا پر استری ہتیا لینی ہمیں اچت نہیں کیونکہ استری ہتیا لینے سے آخر کو نرک بھوگ کرنا پڑتا ہے
پھر راجہ نے کہا کہ اس سدھ نے تجھے کہاں پایا تب وہ بولی دام دیو میرا باپ ہے اور پو یا دتی میری
ماں ہے میں نے اُن کے کل میں اُتار لیا تھا جب بارہ برس کی ہوئی تب اُنھوں نے مجھے ایک اگیا کی

اور میں نے بھنگ کی تب ماتا پتا نے کروڈھ کر جتی کو دے ڈالا اور یہ مجھے اپنے بس میں کر کے اس بن میں
لے آیا بندری کر کے رو کھ چڑھایا اس شکل سے ایک برس گزرا کہ میں اس بن میں ہوں سچ ہے کہ قسمت کے
لکھے کو کوئی مٹا نہیں سکتا یہی سوچ کر جی میں چپکی ہوں تب راجہ بولا میرا جی چاہتا ہے کہ تجھے اپنے گھر
لے جاؤں وہ بولی مہاراج میرے بھی جی میں یہی ہے پر کیونکر جاؤں تمھارا نگر سمندر پار ہے تب راجہ نے
بچن دیا کہ میں تجھے لے چلوں گا سمندر لانگھنے کی کچھ فکر مت کر اس طرح سے لے جاؤں گا کہ تجھے معلوم نہ ہوگا
یوں دونوں نے آپس میں باتیں کیں آنند سے بھوگ کئے اور صبح ہوتے ہی پانی دوسرے کنوئیں سے
نکال اُس پر چھڑکا کہ وہ بندریا ہو کر درخت پر جا چڑھی راجہ وہیں چھپ رہا اسی دم جوگی آن پہونچا وہی جتن
جوگی نے کر ایک چھن وہاں سمتا خوشی کی جب چلنے لگا تب وہ سندری بولی مہاراج میری ایک بنتی سنئے
کچھ پرشاد میں تم سے مانگتی ہوں سو تم مجھے دو یہ سُن جوگی نے ہنسکر ایک کنول کا پھول اُسے دیا اور یہ کہا کہ ایک
لعل یہ ہر روز دیگا اور کبھی نہ کمھلائے گا اسے تو اچھی طرح رکھنا یہ سُن کر اُس نے اپنی چولی میں رکھ لیا اور
دل اُسکا خوشی ہوا جوگی اُسے پھر بندری بنا کر چلا گیا راجہ نے پھر کنوئیں سے پانی نکال کر اُسے ناری بنایا اور
اُس نے وہ کنول کا پھول راجہ کو دکھایا اور کہا مہاراج ایک عجیب چرتر ہے کہ اس میں سے ایک لعل روز
نکلے گا یہ بات عقل سے باہر ہے راجہ نے کہا کہ اسکا اچرج نہیں بھگوان کو سب قدرت ہے اور وہ کیا کیا
نہیں کر سکتا یہ باتیں کر رات عیش سے کاٹی پر بھات ہوا تب اس کنول میں سے ایک لعل گرا دونوں نے
یہ تماشا دیکھا تب راجہ نے کہا کہ چنچل اب یہاں ٹھہرنا اُچت نہیں بہتر یہ ہے کہ میرے دیس کو چلو یہ بات
راجہ کی سُنکر وہ بولی سُن مہاراج ایک میری آدھینی میں پاؤں پر ہاتھ جوڑ کر کہتی ہوں کہ تم بڑے دانی ہو
ایسا دانی میں نے کہیں نہیں سُنا ایسا نہ ہو کہ کسی کو مجھے دان کر دو میں داسی ہو کر ہر وقت تمھاری سیوا
کروں گی تب راجہ بولا یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی اپنی ناری پر پور کھ دیوے یہ دھرم بردوھ اور لوک بردوھ ہے
اس طرح کی اُس کی خاطر جمع کر دونوں بیروں کو بلایا وہ آکر حاضر ہوئے اُن سے کہا کہ ہمارے دیس لے چلو
بیر تخت پر بٹھا اُنکو ہوا کی طرح لے اُڑے یہ تو یوں اپنے شہر کی طرف گئے اور یہاں جوگی جو آیا اور اُس سندری
کو نہ پایا اچھتا پچھتا من مار مچھارہ گیا ندان راجہ اپنے نگر کے پاس آیا اور تخت سے اُتر اس راج کنیاں کا
ہاتھ تھام سیر کو چلا راستے میں اس نے دیکھا کہ کسی کا ایک لڑکا خوبصورت دروازے پر کھیل رہا ہے راج کنیاں
کے ہاتھ میں کنول کا پھول دیکھ کر وہ لڑکا رونے لگا بلک بلک بولا کہ میں لونگا راجہ نے کنول اسکے ہاتھ سے لے

لڑکے کو دیا لڑکا پھول لے ہنستا ہوا اپنے گھر میں گیا راجہ بھی اپنے مندر میں جا براجا جب صبح ہوئی تب اُس
کنول کے پھول میں سے ایک لعل گرا لڑکے کے باپ نے اُسے دیکھا اُٹھا لیا اور کنول کے پھول کو چھپا رکھا
اسی طرح ہر روز لعل نکلا کئے کہ ایک دن کئی لعل لیکر وہ بازار میں بیچنے کو گیا یہ خبر کوتوال کو ہوئی کوتوال نے
پکڑ بُلوایا اور کہا کہ تو بتا تو نے یہ لعل کہاں پائے یوں کہہ اُسے بہت سیاست کر لعل لے کر راجہ کے پاس آیا
اور سب وہ احوال بیان کیا تب راجہ نے کہا اُس کو بھی لاؤ اس سے پوچھو کہ تو نے یہ لعل کہاں سے پائے
بنئے کو بلا کر پوچھا کہ یہ لعل تو کہاں سے لایا اور راجہ نے اُس سے کہا کہ جو تو سچ مجھ سے کہے گا تو میں تجھے اور
بھی دولت دونگا اور جھوٹ بولے گا تو دیس سے نکال دونگا اُس نے عرض کی سُنو بھوپال میرا لڑکا دوالے
کھیلتا تھا اُسکے ہاتھ میں کوئی کنول کا پھول دے گیا اور اس نے مجھے دیا میں نے رات بھر اُسے اپنے پاس
رکھا صبح ہوتے ہی اُس میں سے لعل جھڑا ہر روز ایک لعل اسی طرح نکلتا ہے اور ابھی وہ پھول میرے گھر
میں ہے راجہ نے کہا یہ تو تو نے سب سچی باتیں کہیں اب تو لعل لے کر اپنے گھر کو جا کوتوال نے بہت بُرا
کام کیا کہ جو تجھے بے تحقیق پکڑ بُلایا اس کا نیاؤ یہ ہے کہ لاکھ روپے کوتوال تجھے ڈنڈے یہ کہہ کوتوال سے
لاکھ روپے دلوا اسے گھر کو بھیجدیا یہ باتیں کہہ پتلی پھر بولی سُن راجہ بیر بکرماجیت کے گن اور دھرم کو تو
مورکھ ہے کچھ اُس کی حقیقت نہیں جانتا اس سے ہی تو راجہ کو اپنے آگے ہین کر مانتا ہے اور اپنے تئیں
من میں تو ادھک سمجھتا ہے یہ باتیں پتلی سے سُن راجہ اُس دن یوں ہی اچھتا پچھتا رہ گیا وہ ساعت بھی
جاتی رہی صبح کو دوسرے دن راجہ سنگھاسن کے پاس آ کھڑا ہوا اور پتلی سے پوچھنے لگا کہ تو خوش تو ہے کتھا
سننے سے مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے اور جو سُنتا ہے محظوظ ہوتا ہے

بدھ ماوتی نویں پتلی بولی

سُن راجہ بھوج یہاں بیٹھ کر میں ایک دن کی کتھا راجہ بیر بکرماجیت کی کہتی ہوں ایک دن راجہ نے ہون کا
آرنبھ کیا جہاں تک دیس دیس کے برہمن جمع تھے اُن کو نیوتا بھیج بلوایا تھا اور جتنے اُسکے دیس کے راجہ اور
ساہوکار تھے وہ بھی حاضر ہوئے بھاٹ بھٹکاری سنکر سب ہائے دیس دیس کے راجہ اپنے لوگوں کو لے لے
آئے اور جتنے دیوتا تھے وہ بھی سب کے سب آئے راجہ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا جاپ ہونے لگا ایک بڈھا
برہمن اُس وقت آیا اور راجہ اپنے جگ کے منتر پڑھتا تھا برہمن کو دور سے دیکھ من میں ڈنڈوت کی اُس

پنڈت نے اگم بدیا سے معلوم کیا ہا تھ بڑھا راجہ کو آسیس دی کہ چرنجیو رہو جب راجہ نے منتر سے فراغت پائی تب
اُس برہمن نے کہا مہاراج آپ نے بہت سدھ کام کیا کہ بنا پرنام مجھے آشیرباد دیا جب تک گوری پانوں
نہ لگے وہ اسیس سراپ سم ہوے برہمن نے کہا راجہ جب تو نے من میں ڈنڈوت کی تب میں نے اسیس دی
یہ بات سُن راجہ نے لاکھ روپے برہمن کو دیے برہمن کہنے لگا مہاراج اتنے روپیوں میں میرا نرباہ نہ ہوگا ایسا
کچھ بچار کر دیجیے کہ جس میں میرا کام ہووے راجہ نے پانچ لاکھ روپے اُسے دیے وہ لے کر اپنے گھر کو گیا اور
جو جو برہمن اُس جگ میں تھے اُن کو بھی بہت کچھ دیا اس واسطے راجہ بھوج میں نے تیرے آگے یہ بات
کہی کہ تو سنگھاسن کے بیٹھنے جوگ نہیں سنگھ کی برابری سیار نہیں کر سکتا اور ہنس کی برابری کوّے سے نہیں
ہوتی اور بندر کے گلے میں موتی کی مالا نہیں سوہتی اور گدھے پر پاکھر نہیں پھبتی میرا کہا مان اور اس خیال
سے درگزر نہیں ناحق کسی دن تیرے پران جائیں گے یہ سن کر راجہ چپ ہو رہا اور وہ دن بھی گزر گیا جب
رات ہوئی اندیشہ کر صبح کو بدستور سنگھاسن کے پاس آیا اور چاہا کہ پانوں دھرے تب

پرمیاوتی دسویں پتلی بولی

راجہ پہلے تم مجھ سے یہ بات سُن لو پیچھے سنگھاسن پر بیٹھو راجہ بولا تو کہتا کہہ میرا جی بھی سننے کو چاہتا ہے راجہ
وہاں آسن بچھوا بیٹھا اور پتلی کہنے لگی سن راجہ ایک دن بسنت رات میں ٹیسو پھولا ہوا تھا اور مور آیا ہوا
کوئل کوک رہی تھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی راجہ بیر بکرماجیت اپنے باغ میں بیٹھا ہوا ہنڈول سنتا تھا
اس میں ایک جوگی کسی دیس سے بھولا بھٹکا آنکلا تھا راجہ کے پانوں پر گر پڑا اور کہنے لگا سوامی میں نے بہت
دُکھ پایا ہے اور اب میں آپ کے سرن آیا ہوں اور اُس کی یہ صورت تھی کہ تمام لہو بدن کا سوکھ گیا تھا اور
آنکھوں سے کم سوجھتا تھا ان پانی سب چھوڑ دیا کسی طرح دھیر نہیں دھرتا تھا راجہ جوں جوں سمجھاتا تھا توں
توں برہ سے بیاکل ہو روتا تھا راجہ نے کہا تم اپنے جی کو سنبھالو اور اتنے دُکھی کیوں ہو اور اب جو یہاں
آئے ہو تو آپ کو تسلی دو کس کارن تمھاری ایسی گت ہوئی ہے اور کس کے غم سے تمھاری یہ شکل بن گئی ہے
مدعا اپنا کہو کس دیس سے آئے ہو اور کیا تمھارا نام ہے وہ ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچ کر بولا نگر میرا کلنجر
دیس ہے میں مست ترمدھی ہوں ایک جتی نے میرے آگے یہ بات کہی ہے کہ ایک خوبصورت استری ایک جگہ
ہے ویسی سندری کوئی جگ میں نہیں گویا کہ کام دیو سے پیدا ہوئی ہے بلکہ تینوں لوک میں ویسی نہ ہوگی اور

لاکھوں راجہ جو دل لگا اُس کے یہاں آتے ہیں اور جل جل جاتے ہیں پر اُسے نہیں پاتے راجہ نے کہا کہ کس لیے وہ جلتے ہیں تو وہ حقیقت کہنے لگا کہ اُس کے باپ نے وہاں ایک آگ بھڑکائی ہے اور ایک کڑھاؤ گھی کا بھر کر چڑھا رکھا ہے اور گھی پڑا کھولتا ہے اور یہ شرط اُس کی ہے جو اُس کڑھاؤ میں اشنان کر

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ راجہ باغ میں تھا اور ایک جوگی دیوانہ جنگل سے آیا



جیتا بچ نکلے اُس سے کنیاں کی شادی کروں گا یہ بات اُس جوگی سے سُن کر میں بھی وہاں گیا تھا سو میں اپنی آنکھوں سے یہ تماشا دیکھ حیران ہوا اور وہاں ہزاروں راجہ دیس دیس کے لاکھوں نوکر چاکر ساتھ لیکر آئے ہیں یہ دیکھ پچھتا کر جاتے ہیں اُن میں سے جو ارادہ کرتا ہے کڑھاؤ میں جل بھن جاتا ہے جب سے شکل اُس راج کنیاں کی نظر آئی ہے سُدھ بدھ میں نے گنوائی ہے یہ حالت اُس کے عشق میں بنائی ہے یہ بات سُن کر راجہ نے کہا کہ آج تم یہاں رہو کل ہم تم وہاں چلیں گے اور اُسے تمھیں دلا دیں گے اپنی خاطر جمع رکھو یہ بات کہہ اُسے اشنان کروا کچھ کھلا اپنی سبھا میں بٹھلایا حکم کیا کہ جتنے سنگنیت بدیا والے ہیں سب تیار رہو آج یہاں آکر حاضر ہوویں اور اپنا اپنا مجرا بجا لاویں راجہ کی اگیا پا کے ان حاضر ہوے اور اپنا اپنا گن ظاہر کرنے لگے راجہ نے اُس سے کہا کہ اِن میں سے جس پاتر کو تم چاہو یہاں بیٹھ کر سُکھ بھوگ کرو اور اُسکا خیال دل سے بھُلا دو یہ سُن کر وہ جوگی بولا مہاراج سنگھ اگر سات دن اُپاس کرے تو بھی گھاس چرے سوائے اُس کے مجھے اور کسی کی اچھا نہیں اسی طرح تمام رات گزری صبح ہوئی تب راجہ نے اشنان پوجا کر اُن بیروں کو یاد کیا وہ ترت حاضر ہوے اور عرض کی کہ مہاراج کیا حکم ہے ہم کس دیس کو تمھیں لے چلیں راجہ بولا جہاں یہ بپتی کہے اُس نے کہا کہ راج کنیاں کے نگر میں لے چلو جس جگہ وہ گھی کا کڑھاؤ کھول رہا ہے

اور وہاں سارا عالم جمع ہے اُس دیس کو لے چلو راجہ نے اس کو بھی تخت پر بٹھالیا ان کو بلا دونوں بیروں کو
حکم دیا اُسی دیس میں لے چلو بیر سنتے ہی لے اُڑے اور ایک دم میں سنگھاسن اُسی شہر میں جاکر رکھ دیا راجہ نے
وہاں جاکر دیکھا کہ باجے بج رہے ہیں اور منگلاچار ہو رہے ہیں وہ راج کنیا ہاتھ میں پھولوں کی مالا لیے ہوے
پھرتی ہے اور راج پوتر جو وہاں اُس کے بیے کا منا کر کے گئے ہیں سو سب وہاں کھڑے ہیں لیکن جرأت کسی کی
یہ نہیں پڑتی جو اس کڑھاؤ میں کودے اور جو کوئی جان پر کھیل کر کودتا ہے تو جل بھُن جاتا ہے راجہ نے جب
اس کنیا کو پاس جاکر دیکھا اُس کے روپ کو دیکھ موہت ہو گیا اور کہا کہ جس کوک سے یہ کنیا پیدا ہوئی ہے
دھن ہے اس کوک کو آدمی کی تو کیا جان ہے اگر اس کو دیوتا دیکھیں تو بیخود ہو جائیں اتنی بات راجہ نے
کہہ کر بیروں کو کہا کہ ہم اس کڑھاؤ میں کودتے ہیں تم خبردار رہنا بیر بولے مہاراج نچنتائی سے کودیے اور کسی
بات کا خوف نہ کیجیے اتنی بات کہہ راجہ کڑھاؤ کے پاس جا جھڑاک سے کود پڑا کودتے ہی جل بھن خاک ہو گیا
بیتال نے دیکھا اور ترت امرت لے آیا اور راجہ کے اوپر ڈالا پڑتے ہی اُس کے راجہ رام رام کہہ کھڑا ہو گیا
اور جتنے برہمن وہاں تھے جے جے کرنے لگے وہ راج کنیا تھی اُس نے آتے ہی پھولوں کا ہار راجہ کے گلے
میں ڈال دیا وہ جے مال جب اُس نے راجہ کو پہرائی تب سب لوگ اچنبھے میں رہ گئے کہ یہ راجہ کوئی عجیب طرح کا
آیا جو جل گیا اور پھر جی اُٹھا یہ کام آدمی کا نہیں کوئی دیوتا ہے جس نے ایسا کام کیا راجہ کی نیت پوری ہوئی
تب اُس کنیا کے بواہ کی تیاری ہوئی راجہ کے ملک کے جتنے لوگ تھے سب خوش ہوے اور مندری میں
بھی رانیاں منگاچار کرنے لگیں اس طرح راجہ سے شادی کر دی جہیز میں جواہر گھوڑے جوڑے ہاتھی پالکی
اور تمام مال و اسباب کئی کروڑ کا دیا یہ دیکھ آدھا راج شنکلپ کیا اور داسی داس بھی بہت سے دیے تب یہ
بڑھئی جو اُسکے ساتھ تھا دیکھ دیکھ بہت خوش ہوا جب یہ سب دے لے چکے راجہ نے بدا مانگی اُس راجہ نے سب
اسباب و رمال اس بیاہی ہوئی دُلھن سمیت اس کے ساتھ رخصت کیا اور کہا کہ اپنے دیس تم جاؤ ہم پر دیا
مایا رکھنا اور ہمارا مُنھ اس لائق نہیں کہ تمھاری تعریف کر سکیں جیسا ساہس تم نے کیا ایسا ہم نے نہ آنکھوں
دیکھا نہ سُنا اس کلجگ میں تم کوئی اوتار ہو ایک زبان سے ہم کہاں تک تمھاری صفت کر سکیں ایک سر ہے
ہمارا تمھیں کیا چڑھا دیں تمھارے پراکرم پر کروڑوں سر صدقے ہیں جو نیت ہم نے کی تھی سو تم نے پوری کی
اس کا بھروسہ ہمیں نہ تھا کہ یہ ارادہ ہمارا پورا ہوگا راج کنیا ہاتھ جوڑ کر راجہ سے کہنے لگی مہاراج میرا یہ دُکھ
تم نے چھُڑایا نہیں تو میرے باپ نے ایسا پاپ کیا کہ آپ تو نرگ بھوگ کرتا اور میں عمر بھر اَن بیاہی رہتی

اتنی بات کہہ پریاوتی پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج ایسا پراکرم کرکے اس کنیا کو راجہ لایا اور اُس بڑھئی کو دیتے بار نہ لایا راج کنیا اور سب مال واسباب دیگر خالی ہاتھوں اپنے مندر میں داخل ہوا اور تو بدیاوتی ہے ایسا ساہس تجھ سے نہ ہو سکے گا یہ سُن راجہ نے حیران ہو سر نیچے کر لیا وہ ساعت بھی گزری پھر دوسرے دن جب راجہ سنگھاسن کے پاس گیا اور چاہا کہ بیٹھے تب ہنس کر

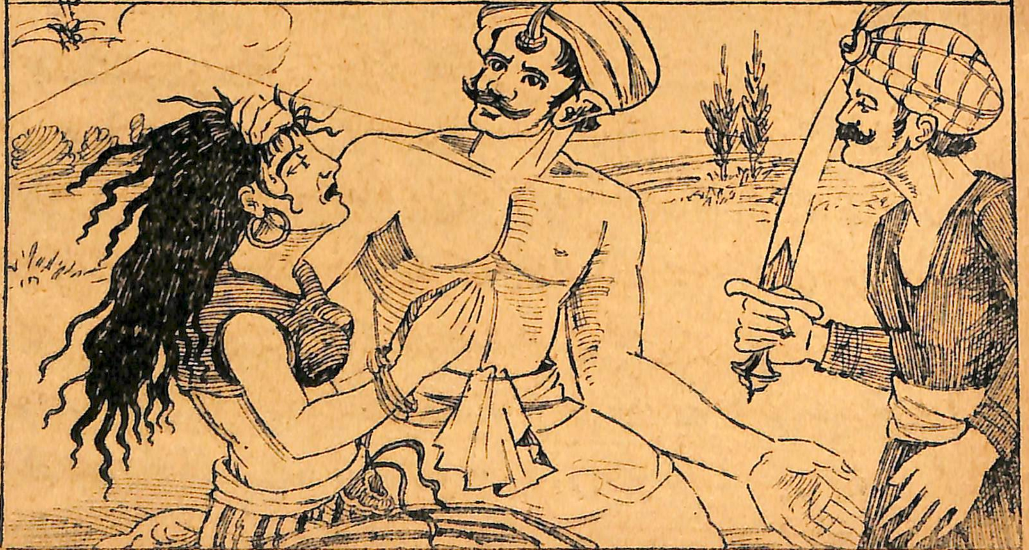
پرماوتی گیارھویں پتلی بولی

راجہ پہلے مجھ سے کتھا سُن لے پیچھے سنگھاسن پر پاؤں دے پھر کہنے لگی کہ ایک دن راجہ بکرماجیت اجین نگری کو گیا اور اپنے سب آدمیوں کو بدا کر آپ وہاں سو رہا تھا کہ اتنے میں اُتر دساکی اُور سے ایک رنڈی دُہائی مار اُٹھی اور پکار پکار کہنے لگی کوئی ایسا ہے کہ میری آکر خبر لے اور اس پاپی سے مجھے بچائے اور جی دان دے دم میں مری مری پکارتی تھی اور دم میں چپ ہو جاتی تھی اُس کی آواز سُن کر راجہ چونک اُٹھا ڈھال تلوار لے اندھیری رات اُدھر اکیلا اُٹھ چلا کسی کو خبر نہ ہوئی جب بن میں راجہ پیٹھا وہ سندری پھر پکار اُٹھی کہ راجہ وہیں جا پہونچا دیکھا کہ ایک دیو اُس استری سے رتی[1] مانگتا ہے اور وہ نہیں مانتی ہے تب سر کے بال پکڑ پکڑ زمین پر دے پٹکتا ہے راجہ نے کہا اے پاپی تو اس تریا کو کیوں مارتا ہے نرک سے بھی نہیں ڈرتا راجہ کی بات سُن پھر اسے مارنے لگا راجہ نے کہا تو اسے چھوڑ دے نہیں تو میں تجھے مارتا ہوں یہ سُن کر وہ راجہ کے سامنے ہو گیا غصہ سے شور کر بولا یا تو مان نہیں میں تجھے کھا جاتا ہوں اور تو کون ہے جو یہاں آیا ہے تب راجہ نے غضب میں آکر ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اس کا دھڑ سے جدا ہو گیا رنڈ منڈ سے دو بیر نکلے راجہ کے دونوں ہاتھوں سے لپٹ گئے راجہ نے چھل بل کر اُن میں سے ایک کو مارا دوسرا رین بھر لڑتا رہا بھور ہوتے بھاگ گیا دیت جب بھاگ گیا تب راجہ نے اس رنڈی سے کہا اب تو جلدی میرے ساتھ چل اور کچھ جی میں اندیشہ مت کر وہ راچھس میرے ڈر سے بھاگا پھر نہ آویگا تب وہ سندری بولی کہ سنو بھوپال جو میں سات دیپ نوکھنڈ میں جہاں جہاں چھپ رہوں گی پر اُس سے بچنے نہ پاؤں گی وہ آکر لے جائیگا اس کے بن مرے میری زندگی نہ ہوگی اُسکے پاس ایک موہنی پتلی ہے اور وہ اُس کے پیٹ میں رہتی ہے جہاں میں چھپونگی اُس کے بل سے وہ ڈھونڈھ نکالے گا اور اُس پتلی میں یہ طاقت ہے کہ ایک دیو کے مرنے سے چار دیو

[1] رتی صحبت کرنا ۱۲

بناسکتی ہے یہ بات اُسکی سُن کر راجہ من میں چپ رہا صبح ہوتے وہ دیو آیا اور اُس عورت سے پھر خواہش
کرنے لگا جب اس نے نہ مانا بال سر کے پکڑ پٹکنے لگا وہ تو یہ ڈھاڑ کرنے لگی اُس کی آواز سننے سے راجہ نکل آیا
اور لڑنے کو تیار ہوا دیو بھی رنڈی کو چھوڑ راجہ کے سامنے ہوا چاہا کہ راجہ کو مارے اتنے میں راجہ نے ایسا کھانڈا
مارا کہ سر دھڑ سے جُدا ہوگیا اُسکے دھڑ سے وہی موہنی نکل آئی امرت پینے چلی راجہ نے اُسی وقت بیروں کو
اگیا کی کہ یہ جانے نہ پائے بیر دوڑ کر اُس کی چوٹی پکڑ کر کھینچ لائے اور راجہ کے سامنے حاضر کی راجہ نے
اُس سے پوچھا کہ تو چنپا برنی مرگ نینی گج کونی کت کھیری چندر مکھی نک سک سے ایسی کہ ہنسی سے
تیرے پھول جھڑتے ہیں اور تیرے سوگندھ سے بھونرے منڈلاتے ہیں بتلا کہ تو دیو کے پیٹ میں کیونکر
رہتی ہے تب وہ بولی کہ سُن راجہ پہلے میں شیو کے گن تھی ایک اگیا شیو کی چوک گئی اس لیے اُنھوں نے
سراپ دیا میں موہنی روپ ہوگئی اور اس دیت نے مہادیو کی بہت تپشیا کی تب سداشیو نے میرے
تئیں اُس کو بخش دیا پھر اِس پاپی نے مجھے لے کر اپنے پیٹ میں ڈال رکھا تب سے میں موہنی کہلائی
پر شیو کی اگیا تھی کہ اس کی سیوا کیجیو اور جو یہ کہے سو مانیو اس واسطے میں اس کے بس ہو کر رہتی تھی میرا
ماجرا یہ تھا جو میں نے تم سے کہا اب یہ بیتال مجھے قابو میں کر تمھارے پاس لایا ہے اور آدمی کی اتنی قدرت
نہیں تھی بلکہ تم بھی جو بہت سا اُوپاؤ کرتے تو بھی تمھارے ہاتھ نہ آتی اب راجہ میں تمھارے بس میں ہوں
راجہ بولا اب تو کیا کرے گی تب وہ بولی کہ تو راجہ ہے اور میں موہنی ہوں تیرے پاس رہوں گی جیسے

تصویر دیو کی رنڈی سے بدفعلی کا قصد اور راجہ کا آکر اُس کو مارنا

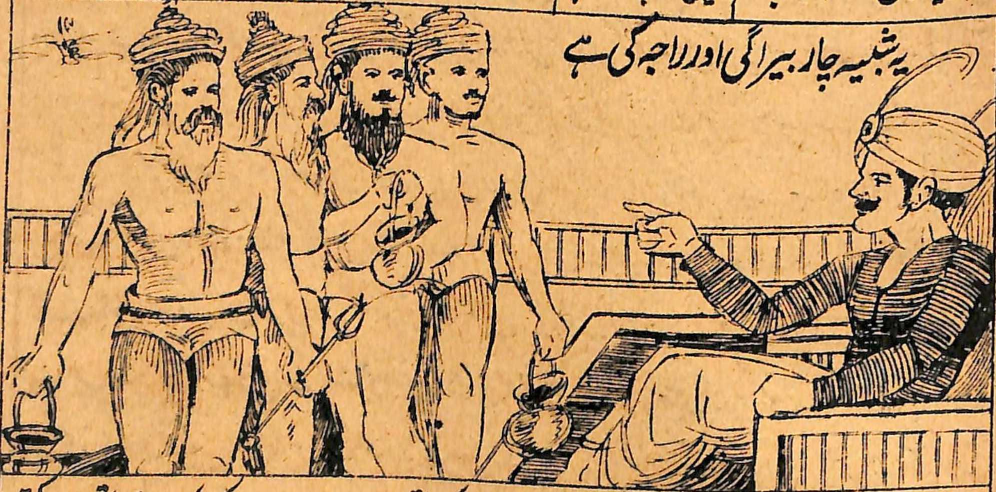


مہادیو کے پاس پاربتی یہ کہکر بچن دیا ایک وہ موہنی دوسری رنڈی جسے دیو سے چھڑایا تھا راجہ کے ساتھ ہوئیں یہ باتیں کر پرماوتی پتلی بولی سن راجہ بھوج اُس موہنی سے راجہ نے گندھرپ بواہ کیا اور جو کچھ آگے راجہ کے پراکرم ہیں میں کہتی ہیں تو کان دے کر سُن وہ رنڈی جو دیت سے لی تھی اس سے راجہ نے یوں کہا سُن سندری میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ دیو نے تجھے کہاں پایا تھا کون دیپ اور کون نگر تیرا ہے اور کون باپ ہے تیرا اس کا نام لے اپنا سب بیورا مجھ سے کہہ اور سب باتیں جلد بتا درست کر سُن کر تیری اوستھا جیسا تو کہے گی ویسا میں بچار کروں گا وہ بولی مہاراج میری کتھا سُنو قسمت کا لکھا مٹتا نہیں ہے اور جو کچھ بدھاتا نے کپار میں لکھ دیا ہے وہ انسان کو بھگتنا پڑتا ہے ایک برمپوری ہے سمندر کے پاس جسے سنگلدیپ کہتے ہیں برہمن کی میں بیٹی ہوں ایک دن سکھیوں کے ساتھ تالاب پر اشنان کرنے گئی تھی اور وہ تالاب ایسا تھا کہ گھنے گھنے درختوں سے جہاں سورج نظر نہ آتا تھا وہاں سہیلیوں کے ساتھ اشنان پوجا کر کے گھر کو آتی تھی کہ سامنے یہ راچھس نظر آیا اور رتی مانگنے لگا جیوں جیوں میں نہ مانتی تھی تیوں تیوں مجھے دکھ دیتا تھا اور میں اَن بیاہی دھرم کیونکر گنواتی کتنے دنوں سے مجھے ستاتا تھا اور نرک میں پڑنے سے نہ ڈرتا تھا راجہ تو نے دھرم رکھا اور میری کل کی لاج رکھی تجھے سنسار میں جس ہوگا جیسا تو نے اپکار کیا دیسے ہی مجھ سے اسیس لے ہزار برس تک جیتا رہے اور کسی کے بس میں نہ پڑے دن بدن تیج اور ست بڑھے ساہس تیرا ایسا ہو کہ کوئی نہ جیتے اتنی اسیس جب وہ دے چکی تب اُسے بیٹی کہ راجہ نے اپنے پاس تخت پر بٹھالیا اور موہنی کو بٹھا بیتالوں کو حکم کیا کہ ہمارے نگر کو لے چلو بیتال فوراً لے اُڑے پل مارتے محل میں لا داخل کیا راجہ نے آتے ہی دیوان کو یاد کیا وہ منتری آکر حاضر ہوا کہا کہ کوئی پنڈت سگ گیانی برہمن ڈھونڈھ کر جلد لے آؤ پردھان نے اگیا پائے نگر نگر برہمنوں کو بھیج ایک برہمن سندر بدھوان کو بلوایا مارکنڈے نام وہ برہمن جب آیا پردھان راجہ کے پاس لے گیا راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا ایک برہمن کی کنیاں ہمارے یہاں ہے اُسے ہم تم کو دیا چاہتے ہیں تم بھی یہ بات قبول کرو برہمن بولا راجہ وہ کنیاں مجکو دو جگ میں تم جس دھرم بڑائی لو راجہ نے یہ بات سنتے ہی برہمن کو تلک دے شادی کا سامان کر دان جہیز تیار کیا پھر برہمن کو ہاتھ سنکلپ کر کنیاں دان کردیا اتنی بات کہہ کر پتلی سمجھانے لگی سن راجہ بیر بکرماجیت نے سوچ سمجھ کیا اور لاکھوں روپیہ کا دان جہیز دے ایک پل میں برہمن کے حوالے کیا تو اس لائق نہیں ہے اس سنگھاسن پر بیٹھنے سے ڈر اے راجہ بھوج تو گن گاہک ہے دانی اور ساہسی نہیں تو ناحق حرص کرتا ہے یہ سُن راجہ چپ رہ گیا اور

صبح ہوتے ہی سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا تب

کیرت وتی بارھویں پتلی بولی

سُن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنی مجلس میں بیٹھ کر کہنے لگا کہ کلجگ میں اور بھی کہیں کوئی داتا ہے
یہ سنتے ہی ایک برہمن بولا سُن راجہ پرجا کے ہتکاری تیرے برابر ساہسی اور دانی کوئی نہیں پر ایک بات
میں کہا چاہتا ہوں پر شرم سے کہہ نہیں سکتا راجہ نے کہا سچ بات میں شرم کاہے کی ہے تم ہمارے آگے صاف
صاف کہو ہم اس بات میں بُرا نہ مانیں گے وہ برہمن بولا ایک راجہ سمندر کے کنارے رہتا ہے سدا
دھرم کاج کرتا ہے جب وہ سویرے اشنان کیا چاہتا ہے تب لاکھ روپے دان دیتا ہے اور جل پیتا ہے
یہ تو میں نے اُس کے دان کی ایک ریت کہی اور بھی بہت کچھ دان کرتا ہے اور ایسا راجہ دھرم آتما سوائے
اُسکے ہم نے دوسرا نہیں دیکھا یہ سُن کر راجہ کے جی میں اچھا ہوئی کہ اُس راجہ کو چل کر دیکھیے یہ اپنے جی
میں بچار کر بیتالوں کو بلا تخت پر سوار ہو سمندر کنارے چلا جب اُس نگر کے کنارے پہونچا تب اُس سنگھاسن سے
اتر بیتالوں سے کہا اب تم دیس کو جاؤ اور ہم اس راجہ کی سیوا کرنے پر تیار رہوے تم وہاں سے ہماری



خبر لیتے رہنا تب بیتال بولے اس کا بچار کیا ہے راجہ نے کہا تمھیں اس بات سے کیا کام جو ہم تم سے کہتے
ہیں سو کرو یہ بات سُن کر بیتال اپنے نگر کو آئے اور راجہ شہر میں داخل ہوا جب پھرتا ہوا نگر میں راجہ کے دوار
جا پہونچا دوار پالوں سے کہا کہ اپنے سوامی کو سماچار دو کہ کوئی بدیسی تمھارے دوارے سیوا کرنے کے لیے کھڑا
ہے اس کی بات ڈیوڑھی داروں نے سُن کر راجہ سے عرض کی راجہ سنتے ہی ہنستا ہوا آپ ہی باہر نکل آیا

بکرم نے جوہار کی راجہ نے سلام لے کر پوچھا کھیم کشل سے ہو تب وہ بولا آپ کی دیا سے پھر راجہ نے کہا تم کس
دیس سے آئے ہو تمھارا کیا نام اور تمھارا ارتھ کیا ہے سب سناؤ راجہ بکرم بولا سنو مہاراج میرا نام بکرم ہے اور
راجہ بکرم کے دیس کا میں رہنے والا ہوں کچھ بیراگ میرے جی میں ہوا اس سے آپ کے درشن کو آیا ہوں آپ کا
درشن میں نے کیا سب سوچ بچار میر اگیا راجہ بولا تمھیں ہم کیا روز کر دیں اور کتنے میں تمھارا نرباہ ہوگا تب
اُس نے کہا کہ چار ہزار روپیے میں میری گزران ہوگی یہ سُن کر راجہ نے کہا ایسا کیا کام کرتے ہو جو چار ہزار
روپیے روز روزینہ ہم تمھیں دیں وہ کام ہم سے کہو کہ یہ ہم کریں گے پھر بکرم بولا کہ جس راجہ کے پاس میں رہتا
ہوں اُسکے گاڑھے پر میں کام آتا ہوں اس طرح سے چار ہزار روپیہ روز لیکر راجہ وہاں رہنے لگا یہ بات
پتلی نے راجہ سے سمجھا راجہ بھوج سے کہی کہ جب تو دس دن اس طرح سے گزرے تب راجہ بکرماجیت نے اپنے
من میں بچارا کہ جو لاکھ روپیے روز دان کرتا ہے اسکا نت نیم کیا ہے اس سے معلوم کیا چاہیے کہ کس دیوتا کا
اسے بل ہے اسی سوچ میں رہنے لگا ایک دن کیا دیکھتا ہے کہ دوپہر رات کے وقت راجہ اکیلا بن کو جاتا ہے
یہ دیکھتے ہی اسکے پیچھے ہو لیا آگے آگے راجہ اور پیچھے پیچھے بیر بکرماجیت اس طریق سے نکل ایک بن میں پہونچے
وہاں جاکر دیکھا کہ ایک دیبی کا مندر ہے اس مندر کے باہر کڑھاؤ چڑھا ہے اور اُس میں برمھ کی آگ سے گھی
اونٹتا ہے وہ راجہ تالاب میں اشنان کر کے دیبی کا درشن کر اُس کڑھاؤ میں کود پڑا اور پڑتے ہی بھُن گیا اُسی وقت
چونسٹھ جوگنیاں آنکے راجہ کے اُس تلے ہوے بدن کو نوچ کر کھا گئیں اتنے میں کنگالن امرت لے آئی اور
اُسکے ہاڑ پنجر پر چھڑکا وہ رام رام کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا تب دیبی نے مندر سے لاکھ روپے دیے اور وہ لیکر اپنے گھر کو
آیا تب جوگنیاں اپنے دھام کو گئیں یہ تماشا دیکھ کر راجہ بکرماجیت بھی اُسی کڑھاؤ میں کود پڑا اور اُسی طرح
جل گیا پھر ترت جوگنیاں دوڑیں اور اُسکو بھی کھا گئیں اسی طرح کنگالن نے امرت لا اس پر بھی چھڑک جلا دیا
مندر میں سے لاکھ روپے دیبی نے اسے بھی دیے دوسری دفعہ پھر اُسی کڑھاؤ میں گرا جوگنیاں پھر جلا بھُنا گوشت
بدن کا نوچ کر کھا گئیں اور کنگالن نے امرت چھڑک جلا دیا پھر دیبی نے دو لاکھ روپے دیے غرض وہ اسی طرح
سات دفعہ گرا اور لاکھ روپے ہر مرتبہ سوا پائے جب آٹھویں دفعہ گرنے کا ارادہ کیا تب دیبی نے آن کر اُسکا ہاتھ
پکڑ لیا اور کہا کہ مانگ جو تجھے چاہیئے ہاتھ جوڑ کر بولا میں مانگوں جو مانگا پاؤں دیبی نے کہا جو تیری اچھا میں آوے
وہی میں تجھے دوں گی راجہ نے کہا دیبی جس تھیلی میں سے تم نے روپے دیے ہیں وہ تھیلی مجھے کرپا کر دیجئے یہ
سُنتے ہی اُس نے وہ تھیلی دی یہ خوش ہوا اُسی راجہ کے استھان پر گیا اور اسکے دوسرے دن پھر وہ راجہ

بن میں گیا اور وہاں اُس نے دیکھا کہ نہ دیبی کا مندر ہے نہ کڑھا وہ استھان بھنگ پڑا ہے یہ دسا وہاں کی
دیکھ سوچ میں ڈوب گیا پھر جو ہوش آیا تو دہائی مار کر رونے لگا آخر ناچار ہو پھر اُلٹا اپنے مندر میں آ اُداس ہو
سو رہا بھور ہوئے جب سبھا کے لوگ آئے راجہ کو دیکھا کہ منہ ڈھانپ پڑا ہے نہ ہنستا ہے نہ کسی سے بولتا ہے بلکہ
جو کوئی راج کاج کی بات کرتا ہے سُن کر منہ پھیر لیتا ہے یہ حالت راجہ کی دیکھ دیوان نے منتی کر کہا مہاراج
آپ کے من ملین ہونے سے ساری سبھا اُداس ہو رہی ہے راجہ نے جواب دیا کہ تم بیٹھ کر دربار کرو میرا سر دکھ
تا ہے تب پردھان بیٹھ کر راج کاج کرنے لگا اور جو کوئی آتا تھا اپنے من میں جو چاہتا تھا سو بچار تا تھا
کوئی کہتا تھا کہ راجہ بیمار ہے کوئی کہتا تھا کہ کوئی موہ گیا اور کوئی کہتا تھا کہ راجہ ہی نہیں پر راجہ کی اوستھا
کسی کو معلوم نہ تھی اتنے میں اپنے سمیں پر راجہ بیر بکرماجیت بھی گیا اور پوچھا کہ تمہارے من میں کیا دکھ ہے
کیونکہ میں نے تم سے پرتگیا کی تھی کہ میں تمہاری مشکل میں کام آؤں گا سو میرا بچن کیا آپ بھول گئے میرے
آگے سب اپنی اوستھا بیورے دار کہیے تب راجہ بولا کہ میں تیرے آگے کیا اپنی بات کہوں پر ایک بیرے جی میں
ہے کہ پران گھات کروں گا بکرم نے کہا کہ پرتگیا تھا ایک دفعہ اپنے من کی بتھا میرے آگے کہیے تب پیچھے اور
جتن کیجئے گا راجہ نے کہا ایک دیبی میرے پاس تھی سو میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئی لاکھ روپے روز وہ
مجھے دیتی تھی وہ لاکھ روپے میں نت دان کرتا تھا اور اب مجھے بڑا کشٹ ہوا ہے میری نت کریا نہیں نبھے گی
اس واسطے میں جان دوں گا اور ایسا میں کسی کو نہیں دیکھتا جس سے میرا نت نیم چلے اور جو دھرم پن نہ رہے گا تو
میرا جینا سنسار میں اکارت ہے یہ بات اسکی بکرم نے سنتے ہی دو تھیلی ہاتھ میں دی اور کہا مہاراج آپ اشنان
دھیان کر نت دھرم کیجئے اور تھیلی سے جتنے روپے چاہو گے خرچ کرو گے کم کبھی نہ ہوں گے راجہ یہ سُنتے ہی
خوش ہو کر اٹھ بیٹھا اور تھیلی ہاتھ سے لے اپنے پردھان کو بلا اُس میں سے روپے نکال خرچ کو دیے اور کہا
جتنے برہمن سدا دان پاتے ہیں اُنکو اسی طرح دو دیوان موافق حکم کے اپنے کام میں مشغول ہوا راجہ بیر بکرماجیت
نے کہا سنو مہاراج مجھے اگیا دیجئے تو میں اپنے دیس کو جاؤں بہت دن گزرے ہیں تب وہ راجہ بولا ہم
تمہارے گن کہاں تک مانیں گے تم نے ہمیں جی دان دیا ہے پھر کہا کہ جو تم اپنے دیس کو پہونچو سندیسہ ہمیں
بھیج دینا کہ ہم کھیم کشل سے پہونچے اور ٹھیک اپنا ٹھکانا ہمیں بتا جاؤ جو ہمارا پتر تمہارے پاس پہونچے تب
اُس نے کہا کہ میں راجہ بیر بکرماجیت ہوں اندراوتی نگری کا راج کرتا ہوں تمہارا نام اور جس سُن کر درشن
کے لیے آیا تھا سو تمھیں دیکھا او میرا جیت پرسن ہوا تم اچھی طرح راج کرو اور ہمیں برادر تمہارا جس لو

بل دھرم ہم نے دیکھا یہ سنتے ہی وہ راجہ اس کے پاؤں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ بڑا اپرادھ ہوا اور میں نے
تمھارا مرم نجانا تم نے میری سیوا کی سو تم اپنے جی میں کچھ نہ لانا اور جیسا دھرم میں نے آپ کا سنا ویسا ہی دیکھا
اور دھن ہے تمھارے تپیں اور راجہ تمھارے دھرم اور ساہس ویراکرم کو یہ کہہ راجہ کو تلک دے بدا کیا راجہ
بیروں کو بُلا کر سوار ہو اپنے نگر میں آیا اتنی بات کیرت وتی پتلی کہہ کر راجہ کو سمجھانے لگی کہ سُن راجہ بھوج بیر بکرماجیت
کا ساہس ایسی بست پاکر دیتے کچھ بلنبھ نہ لایا اور اپنے جی میں نہ پچھتایا اور جیسا ساہس راجہ نے کیا ویسا نر
کوئی نہیں کرتا اور تو کس گنتی میں ہے یہ سُن راجہ بھوج چپ ہو رہا پھر دوسرے دن کے پربھات سمیں راجہ اُٹھ
تیار ہو پاٹ بیٹھنے کو گیا من میں ارادہ بیٹھنے کا کرتا تھا پر جھجک کر رہ جاتا تھا اتنے میں

ترلوچنی تیرھویں پتلی بولی

سُن راجہ بھوج ایک پراتن کتھا میں تجھے سناؤں اس سنگھاسن پر وہی چڑھے گا جو بکرم کے سم پراکرم کرے گا
تب راجہ نے کہا کہہ سندری بکرم کا بل اور کتھا سننے کو میرا بھی جی چاہتا ہے پتلی بولی راجہ کان دے کے
سُن ایک دن راجہ بیر بکرماجیت شکار کھیلنے کو چلا اور ساتھ میں جتنے مصاحب راجپوت بھی تھے وے بھی
سج سجا کر تیار ہو آئے اور ایک ایک سواری میں ہزار کوس کے دھاوے کا ترنگ تھا راجہ اپنے گھوڑے پر
سوار تھا اور وہ گویا چھلاوا تھا راج کنور اپنے اپنے شکاری جانور باز بحری جرا شاہین گوہی منگوا
اپنے ہاتھوں پر لے لے ساتھ ہوئے اور راجہ نے بھی ایک باز اپنے ہاتھ پر بٹھا لیا اور میر شکاروں کو حکم پہونچا
کہ جس جس کے جو جو شکاری جانور تیار ہیں وہ لے کر رکاب میں حاضر ہوں اسی طرح بن ٹھن کے ایک بن کی
راہ لی اور وہاں جا کر کسی نے باز اور کسی نے بحری اور کسی نے گوہی اور کسی نے شاہین اُڑائے اور اپنے
اپنے جانوروں کے پیچھے گھوڑے اُڑائے اور ادھر راجہ نے بھی جتنے میر شکار تھے انھیں حکم کیا کہ اس جنگل
میں سب شکار کرو میں تماشا دیکھوں گا اور جو شکار کرا دیگا انعام پا دیگا اور جو شکار نہ کرا دیگا وہ نوکری سے
دور ہوگا یہ بات سنتے ہی جتنے میر شکار تھے ان سبھوں نے اس بن میں چاروں طرف جانور چھوٹے اور ادھر
بہیلیوں کو بھی حکم کیا کہ تم بھی شکار کرو اسی طرح سب شکار کرتے تھے اور لا لا کر راجہ کی خدمت میں رکھتے تھے
وہ کھڑا ہوا تماشا دیکھتا تھا پھر اُس نے ایک پرند باز اُڑایا اور آپ بھی اُس کے پیچھے گیا جدھر جدھر وہ باز
جاتا تھا راجہ بھی پیچھے پیچھا کیے جاتا تھا اس میں کوسوں نکل گیا دیکھا تو شام ہو گئی تب سرپ آئی اور پھر کر

پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی آدمی نظر نہ آیا اور یہاں تمام فوج شام کے ہونے پر راجہ کو ڈھونڈھ شکار لے آنکر
نگر میں داخل ہوئی اور راجہ وہاں سونے جنگل میں بھٹکتا پھرتا تھا اور کہیں راہ نہ پاتا تھا جب اندھیرا ہو گیا اور
رات بہت گئی ایک ندی کے کنارے پر پہونچا اتر کر اپنے ہاتھ سے زین پوش بچھا کر گھوڑے کو ایک جھنڈ سے باندھ
بیٹھ رہا دیکھتا کیا ہے کہ وہ ندی بڑھتی آتی ہے یہ ہٹنے لگا غرض جوں جوں راجہ ہٹتا تھا توں توں وہ بڑھتی
آتی تھی پھر جو نگاہ کی تو یہ دیکھا کہ ندی کی دھار میں ایک مُردہ بہا جاتا ہے اور اُسکے ساتھ ساتھ ایک بیتال
اور ایک جوگی کھینچا کھینچی کیے ہوے آتے ہیں اور آپس میں یوں جھگڑتے ہیں کہ جوگی بیتال سے کہتا ہے کہ
تو نے بہت مُردے کھائے ہیں اور یہ میں نے اپنے وقت پر پایا ہے تو چھوڑ دے میں سے لیجا کر اپنا جوگ کماؤنگا
یہ سدھ میں نے تجھ سے پائی بیتال بولا بھائی میں پاتا نہیں ہوں جو تو مجھے پھسلاتا ہے کیونکہ اپنا ادھار میں
تجکو دوں اسی طرح آپس میں دونوں جھگڑتے اور کہتے تھے کہ کوئی تیسرا شخص اس وقت ایسا نہیں کہ ہمارا
نیاؤ کرے پھر جوگی کہنے لگا کہ بیتال تو میری بات سن کہ کل پربھات کو ہم تم سبھا میں چلیں وہاں جو نیاؤ ہووے
اُس کو تو بھی قبول کر اور میں بھی اتنے میں درشٹ راجہ کی طرف جا پڑی دیکھ کر دونوں ہنسے اور کہنے لگے کہ وہ کوئی
منش ندی کنارے پر نظر آتا ہے وہیں چلو کہ وہ نیاؤ چکاوے یہ کہہ کر مردہ لیے وہ دونوں کنارے پر آئے راجہ کو
تمام قصہ سُنا کر کہا کہ سوامی تم دھرم آتما ہو دھرم بچار کر ہمارا نیاؤ کر دیجئے جوگی بولا مہاراج میں کہتا ہوں سو
آپ دھیان دیکر سُنئے اس بیتال نے بہت مردے کھائے ہیں اور یہ مردہ میں نے اپنی داؤ پر پایا ہے یہ
ناحق مجھ سے لاڑ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تجھے نہ دونگا میں اس سے منتی کر کے مانگتا ہوں اور کہتا ہوں کہ
گویا یہ پرشاد میں نے تجھ سے پایا یہ نہیں مانتا راجہ نے بیتال سے پوچھا کہ تو بھی اپنے من کی بات مجھ سے کہہ
وہ بولا مہاراج یہ جوگی بڑا مورکھ ہے جو اس نے راہ میں مجھ سے جھگڑا لگایا میں ہزار کوس سے اس مردے کو
لے آیا ہوں یہ مجھ سے مانگ رہا ہے میں اسے کیونکر دوں کہ اس مردے کے لیے میں نے بہت کشٹ کیا ہے
یہ ناحق للچاتا ہے میں کیا کہوں کہ جو جو میں نے اس کے واسطے دُکھ اٹھایا ہے اب ادھار کے وقت اس درشٹ
نے آن ستایا اس کا نیاؤ تیرے ہاتھ ہے کیونکہ تو دھرم آتما راجہ ہے جو تو کہے گا سو مجھے پرمان ہے راجہ بولا
تم دونوں بڑے ہو پرساد ہمیں دو کچھ ہم تم سے مانگتے ہیں تب ہم تمھارا نیاؤ چکاوینگے یہ سُن جوگی نے ہنسکر
جھولی سے ایک بٹوہ نکال راجہ کے ہاتھ دیکر کہا کہ راجہ تو جتنا درب چاہے گا اتنا یہ بٹوہ دیگا اسمیں سے

۱؎ کم عمر ۱۲ ۲؎ طعام ۱۲

کبھی کم نہ ہوگا پھر بیتال نے کہا راجہ میں ایک موہنی تلک تجھے دیتا ہوں گھس کر اس کا جب تو ٹیکا دیگا
تب سب تجھ سے وہیں گے تیرے سامنے کوئی نہ ہوگا یہ دونوں سنے پرشاد راجہ کو دیا اس نے کرادٹ کر لیا
اور بولا کہ سُن بیتال اس مردے کو چھوڑ دے اور میرے گھوڑے کو کھا یہ مردہ جوگی کے حوالے کر دے کیونکہ تو بھوکا
نہ رہے اور اس کا کام بھی بند نہ ہو یہ سنتے ہی بیتال اُس گھوڑے کو کھا گیا اور جوگی مردہ لے اپنا

یہ تصویر اُسوقت کی ہے کہ جوگی مردے کو لیچلا اور بیتال گھوڑے کو کھانیکے واسطے لیچلا اور راجہ کو راہ میں بٹوہ دیا

منتر سادھنے لگا راجہ نے بیروں کو بلایا اور اپنے دیس کو چلا راستہ میں ایک بھکاری سنمکھ سے چلا آتا تھا اُس نے چینھا
کر ساگھے بند راجہ چلا آتا ہے ڈرتے ڈرتے اُس نے سوال کیا کہ مہاراج آپ کے نگر میں بہت دنوں رہا لیکن
میرا کچھ سدھ نہ ہوا اب میں کچھ تم سے مانگتا ہوں میرے تئیں دیجئے یہ سنتے ہی راجہ نے وہ بٹوہ اُس کے ہاتھ
دیا اور اُس کا بھید بتا یا وہ اسیس دیتا اپنے گھر کو گیا اور راجہ اپنے مندر میں آیا اتنی بات کہہ
ترلوچنی پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج ایسا دانی اور ساہسی جو ہووے وہ اس سنگھاسن پر بیٹھے نہیں تو
پاتک ہے اس کے دوسرے دن راجہ سویرے اُٹھ اشنان دھیان کر دربار میں آن بیٹھا اور دیوان
متصدیوں کو بلا کر کہا کہ آج میرا چت بہت پرسن ہے جلدی چل کر سنگھاسن پر بیٹھوں گا اتنی بات
کہہ وہاں سے اُٹھ سنگھاسن کے پاس آ سُو کو دان کر برہمنوں کو برت کر دیں پھر آپ گنیش کو منا
سنگھاسن پر بیٹھنے کو پاؤں بڑھایا کہ اتنے میں

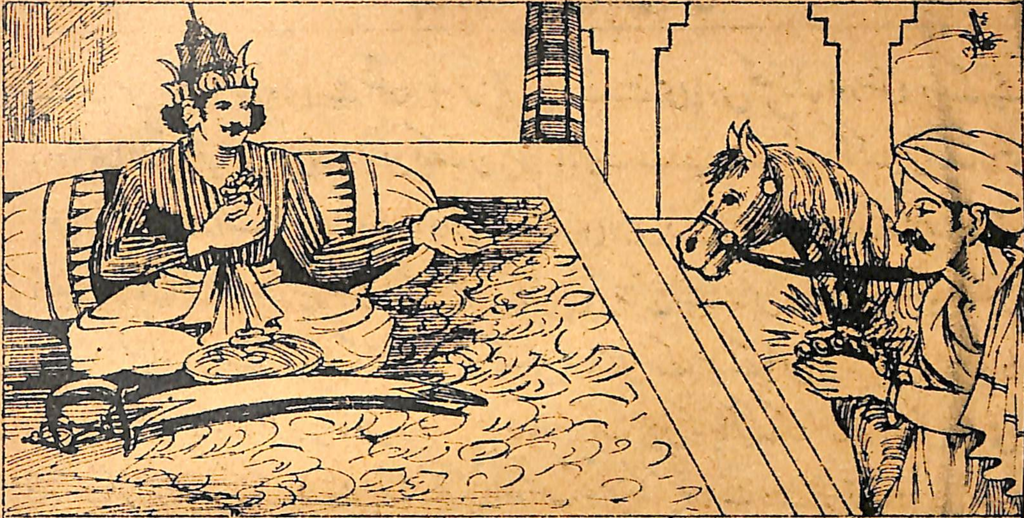
بلوچنی چودھویں پتلی بولی

پہلے کتھا سن جو میں کہتی ہوں پیچھے سنگھاسن پر بیٹھ راجہ نے سنتے ہی پاؤں کھینچ لیا اور سنگھاسن کے پیچھے آسن بچھا بیٹھ گیا تب پتلی بولی کہ راجہ سن ایک دن بیر بکرماجیت نے اپنے پردھان کو بلا کر کہا میں جگ کرونگا جس میں پن ہو اور آگے کو نستار ہووے دیوان نے سنتے ہی دیس دیس کو نیوتہ بھیجا جہانتک راجہ پرجا تھے انھیں بلایا کرناٹک گجرات کشمیر قنوج تلنگان ان نگروں میں نیوتہ بھیج جتنے برہمن تھے انھیں بلایا اور ساتوں دیپ نیوتہ بھیجا وہاں کے راجاؤں کو طلب کیا پھر ایک بیر کو پاتال کے راجہ کے پاس نیوتہ بھیج کر اسے بلایا اور دوسرے بیر کو سرگ کو روانہ کر دیوتاؤں کو نیوتہ بھیج بلایا اور ایک برہمن کو بلا کر کہا کہ تم سمندر کو جا کر ہماری ڈنڈوت کہو اور نویدن[1] کرو کہ راجہ نے جگ ارنبھ[2] کیا اور آپ کو بنتی کر کر بلایا ہے وہ برہمن ترت وہاں چلا اور کتنے ایک دنوں میں ساگر کے تیر[3] جا پہونچا اور وہاں دیکھا کیا ہے کہ نہ کوئی وہاں منش[4] ہے نہ کوئی پنچھی یا پشو[5] ہے کیول جل نظر آتا ہے یہ دیکھ برہمن اپنے جی میں چنتا کرنے لگا کہ راجہ کا سندیسہ[6] میں کس سے کہوں یہاں تو کوئی جیو دکھائی نہیں دیتا اور ہے تو جل ہے ایسا بچار اپنے من میں کر وہ پکارا کہ راجہ بیر بکرماجیت کا میں نیوتہ دیے جاتا ہوں اور تم جلدی پہونچنا اتنا کہہ وہاں سے جب وہ چلا تب راستے میں ایک بوڑھے برہمن کے روپ سمندر نظر آیا اور اس نے پوچھا کہ ہمیں بیر بکرماجیت نے کس واسطے بلایا ہے تب اس نے کہا کہ راجہ کے یہاں جگ ہے اور تمھیں ضرور بلایا ہے تب سمندر بولا کہ میں چلوں گا پر میرے چلنے سے جل جو یہاں سے بڑھے گا تو کئی نگر ڈوب جائیں گے میری طرف سے راجہ کو بنتی کر کہنا کہ میرے نہ آنے کا کچھ پچتاوا نہ کرنا میں اسی سبب پہونچ نہیں سکتا اور سمندر نے برہمن کو پانچ لعل دیے اور ایک گھوڑا راجہ کو سوغات[7] بھیجا آپ وہیں رہا اور برہمن رخصت ہوا راجہ کے پاس گیا وے پانچوں رتن راجہ کو دیے اور گھوڑا سامنے کھڑا کیا اور سب وہاں کا پرتانت[8] کہا تب راجہ نے پرسن ہو برہمن سے کہا کہ یہ لعل اور گھوڑا تم ہی لو میں نے تمھیں دیا یہ کہہ پتلی نے راجہ بھوج کو سمجھایا سن راجہ ایسا پدارتھ[9] راجہ بیر بکرماجیت نے

---

[1] نویدن التماس ۱۲ [2] ارنبھ شروع ۱۲ [3] تیر نزدیک ۱۲ [4] منش آدمی ۱۲ [5] پشو جانور ۱۲ [6] سندیسہ پیغام ۱۲
[7] سوغات تحفہ ۱۲ [8] پرتانت احوال ۱۲ [9] پدارتھ خبر ۱۲

یہ شبیہ وہ ہے کہ راجہ کو سمندر نے پانچ لعل ایک گھوڑا بھیجا



دیتے بلنبھ[1] نہ کیا وے لعل اور گھوڑا کئی راج کی قیمت کے تھے ایسے دانی راجہ کے آسن پر بیٹھنے جوگ تو نہیں تو پنڈت ہے پر مایا تجھ سے چھوٹتی نہیں وہ دن بھی گزر گیا دوسرے روز پھر سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار ہوا تب

الوپ وتی پندرھویں پتلی بولی

سن راجہ بیر بکرماجیت کے گن کہنے میں نہیں آسکتے جو بات کہنے جوگ ہو رہے تو کہیے البت کہتے ہوے جی ڈرتا ہے راجہ بولا تو کہہ میرا جی سننے کو چاہتا ہے جیسی بات ہو ویسی کہہ اس میں تجھے دوش نہیں تب پتلی بولی اچھا اب کہتی ہوں تو کان دیکر سُن ایک دن راجہ بیر بکرماجیت سبھا میں بیٹھا تھا اور کہیں سے پنڈت آیا اُس نے آکر راجہ کے سنمکھ ایک اشلوک پڑھا سُن کر راجہ من میں بہت پرسن ہوا اُس اشلوک کا مدعا یہ تھا کہ متردودرہی[2] اور بسواس گھاتی[3] جو ہیں سو نرک بھوگ کریں گے جبتک چاند اور سورج ہے یہ سُن کر راجہ نے لاکھ روپے اِس برہمن کو دان دیے اور کہا کہ اس کا ارتھ[4] مجھے سمجھا کر کہو کہ اس کا برتانت کیا ہے تب وہ برہمن کہنے لگا کہ ایک بڑا گیانی راجہ تھا اُس کی ایک رانی چوتھی پران کا ادھار تھی پل بھر

[1] بلنبھ دیر ۱۲ [2] متردودرہی اُس کو کہتے ہیں کہ جس شخص کا ظاہر اچھا ہو اور باطن ناقص ۱۲ [3] بسواس گھاتی کے یہ معنی ہیں جو ایک شخص کسی کو ہشیار کر کے اُس کے گھر چوری کرے ۱۲ [4] ارتھ مطلب ۱۲

بھی وہ راجہ اسے آپ سے جدا نہ کرتا تھا جب سبھا میں بیٹھتا تو ساتھ ہی جلجنگ پرلے بیٹھتا جب شکار کو
جاتا دوسرے گھوڑے پر بٹھلا ساتھ لے جاتا غرض جاگنا سونا کھانا پینا ایک ہی ساتھ تھا پر ایسا موکھ
تھا کہ کسی سے پتیاتا نہ تھا رانی کو درشٹ میں رکھتا تھا ایک دن اُسکے پردھان نے اوسر پاکر ہاتھ جوڑ
سر نوا کہنے لگا کہ سوامی جو مجھے جی دان دو تو میں ایک نویدن کہوں راجہ نے آگیا دی تب وہ بولا کہ مہاراج
رانی کے ساتھ آپ سوبھا نہیں پاتے راجہ کل کی آن اور مرجاد اس میں نہیں رہتی دیس دیس کے راجہ
ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسی سندری راجہ کے من میں بسی ہے کہ پلک اوٹ بھی نہیں کرتا ایک بات
میری مانیے کہ جو آپ کو یہ بہت پیاری ہے تو ایک چترپٹ لکھوا لیجئے اور اپنے پاس رکھیے اس میں لوگ
نندا نہ کریں گے یہ بات پردھان کی راجہ کے من میں بھائی کہا اچھا چترکار کو بلاؤ منتری نے اس کو بلا
بھیجا وہ ترت آکر حاضر ہوا اور وہ مصور کیا تھا کہ جوتش بدیا میں ات پنن تھا اور چترکاری بدیا میں بھی
پنڈت تھا اُس سے راجہ نے کہا کہ رانی مورت کا پٹ لکھدو جو میں نظر میں ہمیشہ رکھوں یہ سُن کر اس چتر
نے مستک جھکا کر کہا کہ مہاراج اچھا میں لکھتا ہوں راجہ سے رخصت ہو اپنے گھر آیا لکھنا ارنبھ کیا کتنے ایک
دنوں میں ایک چتر لکھ کر تیار کیا سو ایسا کہ جانے ابھی اندر لوک سے اپچھرا اتری ہے اور اس رانی کا جیسا انگ
جہاں تھا ویسا ہی اس نے اپنی بدیا کے زور سے لکھا جب وہ تصویر سراپا سے تیار ہوئی لیکر راجہ کے پاس
گیا اور راجہ نے دیکھ کر بہت پسند کیا انگ انگ اُس نے نرکھ دیکھا نکسک سے سکھ تک گویا سانچے کی
ڈھلی تھی راجہ کی درشٹ دیکھتے دیکھتے داہنی جانگ پر پڑی تو وہاں ایک تل دیکھا بہت سا اپنے جی
میں گھبرایا اور کہنے لگا کہ اس نے رانی کے جانگ کا تل کیونکر دیکھا ہو نہ ہو تو اُس کی رانی سے ملاقات ہے
اس طرح اپنے من میں بچار کر ودھ کر دیوان سے کہا کہ اس چترکار کو فوراً بلاؤ اُس نے سنتے ہی اُسے
بلا بھیجا اُس نے جانا کہ راجہ خوش ہوا ہے انعام دیگا جب وہ آن کر حاضر ہوا تب بدھک کو بلا راجہ نے حکم کیا
کہ اس کی گردن مار کے آنکھیں نکال میرے پاس لے آ جب وہ اُسے مارنے چلا دیوان بھی بدا ہو پیچھے ہو لیا
باہر نکل کر جلاد سے کہا کہ تو اسے مجھے دے اور ہرن کی آنکھیں نکال کر راجہ کے پاس لے جا جلاد نے پردھان کا
کہنا کیا اور دیوان راجہ کی طرف سے بہت بے اعتبار ہوا کہ ایسا مورکھ ہم نے نہ دیکھا ہے نہ سُنا ہے کہ

۱؎ چترپٹ تصویر ۱۲ ۲؎ نندا مذمت ۱۲ ۳؎ چترکار مصور ۱۲ ۴؎ پنن عقلمند ۱۲ ۵؎ پٹ تصویر ۱۲ ۶؎ نرکھ غور ۱۲
۷؎ نکسک سراپا ۱۲ ۸؎ بدھک جلاد ۱۲

گنونت پرش کا یوں جی مارے گدا چت گنوان پرش سے کچھ تقصیر ہو جاوے تو اُسے دیس سے نکال دیتے ہیں
یہ چلن راجاؤں کا ہمیشہ سے ہے پر کوئی راجاؤں کی بات پر نہ بھولے منھ میں تو اُن کے امرت رہتا ہے اور
پیٹ میں بس بھرے ہوئے ہیں کہتے ہیں کچھ اور کرتے ہیں کچھ اس طرح دیوان نے اپنے جی میں بچار ڈرتے
ڈرتے اُسے چھپا رکھا اور جلاد ہرن کی آنکھیں نکال راجہ کے پاس لے گیا کہ مہاراج اُس کو مار کر آنکھیں
نکال آپ کے پاس لایا ہوں راجہ نے کہا اِن آنکھوں کو سنڈاس میں لے جا کر ڈال دو اس طرح سے وہ
ساعت تو یوں ٹل گئی کتنے دنوں کے بعد اُس راجہ کا بیٹا ایک دن اکیلا شکار کو گیا جاتے جاتے ایک
مہابن میں جا نکلا شیر وہاں نظر آیا باگھ[1] کو دیکھ وہ بہت ڈرا گھوڑا وہیں چھوڑا ایک برکھش[2] پر چڑھ گیا اسکے
اوپر دیکھا تو ایک ریچھ بیٹھا ہے ریچھ کو دیکھتے ہی اُسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور کانپنے لگا چاہا کہ بیتاب ہو کر گرے اُسیں
وہ ریچھ بولا کہ اے کنور تو اپنے من میں بھے مت کر میں تجھے کھانے کا نہیں کیونکہ تو میرے سرن آیا ہے میں نے
تجھے جی دان دیا اب تو نس سندیہ[3] ہو کر آنند سے یہاں بیٹھ یہ بات ریچھ سے سن اس کے جی میں جی آیا
اس میں دن بیت گیا اور رات ہوئی تب وہ ریچھ بولا راج پوتر اب رات ہوئی یہ ناہر شترو[4] ہم دونوں کا بیٹا
ہے اسوقت سونا جی کا نقصان ہے بہتر یہ ہے کہ دو دو پہر رات کو آپس میں جاگیں آدھی رات تو جاگ اور
آدھی رات میں جاگوں راج پوتر نے کہا بہت اچھا ریچھ سے کہا پہلے دو پہر رات کو تو سو رہے میں اب جاگتا
ہوں اور دو جام[5] تسا[6] کو تو جاگیو میں سو رہوں گا آپس میں دونوں نے اقرار کیا راج پوتر سو رہا اور ریچھ بیٹھا
اور چوکی دینے لگا اس میں شیر نے ریچھ سے کہا کہ تو میری بات سن اور گیانی مت ہو یہ منش ہمارا بھگشن[7] ہے
اور تو کیوں بکھ کا بیج بوتا ہے اسے نیچے ڈال دے ہم تم دونوں اسے کھائیں گے یہ آدمی ہے اور ہم تم دونوں
بن باسی ہیں ہاتھ کا مانک[8] پھر کر کے ہاتھ نہیں آتا جب یہ جاگ اُٹھے گا اور تو سووے گا تو وہ تیرا سر کاٹ کر
پھینک دیگا اب بھی بہتر ہے کہ میرا کہنا کر پھر اوسر[9] نہ پاویگا آخر کو پچھتاویگا ریچھ نے جواب دیا کہ سن اگیان
باگھ اپنے اوپر اپرادھ لینا اچت نہیں جتنا پاپ راجہ کے مارنے کا ہوتا ہے اور برکھش کے کاٹنے کا اور گرو
سے جھوٹ بولنے کا اور بن جلانے کا اور بسواس گھات کرنے سے اتنا ہی ہوتا ہے سرناگت کے مارنے
سے ان سب کا مہا پاپ ہے اور یہ پاپ کسی سے چھوٹتا نہیں اُس نے میری سرن[10] لی ہے کیا ہوا جو ایک جی

۱ باگھ شیر ۱۲ ۲ برکھش درخت ۱۲ ۳ سندیہ بے فکر ۱۲ ۴ شترو دشمن ۱۲ ۵ جام پہر ۱۲ ۶ تسا رات ۱۲
۷ بھگشن طعام ۱۲ ۸ مانک موتی ۱۲ ۹ اوسر وقت ۱۲ ۱۰ سرن پناہ ۱۲

میں نے نہ کھایا تب باگھ خفا ہو کر بولا کہ تو نے میرا کہنا نہ مانا تو نہ مانا میں بھی تجھے جیتا نہ جانے دونگا اتنے
میں ریچھ کی باری پہونچی اور راج کنور جاگا پھر ریچھ سویا وہ چوکی دینے لگا اس سے بھی یہی بات باگھ نے کہی
کہ بھائی جو میں کہوں سو تو سن بھول کر بھی تو اس سے مت پتیا یہ سو کر جب صبح کو اٹھے گا لگسا کر تجھے کھا جائیگا
یہ مجھ سے کہہ چکا ہے کہ سو کر اٹھوں تو اسے کھاؤں گا اس سے یہ بھلا ہے کہ تو پہلے ہی اس ریچھ کو گرا دے
جو میں اسے کھا جاؤں اور اپنی راہ لوں اور تو بھی سلامت جا اسکے بہودھنے سے یہ باتوں میں آگیا اور
اس ٹہنے کو پکڑ ایسا ہلایا کہ جس سے وہ ریچھ نیچے گر پڑے اس میں اس کی آنکھ کھل گئی ٹہنے سے

یہ تصویر اس مقام کی ہے کہ راج پوتر نے درخت سے ریچھ کے گرانے کا قصد کیا



لپٹ کر رہ گیا اس سے کہا بھیٹ لے پاپی جو تو نے مجھ سے یہ سلوک کیا تیری جان رکھی اور تو مت
میں میرے مارنے کو تیار ہوا اور اب میں تجھے مار کر کھا جاؤں تو تو کیا کر سکتا ہے یہ بات ریچھ کی سنتے ہی
اس کی جان خشک ہو گئی اپنے دل میں جانا کہ اب یہ مجھے مقرر کھا جائیگا اس میں سویرا ہو گیا باگھ اٹھ کر
وہاں سے چلا گیا ریچھ نے اسکے کانوں میں موت دیا اور کہا تجھے جی سے تو کیا ماروں کیونکہ یہاں اب کوئی
تیرا بچانے والا نہیں ہے اس سے اسمرت جانکر تجھے چھوڑ دیتا ہوں یہ کہہ کر ریچھ تو چلا گیا اور وہ گونگا بہرا
ہو وہاں سے بہت گھبرا بیاکل ہو نگر میں آیا راجہ اس کی دسا دیکھ اپنے جی میں چنتا کرنے لگا محلوں میں
جو خبر ہوئی تو رانیاں کوک مار مار رونے لگیں اور کہنے لگیں کہ بھگوان نے یہ کیا ایکت کیا کوئی کہنے لگی کہ اسے
کسی نے چھلا ہے جس سے اس کا یہ حال ہو گیا ہے راجہ نے سوچ کر دیوان سے کہا کہ جتنے گنی لوگ ہیں
جنتر منتر جاننے والے نگر میں ان سب کو بلوا کر دکھاؤ پردھان نے آدمیوں کو بھیج سب سیانوں کو بلوایا

اور ان سے کہا کہ جس میں اسے آرام ہو سو کیا چاہیے وے اپنے منتر جنتر کرنے لگے جس قدر کہ انھوں نے
اس کا اُتارا کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ناچار ان سبھوں نے جواب دیا کہ ہماری بدیا یہاں کچھ کام نہیں کرتی جب
منتری نے یہ دیکھا کہ انھوں کے گن سے کچھ آرام نہ ہوا راجہ سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی کہ مہاراج میرے پتر
کی بہو جو ہے سو بڑی گن ونتی ہے آپ اگیا دیجے تو میں اس کو لے آؤں اور وہ کنور کو دیکھے بھگوان چاہے
تو آرام ہو جاویگا اسکے سوا اور کوئی جتن نہیں راجہ نے کہا تیرے بیٹے کی استری کیا جانے پھر دیوان نے
کہا مہاراج وہ ایک جوگی کی چیلی ہے جوگی نے منتر جنتر سب بدیا اسے سکھادی ہے راجہ نے اگیا دی
کہ لاؤ دیوان سوار ہو اپنے گھر کو گیا وہاں جنتر کار کو بلا سب اوستھا کہی اور کہا کہ میں اس طرح سے راجہ کو
بچن دے آیا ہوں تو استری کا بھیش بنا کر میرے ساتھ چل اُس نے قبول کیا اور استری بھیش بنا ساتھ
ہولیا دونوں سوار ہو کر راجہ کے پاس آئے لوگ پردہ کر کے اُسے محل میں لے گئے درمیان میں ایک قنات
کھینچ لی اور اُس طرف قنات کے لیے بٹھایا راجہ اور لڑکا اور دیوان تینوں قنات کے باہر بیٹھے اور
اُس نے قنات کے اندر سے کہا کہ کنور کو اشنان کروا کپڑے بدلوا چوکا دلوا ایک پٹرا بچھوا بٹھاؤ اور کنور
سے کہا تو ساؤدھان ہو کر بیٹھ اور میں منتر کہوں اور تو کان دیکر سن بھبھیکھن بڑا سور بیر تھا اور دغا کر کے
سری رام چندر جیو سے جا ملا اُس نے راون کا سب راج خراب کیا اپنے کل کا ناس کیا اس گن سے ایک برس
تک اُس نے سر اُٹھایا اور اپنے کیے کا پھل پایا کہ سب کل گنوایا اور بھسماسر نے مہادیو کی تپسیا کر بر پایا اور
انھیں سے بسواس گھات کیا کہ پاربتی کے لینے کی اچھا کی اس کا بھی پھل اُس نے ترت پایا کہ چھن بھر میں
بھسم ہو گیا اور کنور تو متر دروہی اور بسواس گھاتی کیوں ہوا کہ سوتے ہوے ریچھ کو تو نے کیوں ڈھکیلا اُس نے
تو تیرا اپکار کیا تھا تو نے اُسکا بُرا بچارا یہ اس میں تیرا دوش کچھ نہیں ہے تیرے پتا کا دوش ہے اس واسطے
جیسا کہ بیج بووینگے ویسا ہی پھل ہوگا یہ تم نے اپنے پتا کے دُکھ سے دُکھ پایا اتنی بات سنتے ہی کنور سچیت ہو
بول اُٹھا تب راجہ بولا اے سندری تو سچ کہہ تو نے وہ بن کا جانور کیونکر پہچانا یہ سن کر اُس نے جواب دیا
کہ راجہ میں اپنی پہلی پورب اوستھا تیرے سامنے پرگھٹ کرتی ہوں سن جب میں اپنے گرو کے پاس جاتی تھی
تب گرو کی اہت سیوا کرتی تھی گرو نے پرسن ہو ایک منتر مجھے بتا دیا وہ منتر میں نے سادھا تب سے سرسوتی
میرے من بسی ہے اور جیسے میں نے رانی کی جانگھ کا تل پہچانا ویسے ہی بن کے ریچھ کو بھی جانا یہ سنتے
ہی راجہ نے پرسن ہو پردہ درمیان سے دُور کر دیا اور کہا کہ تو سچ سادو بتر ہے تیرے گنون کو اب میں نے جانا

یہ کہہ راجہ نے آدھا راج اُسے دیا اور اپنا منتری کیا اتنی بات کہہ وہ برہمن بولا کہ راجہ بیر بکرماجیت
اس اشلوک کا یہ ارتھ ہے یہ کتھا اُس برہمن سے سُن کر راجہ بیر بکرماجیت نے ہزار گانوں برت کر دیے یہ
باتیں کر کے پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج تجھ میں اتنا گن کہاں اور اس جگ میں بکرم سمان راجہ ہونا مشکل ہے
میں نے تم سے یہ سچ بات کہی اور تو اس سنگھاسن کے جوگ نہیں اُس دن کی بھی ساعت یونہی جاتی رہی
راجہ محل میں داخل ہوا دوسرے دن صبح اُٹھا اشنان پوجا کر دھیان لگا سنگھاسن کے پاس آ کھڑا رہا اور
پردھان کو بلا کر کہا میرا جی چاہتا ہے کہ آج سنگھاسن پر بیٹھوں بہتر ہے کہ دو گھڑیا اچھا مہورت اسوقت مجھے
دیکھ دو دیوان نے کہا کہ مہاراج آپ تو بیٹھیے گا پر یہ پتلیاں آپ آپ کو رو رو مریں گی راجہ ٹھٹک رہا اتنے میں

سندروتی سولھویں پتلی بولی

سُن راجہ میں تجھ سے بچار کر کتھا کا احوال کہتی ہوں کہ اجین نگری میں چھتیس قوم اور چار ذات بستے ہیں
ایک وہاں کا نگر سیٹھ کہ اُسکے گھر اتی دھن تھا اور بڑا پرتاپی تھا نگر کے لوگوں کو بیوپار کرنے کے لیے بہت مایا
دیتا لیتا تھا جو کوئی اُس کے پاس اپنا سوارتھ بچار کر جاتا تھا وہ خالی پھر کر نہیں آتا تھا اس کا ایک بیٹا
رتن سین نام بہت سندر تھا اور رانی بدیادان ماتا پتا کی اگیا میں نس دن رہتا اُس سیٹھ کے من میں آئی
کہ کہیں اچھی کنیاں ٹھہرا اسکا بواہ کر دیں برہمنوں کو بلا دیس دیس کو بھیجا اور کہہ دیا کہ جہاں کہیں اچھی
لڑکی ٹھہرے وہاں کا ٹیکا لیکر تم آؤ گے تو تمھیں بہت کچھ دونگا اور کچھ روپیہ خرچ کو دے بدا کیا برہمن دیس دیس
ڈھونڈھنے لگے اُن میں سے ایک برہمن نے سماچار پایا کہ سمندر پار ایک سیٹھ ہے اور اس کی بیٹی بہت خوبصورت
ہے اسے بھی بر کی تلاش ہے یہ سُن کر ایک جہاز پر بیٹھ سمندر پار گیا وہاں جا کر سیٹھ کا ٹھکانا پوچھکر اُس کے
دوارے پر ٹھہرا اور خبر کی کہ اجین نگری سے ایک برہمن وہاں کے سیٹھ کا آیا ہے یہ خبر سُن اُس سیٹھ نے اُسے
بلایا اور ڈنڈوت کر آسن دے بٹھایا برہمن اسیس دیکر بیٹھا سیٹھ نے پوچھا کس کارج کے لیے آئے ہو سو کہو
برہمن نے کہا ہمارے سیٹھ نے بھیجا ہے لڑکے کی شادی کے لیے اور کہا ہے کہ جہاں کہیں کنیاں اچھے کلین
کی ٹھہرے وہاں کا ٹیکا لیکر ہمارے پاس پہونچو سیٹھ یہ سن کر بولا میری بھی یہی اچھا تھی کہ پتر کی کا بواہ میں کہاں
کروں گا پر بھگوان نے گھر بیٹھے سنجوگ بنا دیا پھر تھوڑے دن تم یہاں آرام کرو میں اپنا پروہت تمھارے ساتھ
کر دونگا وہ لڑکے کو دیکھ ٹیکا جا کر دیگا اور تم بھی اس لڑکی کو دیکھ لو اور وہاں جا کر اس سیٹھ سے کہو کہ اپنی

آنکھوں دیکھ آئے ہیں وہ کتنے دنوں وہاں رہا اُس کنیان کو اپنی آنکھوں دیکھ لیا اور سیٹھ کے برہمن کو ساتھ لے
اجین نگری پھر چلا اُس سیٹھ نے اپنے پروہت سے کہہ دیا کہ ٹیکا دے بواہ کی تیاری جلدی کرنا چنانچہ یہ دونوں وہاں سے
جہاز پر چڑھ کتنے دنوں میں اجین نگری میں آ پہونچے برہمن نے سیٹھ کو خبر دی کہ میں کنیاں ٹھہرا آیا ہوں اور سیٹھ کا
پروہت ساتھ لایا ہوں سیٹھ نے دوسرے روز اُس برہمن کو بُلایا اور لڑکے کو اپنے پاس بٹھا دکھایا برہمن نے
اُسے دیکھ تلک دیا اور ہاتھ جوڑ اپنے سیٹھ کی طرف منتی کر کہا آپ جلدی سے برات لیکر آئیے ہم وہاں جاکر
تیاری کرتے ہیں پھر سیٹھ سے وہ برہمن رخصت ہو کر اپنے ملک کو گیا وہاں جاکر سیٹھ سے یہاں کا سب سماچار
کہا سیٹھ سُن کر بواہ کا سامان کرنے لگا اور اُدھر یہ سیٹھ شادی کی تیاری کرنے میں مصروف ہوا نقار خانے میں
نوبت بجنے لگی گھر میں منگلاچار ہونے لگے طرح طرح کی تیاریاں کیں جتنے کنبے کے لوگ تھے اُن کو نئے نئے
جوڑے پہنا اپنے ساتھ لے جانے کو مقرر کیے ناچ راگ رنگ خوشی سے ہونے لگے اس طرح تمام شہر کی
ضیافت کرتے کرتے برات کی تیاری کرتے بواہ کا دن نزدیک پہونچا اور چونکہ جانا دور کا تھا فکر کرنے لگا کہ عرصہ
تھوڑا رہا ہے سمندر پار ہم اتنے دنوں میں کیونکر جا سکیں گے یہ سُن کر سب اُس کے بھائی بند اندیشہ کرنے لگے
اور خوشی تمام شادی کی بھول گئے اُس میں ایک شخص نے آکر اس سیٹھ سے کہا کہ اس برکنیاں کی پراربدھ ہوگی تو اُس
لگن میں بواہ ہوگا اور میں ایک جتن بتاتا ہوں تم اُسکی فکر کرو بھگوان چاہے تو بن جائے تب اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا
کہ بھائی یا تو بھگوان کے ہاتھ ہماری لجا ہے یا تیرے ہاتھ جس میں ہمارا کام بنے سو تو کہہ تب کہنے لگا کہ کئی مہینے
ہوئے ہیں ایک بڑہئی اڑن کھٹولہ بنا کر راجہ کے پاس لایا تھا اور وہ کہتا تھا کہ اس کھٹولے کا یہ سبھاؤ ہے کہ
اس پر بیٹھ کر جہاں تمھاری اچھا ہو تہاں جاؤ یہ پہونچا دیگا راجہ نے سُن کر اُس کو دو لاکھ روپے دیے اور وہ کھٹولہ
لیا اب راجہ کے گھر میں ہے تم جاؤ راجہ سے مانگو جو تمھیں راجہ دے تو تمھارا سب کام سدھ ہو یہ سنتے ہی وہ
خوشی ہو کر راج دوار پر گیا اور دوارپال سے کہا کہ میری خبر مہاراج سے کرو دربان نے دیوان سے جاکر
عرض کی کہ نگر سیٹھ دوارے پر حاضر ہے آپ کی اگیا ہو تو راجہ کے درشن کو آوے دیوان نے کہا کہ بلا لو دربان
آکر اُسے لے گئے اُس نے جاکر دیوان کو ڈنڈوت کی اور منتی کر کہنے لگا کہ مہاراج کے درشن کو میں آیا ہوں اور
اپنا بڑا ضروری کام لایا ہوں یہ سُن کر منتری نے کہا کہ راجہ محل میں ہے سیٹھ یہ سُن کر بہت اُداس ہوا اور کہا کہ
میرا بڑا کارج تھا کہ لڑکے کی شادی ہے اور جانا سمندر پار اور شادی کے چار دن باقی رہ گئے ہیں اسمیں
جو نہ پہونچ سکوں تو میرے کل کی ہنسی ہوگی سیٹھ سے یہ بات سُن کر دیوان نے راجہ سے جاکر حقیقت ظاہر کی

راجہ نے آگیا دی کہ وہ اڑن کھٹولہ اسے لے جا کر دو اور جو کچھ وہ کہے سب اسکی تیاری کر دو کہ کسی طرح اسکے کام میں بگھن نہ ہونے پاوے پردھان نے کھٹولہ منگوا سیٹھ کو دیا اور کہا کہ جو کچھ سامان تجھے درکار ہو سو کہہ مہاراج کا یہ حکم ہے تب سیٹھ نے کہا کہ مہاراج کی دیا سے اور سب کچھ ہے میری یہی ضرورت تھی اور آپ کی کرپا سے سب کام سدھ ہو گیا مہاجن کھٹولہ لے اپنے گھر کو آیا برہمن کو بلا کر ساتھ لیا لڑکا اور آپ اس پر بیٹھ سمندر پار چلا

سیٹھ کا واسطے طلب اڑن کھٹولے کے راجہ کے پاس آنا اور اسکو لا کر خود مع لڑکے کے سوار ہو کر سمندر پار جانا



تھوڑے عرصہ میں وہاں جا پہونچا اور وہاں جا کر دیکھا تو سارے نگر میں منگلاچار ہو رہا ہے اور سب راہ دیکھ رہے ہیں جب لوگوں نے دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ لے گئے اور جا کر حویلی میں اُتارا اور اپنے سیٹھ کو خبر دی کہ تمھارا سمدھی برات لے آن پہونچا ہے وہ سیٹھ بھی وہاں سے اُسکی ملاقات کو آپ آیا اور دیکھ کر ان تینوں آدمیوں کو اپنے جی میں بہت پچتایا پوچھا کہ کیا سبب ہے جو تم اس طرح سے آئے ہو تب اُس نے بیورا اور سب اوستھا اپنی سنائی سنتے ہی اس سیٹھ نے اپنے گماشتے سے کہا کہ کل بواہ ہے اور آج تم سب برات کی تیاری جلدی کر دو کہ جس میں شہر کے لوگ نہ ہنسیں اُس نے سب تیاری بات کہتے کر دی دوسرے دن برات لے کر یہ سیٹھ شادی کرنے گیا اور بیٹے کا بیاہ کیا اس سیٹھ نے ہاتھی گھوڑے جوڑے پالکی میانے جڑاؤ زیور بہت سا کچھ دان جہیز دیا وہاں سے سب لیکر جہاز میں رکھوا کر آپ سوار ہو اپنے شہر میں آیا اور پھر نئے سر سے شادی رچائی برہمنوں کو بہت کچھ دان دیا اور کچھ جواہر اور پوشاک اور بعضے تحفے تھالوں میں رکھ اور گھوڑے خاصے لیکر راجہ کی نذر کو چلا وہ کھٹولہ جو لے گیا تھا وہ بھی پھیر دینے کے واسطے لے گیا جب دوارے پر پہونچا دوارپالوں سے کہا کہ مہاراج کو میری خبر دو راجہ نے سنتے ہی اُسے بلایا اور جو کچھ وہ لے گیا تھا جا کر سب راجہ کی بھینٹ کیا اور کہا کہ مہاراج

آپ کے پُن پرتاب سے سب کام اچھا ہوا اب اس داس کی بھینٹ آپ کو قبول کرنی ہوگی راجہ سُن ہنسکر بولا کہ میرا یہ سبھاؤ ہے کہ میں دی ہوئی چیز کو پھیر نہیں لیتا یہ کھٹولہ میں نے تجھ کو دیا اور جو کچھ تو تحفہ لایا ہے یہ سب تحفہ اور لاکھ روپے اپنے خزانے سے اور ہم نے تیرے بیٹے کو دیا اس واسطے کہ اُس کی شادی ہوئی ہے غرض یہ سب کچھ عنایت کر کے پان دے اُسے رخصت کیا یہ پرسن ہو اپنے گھر کو آیا اتنی بات کہہ وہ پتلی بولی کہ سُن راجہ بھوج راجہ بیر بکرماجیت کی برابری اندر بھی نہیں کر سکتا تھا اور تو کس گنتی میں ہے جو تو نے اپنا من بڑھایا ہے اِس سے تو باز آ ان باتوں میں وہ بھی دن گذر گیا راجہ محل میں داخل ہوا رات جس تس طرح گذاری پھر جب صبح ہوئی راجہ سنگھاسن پر بیٹھنے کا ارادہ کر کے وہاں آیا تو

سیتوتی سترھویں پتلی بولی

سُن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت سبھا میں اندر سماں بیٹھا تھا اور گندھرپ مدھر مدھر [معنی شیرین ۱۲] سُرون سے گا رہے تھے پاتر [رنڈی ۱۲] نرت [ناچ ۱۲] کر بھاؤ بتا رہی تھیں کہیں بھاٹ کھڑے ہوئے جس برنن [بیان ۱۲] کر رہے تھے کسی طرف برہمن بید پاٹ کر رہے تھے کسی طرف پہل [پہلوان ۱۲] آپس میں جدھ [لڑائی ۱۲] کر رہے تھے اور کسی طرف چیتے کتے سیاہ گوش ہرن مینڈھے میر شکار لیے ہوئے کھڑے تھے اور جتنی تیاری راجاؤں کو چاہیے سب تھیں سبھا میں ایک سے ایک پنڈت چتر اور بیر بیٹھا تھا اور اُن میں راجہ اندر کی طرح بیٹھا تھا اور سب سامان اندر کے اکھاڑے کا سا تھا اس میں راجہ نے چت [دل ۱۲] میں بچار پنڈتوں سے کہا کہ تم ایک بات میری سنو کہ سرگ میں راجہ جو ہے سو مرت لوک کا سب مرم[1] جانتا ہے کہو کہ پاتال کا راجہ کون ہے اور کس جگہ وہ رہتا ہے تب اُن میں سے ایک پنڈت بولا کہ مہاراج پاتال کا راجہ سیس ناگ ہے جس کے ہزار پھن ہیں اور پدمنی رانی اُسکے یہاں ہے اور کبھی سوگ[2] سنتاپ اُس نے نہیں بیاپا[3] آنند سے اچل راج وہاں کا کرتا ہے اور جیسا وہ راجہ سکھی ہے ویسا سنسار[4] میں کوئی نہیں یہ سُن کر راجہ کو اُس کے ملنے کی اچھا[5] ہوئی بیتالوں کو بلا کر کہا کہ مجھ کو پاتال میں لے چلو میں سیس ناگ کے درشن کو جاؤں گا بیتال اُٹھا کر پاتال کو لے گئے اور سیس ناگ کا دور سے مندر دکھا دیا راجہ نے دور سے دیکھ کر بیتالوں کو بدا کیا اور آپ مندر کو چلا جب جا کر اُسکے پاس پہونچا دیکھے تو وہ کنچن[6] کا مندر رتن[7] جڑے ہوئے جگمگا رہے ہیں اور ایسی اُسکی جوت ہے کہ

۱۔ بھید جانتا ہے ۱۲ ۲۔ رنج دکھ ۱۲ ۳۔ اثر کرنا ۱۲ ۴۔ دنیا ۱۲ ۵۔ خواہش ۱۲ ۶۔ کنچن طلا ۱۲ ۷۔ رتن ہیرا ۱۲

راجہ کا واسطے ملاقات سیس ناگ کے پاتال میں جانا



جس میں روشنی کے سوا رات دن کچھ معلوم نہیں ہوتا دوار (دروازہ ۱۲) دوار پر کنول کے پھولوں کی بندرواریں بندھی ہوئی ہیں اور گھر گھر آنند ہو رہے ہیں راجہ دیکھ کچھ ڈرتا ڈرتا کچھ خوشی خوشی دوارے پر کھڑا ہوا اور وہاں کے دواریالوں سے ڈنڈوت کر کہا کہ مہاراج کو ہمارا سماچار پہونچاؤ اور کہو کہ مرت لوک سے ایک راجہ آپ کے درشن کو آیا ہے دربان راجہ کی خبر دینے گیا اور یہ دوار پر کھڑا کہتا تھا کہ دھن بھاگ ہیں میرے کہ میں یہانتک آپہونچا ہوں اور چاروں طرف سے رام کرشن رام کرشن کی آواز آتی تھی اور راجہ کے مندر سے بین کی دُھن کان پڑتی تھی جب دربان راجہ کے سنمکھ جا پرنام کر ہاتھ جوڑ کھڑا ہوا راجہ نے اُس کی اور ڈرشٹ (نظر ۱۲) کی اُس نے کہا مہاراج ایک منش دوارے پر کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ مرت لوک سے آیا ہوں دُوارے کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہے بلکہ جس جس کو دیکھتا ہے اُس کو بھی آپ کے درشن کی ابھلاکھا (آرزو ۱۲) ہے جس سے نہایت بے چین ہے یہ بات سنتے ہی سیس ناگ اُٹھ کر دوارے پر آیا راجہ نے دیکھتے ہی شٹ انگ پرنام کیا اُس نے ہنس کر اسیس دی اور پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہے اور کون سا دیس ہے راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا سوامی بکرم بھوپال میرا نام ہے اور مرت لوک کا راجہ ہوں آپ کے چرن درشن کی مجھے اچھا تھی سو میرے من کی اچھا پوری ہوئی آج مجھے کروڑ جگ کا پھل ہوا اور کروڑوں دان کیے کا پن اور دھن بھاگ ہیں میرے جو آپ کے چرن کنول کے درشن ہوئے بلکہ چونسٹھ تیرتھ نہانے کا مجھے پھل ہوا بکرم کا نام سنتے ہی سیس ناگ نے ملاقات کی اور ہاتھ پکڑ اپنے مکان میں لے گیا اچھی جگہ بٹھا کھیم کشل (خیریت ۱۲) پوچھی راجہ نے کہا مہاراج کے درشن سے سب

آنند ہیں پھر کہا تم کس کارن یہاں آئے ہو اور آتے ہوئے پنتھ میں تم نے بہت کشٹ پایا بکرم بولا کہ پھن ناتھ
میں نے جو کشٹ پایا سو سب تمہارے درشن کیے سے بسرے پھر راجہ کے رہنے کے لیے ایک اچھا استھان دیا اور
بہت سے لوگ ٹہل کرنے کو دیے اور اُن لوگوں سے کہدیا کہ میری سیوا سے ادھک راجہ کی سیوا جاننا اس طرح
سے پانچ سات دن راجہ بکرم وہاں رہا بعد اُسکے ایک دن ہاتھ جوڑ کر کہا پرتھی ناتھ مجھے بدا کیجئے تو میں اپنے نگر میں
جاؤں اور وہاں بیٹھ کر آپ کا گن گاؤں تب سیس ناگ نے ہنس کر کہا کہ اب راجہ تمھیں گھر جانے کی اچھا ہوئی ہے
کچھ پرشاد ہم تمھیں دیتے ہیں تم لیتے جاؤ یہ کہکر چار لعل منگوا راجہ کو دیے اور اُنھوں کا گن کہنے لگا ایک رتن کا یہ سبھاؤ
ہے کہ جتنا گہنا چاہو گے تمھیں دیگا اور دیتے چھن بھر بلنبھ نہ کریگا اور دوسرے لعل کا یہ سبھاؤ ہے کہ ہاتھی گھوڑے
پالکیاں جتنے تم منگاؤ گے اُتنے ہی اس سے پاؤ گے اور تیسرے لعل کا یہ گن ہے کہ جتنی لچھمی چاہو گے اتنی ہی
یہ دیگا اور چوتھے رتن کا یہ پربھاؤ ہے کہ ہر بھجن اور ست کرم کرنے کی جتنی اچھا رکھو گے اتنی ہی یہ پوری کرے گا
اسی طرح چاروں لعلوں کا گن راجہ سے سمجھا کر کہا اور بدا کیا راجہ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو کہنے لگا مہاراج آپ کے گن کی
ایمان نہیں دے سکتا پر آپ مجھے داس سمجھ کر کرپا رکھئے گا یہ کہہ کر راجہ وہاں سے رخصت ہوا اور بیتالوں کو بلا
سوار ہو اپنے نگر کو آیا جب ایک کوس نگر رہ گیا بیتالوں کو چھوڑ آپ راجہ پاؤں پاؤں شہر کو چلا دیکھتا کیا ہے کہ
ایک دربل بھوکا برہمن چلا آتا ہے جب وہ پاس آیا اُس نے کہا کہ میں بھوکا ہوں کچھ مجھے بھگشا دو جو میں جا کر
اپنے کٹم کو پالوں یہ سنتے ہی راجہ چنتا کر اپنے من میں کہنے لگا کہ اس برہمن کو اس میں سے ایک لعل دوں یہ بچار
کر برہمن سے کہا کہ دیوتا میرے پاس چار رتن ہیں اور چاروں کے یہ یہ گن ہیں جو تو ان میں سے چاہے وہ میں
تجھے دوں برہمن نے کہا کہ پہلے اپنے گھر ہو آؤں تب تم سے کہوں یہ کہہ کر برہمن اپنے گھر کو گیا اور راجہ وہاں کھڑا
رہا وہ گھر میں جا کر اپنی استری اور پتر کی بہو سے کہنے لگا کہ اُن چاروں لعلوں کا یہ بیورا ہے اُن تینوں میں سے
اُسکی برہمنی بولی کہ سوامی تم وہ لعل لے لو جو لچھمی دے اور خیال من سے اُٹھا لو کیونکہ لچھمی سے سب ملتے ہیں اور
سب بہاتے ہوتے ہیں سب ادیا دو دھرم گیان نیم پن دان یہ سب لچھمی سے ہوتا ہے اُس سے تم اور طرف
چت مت ڈلاؤ جا کر لچھمی لے آؤ پھر اُسکا پتر بولا کہ لچھمی کس کام کی ہے جو ساتھ سامان نہ ہو اور جو سامان ہو
تو راجہ کہاوے اور سب کوئی سر نواوے سرانجام ہو تو درجن ڈریں اور سنسار میں سوبھا پاوے جو لچھمی ہوئی اور جگ
میں سوبھا نہ پائی تو اس پرکھ کا جنم بنا نرپھل ہے تم وہ لعل لو جو سنسار میں سوبھاوے اتنے میں بیٹے کی بہو بولی کہ
تم وہ لعل لو جو آبھوشن دے کہ زیور کے پہنے سے استری اچھی معلوم ہو جو رانڈ پہنے تو اتی سندری دکھائی دے

اور بپتا[1] پڑے تو بیچ بیچ بہت سادھن لے اور جتنا مانگو گے اتنا اُس سے پاؤ گے اور جیت بہت مت ڈلاؤ
پرشن ہمارا باؤلا ہے اور ساہو[2] بدھ ہین ہے اِس سے مصر تم سگیانی ہو اور تم سے میں کہتی ہوں کہ تم وہی لعل
لے آؤ جو میں نے تم سے کہا ہے اُس سے سب کچھ پاؤ گے یہ سُن کر برہمن بولا کہ تم تینوں بورائے[3] ہو اور میری اچھا
سوائے دھرم کے اور کسی پر نہیں کیونکہ دھرم سے سنسار میں آدمی راج پاتا ہے اور دھرم سے سب کام سدھ
ہوتے ہیں اور دھرم سے جگت میں جس ہوتا ہے اور دھرم کرنے سے دیکھو کہ راجہ بل نے پاتال کا راج پایا اور
دھرم سے راجہ اندر نے سرگ میں اندراسن پایا اور دھرم سے یہ کایا امر[4] جاتی ہے گربھ باس چھوٹ جاتا ہے اس سے
تم دھرم مت ڈلاؤ میں بھی اپنا ست نہ چھوڑونگا اس میں جو ہو سو ہو اسی طرح چاروں سے چار مت کی باتیں
کہیں ایک کی ایک نے نہ مانی تب وہ برہمن پھر کر راجہ کے نکٹ آیا اور آکر سب حوال سنایا کہ مہاراج میں گھر کو گیا
پر بات کچھ نہ بن آئی اپنی اپنی سب کوئی کہتا ہے اور ہم چاروں کی چار مت ہیں اور آپ نے یہاں کھڑے ہو کر
ہمارے لیے دُکھ پایا پر ہمارا متا[5] بن نہیں آیا یہ سُن راجہ نے کہا کہ مہاراج تم اپنے چت میں نراس ہو کر اُداس نہ ہو
چاروں لعل تم اپنے گھر لے جاؤ میں تمھیں دیتا ہوں کیونکہ جس میں تمھارا کُٹم بھی پرشن ہو اور تم بھی ہمارا اسی میں
کلیان ہے ندان راجہ نے چاروں لعل خوش ہو کر برہمن کے ہاتھ دیے برہمن انکو لیکر اسیس دیکر اپنے دھام کو گیا
سُن راجہ بھوج راجہ بیر بکرماجیت بھی اپنے مندر کو آیا اور دیتے دان کچھ بلنبھ نہ لایا ایسا دانی اب کلجگ میں کون
ہے جو اُس کے سمان دان دے وہ اس پر بیٹھے نہیں تو نرک باس پاوے ابھی تو اپنے جی میں مت اکتا دھیرج
دھر اور آگے کتھا سن جو راجہ نے ساہس اور دان کیے ہیں یہ بات پتلی کی سُن کر راجہ سنگھاسن کے پاس سے
اُٹھ کر گھر میں آیا ساری رات سوچ اور چنتا میں گنوائی صبح ہوتے اشنان پوجا کر کے بیٹھا کہ اتنے میں دیوان پردھان
آکر حاضر ہوئے سب کو ساتھ لے سنگھاسن کے پاس جا چاہا کہ پانوں اُٹھا کر دھرے کہ

روپ ریکھا اٹھارھویں پتلی

ہا ہا کھا کر اٹھی اور کہا کہ راجہ مجھ پر دیا کر پہلے میری بات سُن پیچھے جو اچھا میں آوے سو کر تب راجہ بولا تو کہہ جو تیرے
چت میں ہے وہ پتلی بولی سُن راجہ بھوج ایک دن دو سنیاسی آپس میں جوگ کی ریت سے جھگڑتے جھگڑتے بیر بکرماجیت کے
پاس آئے اور کہا کہ مہاراج ہم دونوں بیادھی[6] ہیں اس کا نیاؤ آپ چکا دیں آپ دھرم آتما راجہ ہو یہ سمجھ کر ہم آئے ہیں

(انصاف ۱۲) (آخر کار ۱۲) (مکان ۱۲)

[1] بپتا مصیبت ۱۲ [2] ساہو بہت کم عقل ۱۲ [3] بورائے باؤلے ۱۲ [4] امر زندگی دوام ۱۲ [5] متا صلاح ۱۲ [6] بیادھی تکرار کنندہ ۱۲

راجہ نے کہا مجھے سمجھا کر تم ظاہر کرو کس بات پر تم جھگڑتے ہو ان میں سے ایک جتی[1] بولا کہ مہاراج میں کہتا ہوں کہ من کے بس میں گیان ہے اور من کے بس آتما ہے اور من کے بس دیہ ہے اور مایا موہ پاپ پُن یہ بھی سب من سے ہیں اور جتنی باتیں ہیں یہ من کے تابع ہیں اور من کی اچھا ہی سے سب ہوتا ہے من راجہ ہے تمام سریر کا اور جتنے انگ ہیں سو من کے ادھین[2] ہیں من اُس سے جو کام لیتا ہے سو کرتے ہیں ایک دونوں میں سے جب یہ کہہ چکا تب دوسرا بولا سنو راجہ نشچے[3] کرکے جو میں کہوں گیان جو ہے یہی راجہ ہے دیہہ[4] کا اور من جو ہے اُسکے تابعدار ہیں اور جو گدا چت[5] من اپنا عمل کیا چاہے تو گیان سے اُسکا بس نہیں چلتا من کے قابو میں اندریان[6] وہ چاہے تو اُس سے کرم کرا دے پر گیان نہیں کرنے دیتا جب گیان آتا ہے تو من کو مار کر نکال دیتا ہے اور پانچوں اندریاں بھی گیان کے کھڑگ[7] سے کاٹی ہوئی ہیں جب منش سے من اور اندری کا بکار[8] چھوٹا تربھے[9] ہوا سنسار کی بھو سے اور جوگ سدھ ہوا اور دونوں کی یہ باتیں سن راجہ بولا کہ تم نے جو کہا سو میں سب سمجھا اس کا اتر بچار کر تمھیں دونگا کتنی ایک دیر کے بعد راجہ نے سوچ کر کہا کہ سنو جوگیشر چار تست ایک ساتھ رہتے ہیں اگن جل ہوا خاک ان سے سریر ہے من اسکا سردار ہے من کی مت جو یہ چلے تو گھڑی بھر میں ناس کر دے پھر ان پر گیان بلی ہے من کا بکار ہونے نہیں دیتا اور جو گیانی ہیں اُنکی کایا بنشٹی[10] نہیں پاتی وہ اس سنسار میں امر ہیں اور جبتک جوگی گیان سے من نہ جیتے تب تک اسکا جوگ سدھ نہیں ہوتا یہ باتیں راجہ کی جوگیوں نے سُن اپنے من کا ہٹ چھوڑ دیا ایک جوگی نے پرشن ہوکر راجہ کو ایک کھریا کا ڈھیلا دیکر کہا کہ اس میں یہ گن ہے جو اس سے دن کو لکھو گے سو رات کو پرتکش دیکھو گے یہ کہہ کر جوگی دونوں چلے گئے راجہ نے اپنے جی میں اچرج مانا کہ یہ بات کس طرح سے ست[11] ہوگی تب راجہ ایک مندر خالی کروا اور جھڑوا لیپوا اکیلا اس گھر میں جا بچھونا بچھوا کیواڑ بند کر دیواروں پر مورتیں لکھنے لگا پہلے کرشن جی کی مورت لکھی پھر سرستی کی پھر دیوتاؤں کی اتنے میں شام ہوئی اور یکبارگی جے جے شبدہ ہونے لگا جو جو دیوتا لکھے تھے سو صاف دیکھتے دیکھتے ہی راجہ کے موہت ہوگئے اور جو جو باتیں وہ آپس میں کرتے تھے راجہ سب سنتا اور دیکھتا تھا لیکن بھے سے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اتنے میں پربھات ہوا اور دیوتاؤں نے اُٹھ اُٹھ اپنی راہ لی اور وہ مورت رہ گئیں پھر راجہ نے دوسری طرف دیوار میں ہاتھی گھوڑے پالکی اور رتھ اور فوج یہ سب کچھ لکھا جب شام ہوئی تو وہ سب حاضر ہوے راجہ دیکھ دیکھ اپنے جی میں

---

[1] جتی معنی فقیر ۱۲ [2] ادھین تابعدار ۱۲ [3] نشچے راست ۱۲ [4] دیہہ بدن ۱۲ [5] گدا چت کبھی ۱۲ [6] اندریان اربع عناصر ۱۲ [7] کھڑگ تلوار ۱۲ [8] بکار تلوار ۱۲ [9] تربھے بیخوف ۱۲ [10] بنشٹی دونا ۱۲ [11] ست سچ ۱۲

پرسن ہوتا تھا اور جوگی کو یاد کرتا تھا کہ مجھے یہ پدارتھ دے گیا جب بھور ہوئی تب وہ چتر کا چتر رہ گیا تیسرے دن
راجہ نے پہلے ایک مردنگی لکھی پھر گندھرپ لکھا پھر اچھرا کھینچیں تال بین رباب تنبورا مورچنگ پناک بانسلی
کرتال الغوزہ ایک ایک ساز ایک ایک مورت کے ہاتھ دے لکھی جب شام ہوئی تب پہلے ایک شبدہ ہوا
اور گندھرپ سنگیت شاستر کی ریت سے گانے لگے اور سب ساز سر دن کے ساتھ کمل باجنے لگے اور وہ اچھرا
نرت کرنے لگیں اور بھاؤ بتانے اس طرح راجہ ہمیشہ انند سے رات کاٹتا تھا اور دن کو یہی لکھتا تھا اسی طرح سے
وہ رات دن وہا تیبت کرتا تھا اور نو اس میں نہیں جاتا تھا رانیوں کے جی میں چنتا ہوئی کہ راجہ کس کارن
محل میں نہیں آتا اور جدے مندر میں رہتا ہے اسکا کیا سبب ہے یہ معلوم کیا جاہیے یوں رانیاں آپس میں
متا ٹھان راجہ کے کھوج لینے کو تیار ہوئیں اور اُن میں سے چار رانیاں آپس میں بچار کر کے کہنے لگیں کہ ہمارا جینا
بھی دھرکار ہے اور جنم بھی ہمارا دھرکار ہے کہ راجہ ہمیں چھوڑ وہاں بیٹھ رہا ہے اور ہم یہاں برہ سے دکھ پاتے ہیں
اتنے دنوں تو ہم نے دکھ بھرا پر اب ایک چھن بھی بن پریتم نہیں رہا جاتا یوں بچار کر جس مندر میں راجہ بیٹھا کوتک دیکھ رہا تھا
یہ بھی وہاں جا پہونچیں ہاتھ جوڑ بنتی کر کے کہنے لگیں مہاراج ہم سے کیا اپرادھ ہوا ہے جو آپ ہماری سرت بسار
یہاں بیٹھ رہے ہیں یہ سُن راجہ ہنس کر بولا سنو سندریو تمھیں کس نے بتایا اور کس کارن تم یہاں آئیں کیا کسی نے کچھ



یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ جہاں راجہ ناچ دیکھتا ہے

کہا ہے کہ تمھارا کچھ ملین ہو رہا ہے راجہ کی یہ بات سُن سُن رانیوں نے کہا سوامی جو بات ہے آپ کے

سُکھ بِرکاش کرتے ہیں راجہ نے کہا کہ اچھا کہو تب انھوں میں سے ایک رانی جو چتر تھی سو بولی راجہ ہم ابلا ہیں
اور کبھی کچھ نہیں دیکھا سُکھ ہی میں عمر گنوائی اب برہ میں کام کے بس دن ہمیں دُبھے ہے سو یہ دُکھ سوائے تمھارے ہم
کس سے کہیں اس بتھا سے ہمیں بچاؤ اور آپنے ہم سے بچن دیا تھا کہ ہم تمھیں بیٹھنے نہ دینگے سو اتنی مدت سے تم نے
ہمیں بسار دیا اتنے دنوں تک جس طرح ہوا ہم نے بھوگ بھرا پر اب ہم میں بل نہیں اس طرح باتیں کرتے ہوئے صبح
ہو گئی اور وہ مورتیں نقش دیوار ہو گئیں تب رانیوں نے کہا مہاراج جب سے تم نے مندر چھوڑا ہے دکھ سے یہی دسا نو اس
کی ہو رہی ہے اور اُن رانیوں کا پاپ آپکو لگتا ہے کیونکہ سب آپ ہی کے آسرے میں ہیں سُن سُن یہ باتیں راجہ ہنسکر
بولا کہ اب تم جی میں پرسن ہو جو تم کہو سو ہم کریں اور جو تم مانگو سو ہم دیں رانیاں خوش ہو کر بولیں مہاراج ہمارے
مانگنے سے جو تم دو تو ہم مانگیں راجہ نے کہا جو مانگو گی سو ہم دیں گے رانیوں نے کہا یہ کھریا جو آپ کے ہاتھ میں
ہے ہمیں دو سنتے ہی راجہ نے آنند سے حوالے کی رانیوں نے لے لی اور چھپا رکھی پھر سوار ہو ہوا اپنے محل میں
آئیں اور راجہ بھی اگر داخل ہوا اپنا راج کاج کرنے لگا اتنی کتھا کہہ روپ ریکھا پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج ایسا
پدارتھ دیتے راجہ نے بلنبھ نہ کیا اور ایسی بدیا تو کہاں پاویگا اور جو پاویگا تو تجھ سے نہ دی جاویگی اس سے اِس
آسن کے بیٹھنے کا تو دعویٰ چھوڑ دے میں تجھ سے سچ کتھا کہتی ہوں تو راجہ اس جوگ نہیں وہ بھی ساعت
گزر گئی راجہ اُٹھ کر وہاں سے محل میں داخل ہوا تمام رات سوچ میں گزر گئی صبح کو اٹھ اشنان پوجا سے فراغت ہو
پھر اُسی مکان میں آیا سنگھاسن کے پاس کھڑا ہو چاہا کہ پانوں اٹھا کر دھرے اُسمیں

تارا اُنیسویں پتلی

کھلکھلا کر ہنسی اور کہنے لگی کہ اے راجہ اگیانی باورے پہلے میری بات سن پیچھے اور بچار کر جو تو اس سنگھاسن پر
چرن رکھے گا تو اپرادھی[1] ہوگا مجھ پر یک دیا تھا راجہ بیر بکرماجیت نے تو اپنے جی میں کیا بچارا ہے جو ارادہ کرکے آیا
ہے میرا ہرد جو ہے کنول ہے اور مدھکر[2] بیر بکرماجیت تھا تو گوبر کا کیڑا مجھ پر پانوں کس طرح رکھے گا راجہ بولا سُن
بالا[3] تو نے مجھے گوبر کا جی کیونکر جانا پتلی بولی سن راجہ بھوج ایک دن کی کتھا ایک برہمن سامدرک نام سامدرک پڑھا
ہوا تھا بن میں چلا جاتا تھا اُسکے برابر دنیا میں کوئی اور پنڈت نہ تھا اینگ اینگ بھید بہر سے جانتا تھا اُس نے
دریافت کیا کہ اس رستے کوئی آدمی گیا ہے جب اُس نے نشان پانوں کے دیکھے تو اس میں اور دھ دیکھا اور کنول کا چنھ نظر آیا

[1] اپرادھی گنہگار ۱۲ [2] مدھکر بھنورا ۱۲ [3] بالا استری ۱۲

تب وہ اپنے جی میں بچارا کہ کوئی راجہ ننگے پانوں اس راہ سے گزرا ہے اسکو دیکھنا چاہیے کہاں گیا ہے یہ بچار اُن پانوں کے
نشان دیکھتا ہوا جب کوس بھر جا پہونچا تو اُس نے دیکھا کہ ایک آدمی درخت سے لکڑیاں توڑ کر گٹھری باندھ رہا ہے برہمن
اُسکے پاس جاکر کھڑا ہوا اور پوچھا کہ تو یہاں کب سے آیا ہے وہ بولا کہ مہاراج دو گھڑی رات رہے سے آیا ہوں تب برہمن نے
پوچھا کہ تو نے کسی کو اِس راہ سے جاتے دیکھا کہ نہیں اُس نے کہا کہ میں جس وقت سے آیا ہوں اِس بن میں منش کا تو کیا ذکر
کوئی پنچھی بھی نظر نہیں آیا پھر اُس برہمن نے کہا کہ دیکھوں تیرا پانوں اُس نے آگے رکھدیا اور برہمن نے سب چنھ دیکھے
دیکھ کر اپنے جی میں سوچنے لگا کہ یہ سبب کیا ہے کہ یہ سب لچھن اس میں راجہ کے ہیں اور یہ اتنا دکھی کیوں ہے، پھر اُس نے پوچھا
کہ کتنے دنوں سے یہ کام کرتا ہے اُس نے کہا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تب سے یہی اودم (پیشہ ۱۲) کرکے کھاتا ہوں اور
راجہ بیر بکرماجیت کے نگر میں رہتا ہوں برہمن نے پوچھا کہ تو بہت دکھ پاتا ہے وہ بولا مہاراج یہ بھگوان کی اچھا ہے کہ
کسی کو ہاتھی پر چڑھاوے اور کسی کو پیدل پھراوے کسی کو دھن دولت بن مانگے دے کسی کو بھیک مانگے ٹکڑا نہ ملے کوئی سکھ
سے چین کرتا ہے کوئی دکھ سے بورا ہا ہے بھگوان کی گت (مصلحت ۱۲) جانی نہیں جاتی کون روپ کس روپ میں چاہے اور جو کرم میں
لکھدیا ہے سو منش کو بھگتنا پڑتا ہے دُکھ سکھ اُس کے ہاتھ ہے اسمیں کسی کا کچھ زور نہیں چلتا اُس سے یہ باتیں سُن اور
دو چنھ دیکھ برہمن نے اپنے جی میں اچرج مانا کہا کہ میں نے بڑی محنت سے بدیا پڑھی ہے سو میرا پرشرم (محنت ۱۲) برتھا گیا اور سامدرک جو
بدھ لکھی ہے پورش کے لچھن دیکھنے کی سو جھوٹ ٹھہری اور یہ عمر اپنی بیفائدہ گنوائی یہ کہہ من ملین ہو بچار کرتا راجہ کے پاس
چلا کہ جاکر اسکا بھی پانوں دیکھوں کہ اسمیں بھی نشان ہے یا نہیں اور جو لچھن پوتھی پرمان نہ ملیگا تو سب پوتھیاں پھاڑ
جلا سنیاسی ہو تیرتھ جاترا کو چلا جاؤنگا پھر سنسار سے کچھ ارتھ نہ رکھونگا کیونکہ اتنی مدت کی محنت جھوٹ کرم کے پیچھے گنوائی
تو آگے سنسار میں کیا پھل ملیگا اس سے بھگوت بھجن کرنا اچھا ہے اس لیے کہ سوارتھ نہ ہو تو پرمارتھ تو ہوگا یوں بچار
کرتا راجہ کے پاس گیا راجہ کو آسیس دی راجہ نے ڈنڈوت کر کہا کہ برہمن دیوتا تم اتنے من ملین کیوں ہو کیا دکھ تمھارے
من میں ہے اپجا ہے مجھ سے کہو برہمن نے کہا راجہ تو پہلے اپنا چرن مجھے دکھلا جو میرے دل کا سندیہ جاوے راجہ نے
اپنا پانوں دکھلایا اور اُس نے کچھ لچھن اس میں نہ پایا دیکھ سیس نوا چپ ہو رہا وہ اپنے جی میں کہنے لگا کہ اب پوتھیاں
سب جلا سنسار کو تیاگ بیراگ لے دیس بدیس پھروں یہ بچار اپنے جی میں کر رہا تھا راجہ نے کہا کہ پنڈت تو کیا کرودھ
کر سر ڈالے بیٹھا چپ ہو رہا ہے اپنے من کی بات مجھ سے کہہ تو نے اپنے من میں کیا ٹھانی ہے برہمن بولا سنو مہاراج
میرے پاس سامدرک پوتھی ہے بارہ برس میں نے پڑھ کر یاد کی ہے سو محنت میری نرپھل گئی اس واسطے سنسار سے
میرا جی اُداس ہوا ہے راجہ نے ہنس کر کہا کہ یہ تو نے پرتکش کیونکر دیکھا وہ بولا مہاراج ایک میں نے بڑا دکھی دیکھا



تصویر پنڈت کی راجہ کا پانوں دیکھتا ہے

کہ اُسکے پانوں میں اُودیکھا اور کنول تھا اور اُس کی یہ روزی تھی کہ لکڑیاں بن سے لاتا تھا اور بیچ کر کھاتا تھا وہ دیکھ کر
میں نے تیرا پانوں جو دیکھا تو کوئی اچھا لچھن نہ پایا اور تو راج سارے نگر کا کرتا ہے اُس میں میرے جی کو کرودھ ہوا ہے
گرنتھ جلا دیس تیاگ کرونگا راجہ نے کہا برہمن سن میں تجھے سمجھا کر کہتا ہوں اور گرنتھ سادھ کے تجھے دکھلاتا ہوں تب راجی
بتیا دیگا کسی کے لچھن گوپت ہوتے ہیں کسی کے پرگھٹ برہمن نے کہا میں کس طرح سے جانوں راجہ نے چھری منگوا تلوے کی
کھال چیر کر لچھن دکھا دیے برہمن نے دیکھا کہ کنول اور اودھر ریکھا ہے دیکھ کر اسکے جی کو سنتوکھ ہوا کہا کہ اے بپر ایسی
بدیا پڑھی ہوئی کس کام آتی ہے کہ جس کا سب بھید معلوم نہ ہوا اس طرح کے لچھن دیکھ برہمن اباک ہوا پھر راجہ کو اسیس دے اپنے
گھر کو گیا اتنا قصہ کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج تو کیا اس جوگ ہوا جو اس سنگھاسن پر بیٹھنے کی اچھا کرتا ہے اور جو
اتنا ساہس کرے سو اس سنگھاسن پر بیٹھے نام دھرم جس آدمی کے جانے سے نہیں جاتا جیسا پھول نہیں رہتا
اور اُس کی سوگندھ عطر میں رہ جاتی ہے یہ سُن کر راجہ کو کچھ چیت ہوئی کہنے لگا کہ یہ سنسار تھر نہیں جیسے ترور کی
چھاں ہے ویسے دنیا کی گت ہے جس طرح چاند سورج آتے ہیں اسی طرح منش کا جینا مرنا ہے جیسے کوئی سپنے
میں کوتک دیکھتا ہے ویسا ہی جگت کا روپ نظر آتا ہے اور منش دیہ دھر کے انیک انیک بھوگ کرے ہے پر سکھ
یہ ہے جو ہر بھجن ہو اتنا گیان راجہ اپنے جی میں بچار وہاں سے اُٹھ اپنے مندر میں گیا رات جوں توں کاٹی پربھات
ہوتے ہی پھر وہاں آن موجود ہوا پتلیوں سے پوچھا کہ اب میں کیا کروں تم مجھ سے کہو تب

چندر جوتی بیسویں پتلی بولی

مہاراج میں آپ کے آگے سمجھا کر کتھا کہتی ہوں ایک دن راجہ بیر بکرما جیت نے خوش ہو کر اس مندنی کے پڑھان کو

اگیا دی کہ یہ کاتک دھرم مہینا ہے اس میں کچھ ہر کا بھجن من لگا کر کیا چاہیے سرد یوتوں کو ٹھاکر کی راس لیلا کر
پردھان نے راجہ کی اگیا پاے دیس دیس کے راجہ اور پنڈتوں کو نیوتا بھیج بلایا اور جتنے نگر کے جوگی تھے اُنکو بھی
خبر دے طلب کیا اور جتنے دیوتا تھے ان کو بھی منتروں سے آباہن[1] کر کے بٹھلایا رہس ہونے لگا اور چاروں اُور
سے جے جے کار کا شبد ہونے لگا اور راجہ ایک ایک کا سستا چار[2] منوہار[3] کر کے بھوجن مال ٹھاکر پرشاد دینے لگا راجہ
نے دیکھا کہ سب دیوتا آئے پر چندرمان نہیں آئے سوچی میں بچار بیتال پر سوار ہو چندلوک گیا وہاں جا سنکھ ہو
ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر کہا سوامی میرا کیا اپرادھ ہے جو آپنے کرپا نہ کی اور سب نے میرے بھاگ پر کرپا کی ہے
تمھارے بن میرا کام ادھورا رہا ہے اب بجے[4] کیجیے اور میرا کام سدھاریے آپ کو دھرم ہوگا مجھے سنسار میں جس ملے گا
جو کدا چت آپ اس میں بلنبھ کیجیے گا تو میں ہتیا دونگا تب چندرمان نے ہنس کر کومل مدھر بچن سے کہا راجہ میں
تجھ سے سپنا کر کہتا ہوں تو اپنے جی میں اُداس نہ ہو میرے جانے سے سنسار میں اندھکار ہو جاویگا اسواسطے میرا جانا نہیں
بنتا ہے تجھے ابلا کھاتی میرے درشن کی سو تیری اچھا پوجی تیرا کام سپھل ہوگا تو اپنے نگر میں جا جو کام تو نے آرنبھ
کیا ہے سو پورن کر اس طرح راجہ کو سمجھا امرت دے بدا کیا راجہ نے سر چڑھا لے لیا اور ڈنڈوت کر اپنے نگر کو چلا راستے
میں دیکھا کہ جم کے دوت ایک برہمن کا پران لیے جاتے ہیں راجہ نے یہ دیکھ درشٹ سے جانا اور اس برہمن کے بھی
پران نے راجہ کو دیکھ دوسرے کہا کہ اس راجہ سے بھینٹ ہے راجہ نے اُس برہمن کی آواز سن کر کہا کہ بھائی تم کون ہو
تب اُن دونوں نے سمجھ کر راجہ سے کہا کہ ہم جم کے بھیجے اجین نگری گئے تھے برہمن کا جی لے اپنے سوامی کے پاس
جاتے ہیں راجہ نے اُن سے کہا کہ پہلے تم اس برہمن کو ہمیں دکھا دو پیچھے اپنے کام کو جاؤ دوت راجہ کو ساتھ
لے نگر میں گئے جہاں اُس برہمن کی دیہہ پڑی تھی وہاں دکھایا راجہ دیکھتے ہی سرنوا اُس برہمن کو اپنے جی میں کہنے لگا
کہ یہ تو ہمارا ہی پروہت ہے راجہ نے دونوں کو باتوں میں لگا نظر بچا وہ امرت اسکے منہ میں ڈال دیا برہمن رام کا



راجہ کا امرت برہمن کے منہ میں ڈالنا

[1] آباہن بلانا ۱۲ [2] سستا چار آدر ۱۲ [3] منوہار بھوجن ۱۲ [4] بجے دیا ۱۲

نام لے اُٹھ کھڑا ہوا راجہ نے پرنام کیا برہمن نے اسیس دی دونوں سے ہاتھ جوڑ بنتی کر کہا کہ یہ جی دان ہیں نے
تم سے پایا یہ دیکھ کر دونوں نے اپنے جی میں اچنبھا کیا کہ یہ راجہ نے کیا کیا ہم جا کر کیا جواب دیں گے یہ بچار کرتے
ہوئے دونوں جم کے پاس جا سب احوال کی ادستھا کہی جم سُن کر چپ ہو رہا راجہ برہمن کا ہاتھ پکڑ اپنے مندر کو لایا
بہت سا دان دے بدا کیا یہ کتھا کہہ پتلی بولی کہ اے راجہ بھوج ایسا پرسوارتھ کر سکے تو اس آسن پر بیٹھ نہیں تو
اس خیال سے درگزر اس طرح وہ بھی لگن گزر گئی راجہ وہاں سے اُٹھ اپنے مندر میں آیا جس تس طرح سے رات کاٹی
صبح ہوتے ہی تیار ہو سنگھاسن کے پاس جا کے کھڑا ہوا چاہا کہ اُٹھا کر پاؤں دھرے تب

انرودھوتی اکیسویں پتلی بولی

لا جہ کیا تو اپنی بڑائی کرتا ہے اور اس نیت کی کون سی برائی ہے پہلے مجھ سے بات سُن لے پیچھے اس پر بیٹھ
مادھو نام ایک برہمن تھا بڑا گنی اسکی تعریف نہیں ہو سکتی جو میں کروں جوگی ہو کر وہ تمام پرتھی میں پھر آیا کہیں
ٹھہر کر رہنے نہ پایا مانو کام کا اوتار تھا استری اُسے دیکھتے ہی موہت ہو جاتی تھی اے راجہ وہ سب بدیا پڑھا تھا
اتی چتر تھا ویسا مرت لوک میں منش کم پیدا ہوتا ہے جس راجہ کی سیوا کرنے جاتا وہاں دن ان اسکا آدر ہوتا اور جب وہ
اپنا گن پرکاش[1] کرتا تب وہ راجہ اُسے دیس سے نکلا دیتا اس طرح سے دیس دیس بھٹکتا ہوا دُکھ پاتا کاما نگری میں
آن پہونچا کام سین وہاں کا راجہ تھا اُسکے یہاں کام کندلا ایک پاتر تھی وہ گویا اُربسی اور تار گندھرپ بدیا میں اتی چتر
تھی وہ راجہ کی سبھا میں نرت کر رہی تھی مادھو بھی اسی راجہ کے دوار پر جا پہونچا دوار پالوں سے کہا کہ راجہ کو
ہمارا سماچار کہو کہ آپ کے درشن کو ایک برہمن آیا ہے ڈیوڑھی دار اُسکی بات سُنی ان سنی کر گئے وہ ہارا ماندہ وہیں
بیٹھ گیا جوں جوں وہاں مردنگ کی آواز اور گانے کی شبد آتی تھی توں توں یہ سر دھن کر کہتا تھا کہ راجہ بھی مورکھ
ہے اور اس کی سبھا بھی کوڑھ[2] ہے جو بچار نہیں کرتا یہی بات پانچ سات دفعہ کہی دوار پال خفا ہو کر برہمن کو دیکھ
راجہ کے ڈر سے کچھ تو نہ کہہ سکے پر راجہ کے سنمکھ جا ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے مہاراج نے جو انکی طرف دیکھا انھوں نے
بنتی کر کہا کہ ایک برہمن بدیسی دور بل دوار پر آ بیٹھا ہے سر ڈلا کر کہتا ہے کہ راجہ کی سبھا کے لوگ اتی مورکھ ہیں جو
گن بچار نہیں کرتے تب راجہ نے ان دوار پالوں سے کہا کہ جا کر اُس سے پوچھو کہ انکو مورکھ تو نے کس لیے کہا
اُنھوں نے راجہ کی اگیا پا پور[3] پر آئے برہمن سے پوچھا کہ مہاراج نے اگیا کی ہے انکے گن میں کیا دوش ہے
وہ تم بتاؤ تو ہم تمھاری بات سچ جانیں اُس نے کہا کہ بارہ[12] آدمی چار چار تین طرف میں کھڑے ہوئے مردنگیں

---

[1] پرکاش ظاہر ۱۲ [2] بیوقوف ۱۲ [3] دروازہ ۱۲

بجاتے ہیں تن میں پورب مکھ والے ہیں ایک مردنگی کا انگوٹھا نہیں ہے اس سے سم پر تھاپ ہلکی پڑتی ہے اس سے میں نے سب کو کوڑھ کہا ہے نہ مانو تو تم جاکر دیکھ لو وے دوڑتے ہوئے راجہ کے پاس آئے سب باتیں سنائیں راجہ نے پورب مکھ کے چاروں مردنگیوں کو بلایا ایک ایک کا ہاتھ دیکھا تو ان میں ایک کا انگوٹھا موم کا بنا ہوا تھا یہ تماشہ راجہ دیکھ پرسن ہوا اور اُس برہمن کو بلایا وہ جاکر سکھ ہوا راجہ نے ڈنڈوت کی اور اس نے آسیس دی پھر سستا چار کر گدی پر بٹھلایا جیسے بستر بھوشن آپ پہرے تھا ویسے ہی منگا برہمن کو پہنائے اور کام کندلا کو بلا گیا کی کہ یہ مہا گنی ہے اسکے آگے تم اپنا گن پرکاش کرو جس میں یہ پرسن ہووے کام کندلا راجہ کی آگیا پاے اپنا گن ظاہر کرنے لگی سنگیت نرت کا ارنبھ کیا شیشے رنگ کے بھرے ہوئے سر پر رکھ منھ سے موتی پروتی ہاتھوں سے بٹے اچھالتی ہوئی ناچنے لگی سب ساز سُر بلائے ہوئے ناچتی تھی اس میں پھولوں و عطر کی خوشبو پاکر ایک بھونرا اُڑتا ہوا اُس کی کچ کی بھٹنی پر بیٹھا اور ڈنک مارا اُسکے بدن میں پیر ہوئی تب اُس نے بچارا کہ جو کچھ بھی حرکت کرتی ہوں تو تال بھنگ ہوگا اور میرے گن کی ہنسی ہوگی اتنا جی میں سوچ بھنڈار دیا کر سانس روک کچ کی راہ نکالی پون لگتے ہی وہ بھونرا اڑ گیا مادھو اس گن کو دیکھتے ہی موہت ہو بولا دھن ہے تجھے اور تیرے کرتب کو یہ کہہ

عین ناچ میں کام کندلا کی چھاتی پر بھونرے کا بیٹھ کر کاٹنا اور اسکا بھنڈار دیا کر اُس کا اُڑا دینا



پرسن کر بستر آبھوشن جو راجہ نے دیے تھے سب اتار دیے یہ دیکھ راجہ اور متر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو اس برہمن نے کیا مورکھتائی کی ہے کہ بیشیا کو کپڑے اور تمام جواہر ایک دن میں بخشدیا یہ ذات کا بھکاری یہاں ہمارے آگے سخاوت دکھاتا ہے راجہ نے خفا ہو کر برہمن سے پوچھا کہ تو اس کے کس گن پر ریجھا وہ میرے آگے بیان کر برہمن نے کہا سُن راجہ کوڑھ تو بھی ہے تیری سبھا بھی کوڑھ ہے تیری سبھا میں ایسا گن پرکاش کرے اور کوئی گن کا بچار نہ کرے

اس کی کچھ پر بھونرا آن بیٹھا تھا سو اس نے اپنی سانس روک کچ کی راہ نکال اسے اُڑا دیا یہ کام دیکھ میں نے سب کچھ بخش دیا مادھو نے جب یہ بات کہی تب راجہ بحبت ہو رہ گیا اور کچھ راجہ سے بن نہ آیا کہا کہ اسی وقت میرے نگر سے نکل جا جو سنوں گا کہ تو اس نگر میں ہے تو میں بندھوا کر دریا میں ڈبوا دونگا تب مادھو نے کہا کہ مہاراج مجھ سے ایسا کیا اپرادھ ہوا ہے جو آپ مجھے دیس نکالا دیتے ہیں راجہ نے کہا کہ میں نے جو کچھ تجھے دیا تھا سو تو نے میرے ہی آگے دان کر دیا میرے پاس دینے کو کچھ نہ تھا جو تو نے دیا یہ سن کر مادھو ملین ہو راج سبھا سے نکل باہر جا ایک درخت کے نیچے بیاکل کھڑا ہوا اپنے جی میں کہنے لگا کہ ماتا بیٹے کو بکھ دے اور پتا نیر کو نیچے اور راجہ سربس لے تو کوئی سرن کس کی لے پھر کہنے لگا کہ راجہ نے تو مجھے نکالا اب میں کہاں رہوں اینک اینک بھانت کی چنتا کر کام کندلا نام لے لے روتا تھا اور ادھر کام کندلا بھی راجہ سے بہانہ کر بدا ہوئی اور ایک آدمی دوڑایا کہ یہ برہمن جانے نہ پاوے اُسے لے جا کر میرے مکان میں بٹھا دو وہ آدمی گیا اور برہمن کو لے جا کر اُسکے مندر میں بٹھلا دیا ادھر سے یہ بھی ترت جا پہونچی دونوں آپس میں بیٹھ کر پریم کی باتیں کرنے لگے تب اُس برہمن نے کہا کہ مجھے راجہ نے دیس سے نکالا دیا ہے اور تو نے اپنے گھر میں آ بلا بٹھلایا جو یہ بات راجہ سنے گا تو میرا پران جاۓ گا تو میں دکھ سے چھوٹونگا پر تجھے بھی راجہ اب کشٹ دیگا اس سے ایسی بات کرنی اچت نہیں ہے کہ اپنی جان جاۓ اور جگ ہنسائی ہو پریم جو ہے سو دکھ کی کھان ہے جس نے پریم کے پھندے میں پانوں دیا اس نے کبھی سُکھ نہ پایا یہ باتیں مادھو کی سُن کر کام کندلا نے کہا کہ اب تو میں اس پنتھ میں آئی جو کچھ کرے سو بھگوان کرے اتنا کہہ ساز ناچ منگوا اپنی بدیا ظاہر کرنے لگی جتنی بدیا اُسے یاد تھی اتنی جب پرکاش کر چکی تب مادھو نے انھیں جنتروں کے ساتھ اپنا بھی گن سب کر دکھایا جب رات تھوڑی سی رہ گئی تب کام کندلا نے کہا کہ تم نے سرم بہت کیا چل کر آرام کیجیے یہ کہہ کر مادھو کو رنگ محل میں لے گئی اور جتنی خوشی کی باتیں تھیں سب کیں جب گجر بجا دونوں کے جی میں رات کی بات یاد آئی سدھ بدھ جاتی رہی گھبرا کر مادھو نے کہا سن سندری رات تو آنند سے نباہی اور اب جو میں یہاں رہونگا تو دونوں کے پران جائیں گے اس لیے کچھ جتن کیجیے جس میں نزدوند آنند سے رہیں میں نے ایک بات جی میں بچاری ہے کہ اب میں یہاں سے جاؤں اور کچھ اپاۓ کر آ تجھے بھی یہاں سے لے جاؤں تو اپنا جی مضبوط رکھ میں ضرور آ کر تجھ سے ملونگا یہ بچن میں تجھے دیکر جاتا ہوں اتنی بات سنتے ہی وہ مورچھا کھا کر گر پڑی اور مادھو نے اپنی راہ لی وہاں سے نکل کر بن میں پھرنے لگا اور ہاۓ کام کندلا کرنے لگا ادھر اُسے بھی سکھیوں نے گلاب کا نیر چھڑک کر اٹھایا جب کچھ ہوش آیا یہ بھی مادھو مادھو پکارنے لگی کھانا پینا تیاگ کیا بہت سکھیاں سمجھاتی تھیں اُسکے

جی میں ایک نہ آتی تھی جوں جوں گلاب چھڑکتیں کپور چندن لالاکر لگاتی تھیں توں توں چوگنی ڈاہ بڑھتی تھی کسیطرح
سیتل نہ ہوتی تھی جب کوئی مادھو کا نام اور گن سناتا تھا تب اُسے ذرا آرام آتا تھا اُدھر مادھو بھی بھٹک بھٹک
اپنے من میں بچار کرنے لگا کہ اب سنسار میں کون ہے جس کے نکٹ (نزدیک ۱۲) جائیے جو ہمارا دُکھ درد دُور کرے اس میں اُسے
یاد آیا کہ سنتے ہیں راجہ بیر بکرماجیت بڑا دکھ نوارن ہے بھلا اُس کے پاس جائیے اور دیکھیے کہ لوگ سچ کہتے ہیں
یا جھوٹ یہ بچار کر اجین نگری کو چلا گیا وہاں لوگوں سے پوچھا کہ یہاں راجہ سے بھینٹ آدھینتی کیونکر ہوتی ہے
تب اُس نگر کا ایک مالی بولا کہ گوداوری ندی کے کنارے ایک شیو کا مٹھ ہے اس مٹھ میں راجہ شیو کے درشن کو بہت
آتا ہے وہاں تو جا جو تیرا منورتھ (مطلب ۱۲) ہے سو تو کہہ تیری کامنا پوری ہوگی یہ سُن کر وہ وہاں گیا اور اُس مٹھ کے دروازے
کی چوکھٹ پر لکھا کہ میں برہمن بدیسی ات دکھی برہ سے بیاکل تمھارے نگر میں آیا ہوں یہ سُن کر راجہ پر دکھ نوارن
ہے اور جو یہ دُکھ میرا جائیگا تو میں اپنے پران کھوؤنگا نہیں تیسرے دن گوداوری ندی میں پران تیاگ کرونگا یہ
مقرر اپنے جی میں ٹھہرائی ہے اس میں تم راجہ ہو اور سدا گو اور برہمن کی رکشا (حفاظت ۱۲) کرتے آئے ہو اور اب بھی کرو گے
میں نے اپنے من کی بات سب پر کاش کر دی ہے اتنی بات کہہ پتلی نے راجہ بھوج سے کہا کہ سُن راجہ بیر بکرماجیت کا
یہ نیم تھا کہ ان دکھی بستر دکھی کادم دکھی (زمین ۱۲) برہ دکھی درب دکھی اور کسی طرح کا دکھی نگر میں آتا راجہ سُن کر جب تک اُسکا دکھ
نہ مٹاتا تب تک ان جل تو کیا ذکر ہے داتن بھی نہ چیرتا تھا سویرے راجہ جب مہادیو کے درشن کو گیا درشن کر پرنام
کرنے لگا راجہ اونچی درشٹ کر دیکھے تو کوئی اپنے دُکھ کی اوستھا لکھ گیا ہے راجہ نے مہادیو کو پانچ ڈنڈوت کر
مندر میں آیا سب کو آگیا کی کہ مادھو نام برہمن ہمارے نگر میں آیا ہے جو کوئی اُسے ڈھونڈھ لاوے تو منہ مانگا درب
پاوے یہ بات سن لوگ نگر میں ڈھونڈھنے نکلے گھاٹ باٹ ٹولہ محلہ باغ باغیچہ سب نگر ڈھونڈھ پھرے اور کہیں
ٹھکانا اُسکا نہ پایا تب راجہ نے ایک دوتی کو بلا کر کہا کہ جو تو اُسے ڈھونڈھ لاوے تو منہ مانگا دھن پاوے اُس نے کہا
مہاراج یہ کیا کٹھن بات ہے میں ابھی جا کر ڈھونڈھ لاتی ہوں یہ کہہ اُس نے وہاں سے سیدھی راہ مندر کی لی جہاں
اُس میں لکھا تھا جا کر مندر کے پاس بیٹھ رہی شام کے وقت یہ بھی بھٹکتا ہوا آن پہونچا اس نے اسے دیکھ من میں
بچارا کہ ہو نہ ہو وہ برہی یہی ہے اس لیے کہ منہ پیلا آنسو جاری تن چھلین من ملین ہو رہا ہے یہ بچار کر رہی تھی کہ
وہ برہمن وہاں آ بیٹھا اور ایک بار ہائے کام کندلا ہائے کام کندلا پکار اُٹھا تب اس نے جا اس کا ہاتھ پکڑ لیا
کہ میں تیرے ڈھونڈھنے کے لیے راجہ کی آگیا پا کر آئی ہوں تو اُٹھ میرے ساتھ جلدی چل تیرا منورتھ پورا ہوگا تیرے
دکھ سے راجہ نپٹ دکھی ہے یہ سنتے ہی وہ اُسکے ساتھ ہو لیا اُسے لیے ہوئے راجہ کے سنگھ پہونچکر کہنے لگی مہاراج یہ

وہی بیوگ ہے جس کے لئے آپ نے یہ دکھ پایا ہے تب راجہ نے اس برہمن سے پوچھا کہ تو کس کے بیوگ سے ایسا بیاکل
ہو رہا ہے میرے آگے کہہ تب اُس نے ایک آہ بھر کر کہا مہاراج کام کندلا کے بیوگ میں میری یہ گت ہوئی ہے وہ راجہ
کام سین کے پاس ہے تو دھرم آتما ہے اور میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجھے اُس کو دلا دے تو جی دان دے یہ سنتے
ہی راجہ ہنس کر بولا کہ سن بپرہ [برہمن ۱۲] بیٹھا ہے تو نے اُسکے پریم میں سب کرم دھرم چھوڑا یہ تجھے اچت نہیں مادھو نے
کہا مہاراج پریم کا پنتھ نرالا ہے جو پریم کرتے ہیں سو اپنا تن من دھرم کرم سب ارپن کرتے ہیں پریم کی اکت کہانی
ہے مجھ سے کہی نہیں جاتی راجہ یہ باتیں سُن اور اُسے اپنے ساتھ لے مندر میں گیا اور سب رانیوں کو آگیا کی کہ تم سب
بناؤ سنگار کر کے آؤ رانیاں سب سنگار کر آئیں اور اُس بیر سے راجہ نے کہا کہ جسے تمھاری اچھا ہو اُسے اِنمیں سے
لو اپنے من کا دکھ بسارو اور سُکھ چین کرو اُس نے جواب دیا کہ مہاراج آپکے آگے ست کہوں کہ میری آنکھوں میں
وہ بس رہی ہے اس لیے میری درشٹ میں کچھ نہیں آتا ہے اتار ترشنا سوات کے بوند سے بجھتی اور جل پڑا اُسے رچ
نہیں ہوتی ایسی پریم کی ڈر تھا بیر کی دیکھ راجہ اپنے من میں بچارا کہ اسے ساتھ لے جا کر کام کندلا کو دلادوں اسکے
بنا اس کو ٹھہرنا نہ ہوگی یہ بات راجہ نے بچار بیر سے کہا دیتا تم اشنان پوجا کر کچھ کھا لو تب تک میں بھی اپنے لوگوں کو
[تسلی ۱۲]
بلا تمھیں ساتھ لے چلوں اور اُسے دلادوں تم اپنے جی میں کسی بات کی چنتا نہ کرو میں نے تم سے یہ بچن کیا بیر اپنے
کھانے پینے میں لگا راجہ نے پردھان کو آگیا کی کہ میرے ڈیرے نگر کے باہر نکلیں چار گھڑی کے بعد کاما نگری کی
طرف میرا کوچ ہے سب لوگوں کو خبر دو اس میں کتنی ایک دیر کے پیچھے راجہ تیار ہو کر بیر کو ساتھ لے کوچ کر ڈیروں
میں داخل ہوا اور جتنے راجہ کے نوکر تھے سب کاب میں حاضر تھے راجہ وہاں سے کوچ در کوچ جاتا تھا کتنی
ایک منزلوں کے بعد کاما نگری سے دس کوس ادھر ڈیرہ کیا اور اُس راجہ کو پتر [خط ۱۲] لکھا کہ ہم اس لیے آئے ہیں کہ
تمھارے یہاں جو کام کندلا پاتر ہے اُسے بھیجدو نہیں تو جدھ [لڑائی ۱۲] کرنے کا ہم سے سامان کرو یہ پتر لکھ ایک دوت کے
ہاتھ راجہ کے پاس بھیجدیا راجہ کو خبر ہوئی کہ ایک دوت راجہ بکرماجیت کا خط لیکر آیا ہے یہ سُنتے ہی راجہ نے اُسکو
بلایا اُس نے جوہار کر کے خط راجہ کے ہاتھ میں دیا راجہ نے اس چٹھی کو بانچکر کہا اچھا کہو اپنے راجہ سے چلے آویں ہم جدھ
کرنے کو تیار ہیں دوت نے راجہ سے کہا مہاراج وہ لڑنے پر تیار ہے راجہ نے بھی اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ ہمارا بھی دَل [لشکر ۱۲]
تیار رہو پھر راجہ کے جی میں آیا کہ جس کے واسطے ہم آئے ہیں اُسکی بھی پریت کی پریکشا [امتحان ۱۲] لینی چاہیے اس طرح جی میں ٹھہرا
بید کا سوانگ بن راجہ کاما نگری میں گیا لوگوں سے کام کندلا کا مکان پوچھ دوارے پر جا بید حکیم کرتا پکارا آواز [حکیم ۱۲]
سنتے ہی ایک داسی باہر نکل آئی پوچھا کہ تم بید ہو تو ہماری نائکہ کا علاج کرو جو وہ اچھی ہوگی تو تمھیں بہت سے روپے

رہیں گے یہ باتیں کر داسی اُسے اپنے ساتھ لیکر کام کندلا کے پاس گئی راجہ نے دیکھا کہ زجیو پڑی ہے راجہ نے اسکی
ناڑی دیکھ کر کہا کہ اسکو اور کچھ روگ نہیں پریم کا ہیوگ ہے جس سے یہ گت بنی ہے یہ بات سُن کام کندلا نے آنکھیں
کھول اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ اسکا کچھ علاج تمھارے پاس ہو تو کرو تب اُس نے کہا کہ علاج تو تھا پر اس وقت کچھ
کہتے بن نہیں آتی تب وہ بولی کہ تمھارے پاس کیا علاج تھا وہ بتاؤ راجہ نے کہا مادھو نام ایک برہمن تھا اسے
ہم نے اجین نگری میں برہ بیوگی ات سوگی دیکھا سو وہ دکھیائی مر گیا یہ سنتے ہی اُس نے بھی ہائے کر اپنا پران چھوڑ دیا
جتنے داس داسی اُس کے گھر کے تھے یہ ساد دیکھ سر پیٹ پیٹ کر رونے لگے تب اُس نے کہا کہ تم کچھ چنتا اپنے من میں
مت کرو اسے مورچھا آگئی ہے کتنی ایک دیر کے بعد سدھ آویگی تم اسکی چوکسی کرتے رہو میں جا کر اپنے گھر سے اوکھد لاؤں
راجہ اُلٹا پھر اپنے دَل میں آیا اور مادھو کے آگے اُسکے مرنے کی خبر کہی سنتے ہی ایک ہائے کے ساتھ اس کی بھی
جان نکل گئی یہ دیکھ راجہ اپنے جی میں پچتا کر بچار کرنے لگا کہ جس کے واسطے اتنی سنیا ساز کر کے پر بھوم میں آیا اُسے
اس طرح کھو دیا یہ دو ہتیا میرے اوپر ہوئیں اب اپنا بھی پران رکھنا اُچت نہیں یہ بات جی میں ٹھہرا چندن بہت سا
منگوا چتا بنوا راجہ جیتا جلنے کو تیار ہوا دیوان پردھان نے جتنا منع کیا نہ مانا جو چاہا کہ چتا میں بیٹھ آگ لگادے
کہ بیتال نے آ ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ راجہ تو اپنا جی کیوں دیتا ہے تب اُس نے کہا کہ دو آدمی کی جان میرے جانکر
کھوئی اب میرا بھی جینا سنسار میں اُچت نہیں اس بدنامی کے جینے سے مرنا اتم ہے بیتال نے کہا کہ راجہ
میں امرت لاتا ہوں تو دونوں کو جلائے یہ کہہ جلد بیتال پاتال سے امرت لے آیا اُس برہمن پر چھڑکا وہ جی اٹھا
پھر جا کر کام کندلا پر چھڑکا وہ بھی جی اُٹھی اور مادھو مادھو پکارنے لگی راجہ کی صورت دیکھ کر کہا کہ تم کون ہو اور
کہاں سے آئے ہو مجھ سے کہو تب راجہ نے کہا ہم بیر بکرماجیت ہیں مادھو کا برہ دور کرنے کے لیے اجین نگری سے
یہاں آئے ہیں تو خاطر جمع کر تجھے ہم مادھو سے ملا دیں گے یہ سنتے ہی وہ اُٹھ راجہ کے پاؤں پر گر پڑی اور کہا کہ
یہ تم جی دان دو گے اور جیسا تمھارا پرتاپ سنتی تھی سو درشٹ میں آیا اتنی بات سن راجہ لشکر میں آیا دوسرے دن
اپنی فوج لے کامانگری پر چڑھ دھایا وہاں کے راجہ سے جُدھ کیا اُس راجہ نے ہار مانی اور قبول کیا کہ ہم کام کندلا
کو بھیجدیں گے اور جو ہم نے جدھ کیا سو آپ کے درشن کے واسطے اور اس لیے کہ کسی طرح ہمارے نگر میں آپ کا چرن
پڑے آکے راجہ سے ملاقات کر کے وہ راجہ اپنے مندر میں لے گیا بہت بھینٹ آگے دھر کام کندلا کو بلا راجہ کے آگے
کھڑی کی اور اس نے بھی مادھو کو بلا کام کندلا کا ہاتھ پکڑ حوالے کیا پھر وہاں سے کوچ کر اپنے نگر میں آئے
مادھو کو بہت دھن دولت دے بدا کیا اتنی باتیں کہہ انرودھوتی پتلی بولی کہ اے راجہ بھوج اتنی سامرتھ

اور ایسا ساہس جو تجھ سے ہو تو سنگھاسن پر چرن رکھو نہیں نبیت ہو نرک بھوگ کرے گا یہ بھی دن راجہ کاٹل گیا
اور دوسرے دن پھر وہ آن موجود ہوا تب

انوپ ریکھا بائیسویں پتلی بولی

راجہ تو اپنے من کی چنتا چھوڑ دے میں جو کتھا کہتی ہوں وہ سن ایک دن راجہ بیر بکرماجیت سبھا کرنے بیٹھا
تھا پردھان سے پوچھا کہ منش بدھ اپنے کرم سے پاتے ہیں یا اُن کے ماتا پتا سکھاتے ہیں یہ سُن کر منتری بولا کہ
مہاراج یہ زبور رب جنم جیسا کرم کرے ہے تیسا بدھاتا اُس کے کرم میں لکھ دیتا ہے تس سے پران بدھ ہوتی ہے
ماتا پتا کے سکھانے سے بُدھ نہیں ہوتی کرم کا لکھا ہی پھل پاتا ہے آدمی آدمی کو کیا سکھاوے اور جو سیکھنے سے
بدھ ہو تو سبھی پنڈت ہوں اس سے مہاراج کرم کے لکھے بنا بدیا نہیں ہوتی کروڑ جتن کوئی کرے کرم کی
ریکھا میٹے نہیں مٹتی راجہ نے کہا اے دیوان تو نے یہ کیا کہا سنسار میں یہ تو ظاہر دیکھتے ہیں کہ لڑکا جنم لیتے ہی
ماتا پتا سے جو سنتا ہے اور جو دیکھتا ہے ویسے ہی بیوہار سے چلتا ہے اس میں کرم کا لکھا کیا ہے یہ تو سکھائے
سے سیکھتا ہے اور جیسی سنگت میں بیٹھتا ہے تیسی اُس کی بدھ ہوتی ہے اتنی بات سُن منتری بولا کہ دھرم اوتار
آپ کی برابری ہم نہیں کرسکتے یہ اپنے من میں بچار کے تم سمجھو کہ کرم کا لکھا ہی پھل ملتا ہے تب راجہ نے کہا
کہ اچھا اس بات کی پریکشا لینی چاہیے تب راجہ نے ایک مہابن میں مندر بنوایا کہ جہاں منش کی آواز بھی
نہ جائے ایک اپنے بیٹے کو پیدا ہوتے ہی اُس مندر میں بھجوا دیا اور اُس کے ساتھ ایک دائی کر دی کہ آنکھوں سے
اندھی کانوں سے بہری منہ سے گونگی وہی اُسے دودھ پلاتی تھی اور پرورش کرتی تھی پھر اسی طرح سے ایک
دیوان کے بیٹے کو ایک برہمن کے سُت کو ایک کوتوال کے پُتر کو پیدا ہوتے ہی گونگی بہری اندھی دائیاں لے
اُسے مندر میں بھجوا دیا دن بدن وہ بڑھنے لگے اور ایسی گاڑھی چوکی اس مندر کے دو دو کوس گرد میں بٹھا دی
کہ منش کے جانے کی تو کیا سامرتھی ڈھول نقارے کی بھی آواز نہ جاتی تھی اس طرح سے بارہ برس جب
بیت گئے تب ایک دن برہمنی نے اپنے سوامی سے کہا کہ ایک جگ پورا ہو چکا اور میں نے اپنے پتر کا منہ نہیں دیکھا
کدا چیت جی نکل جائے تو من میں دیکھنے کی ابلاکھا رہ جائے اس سے اب تم راجہ کے نکٹ جاکر کہو کہ مہاراج
بارہ برس بیت چکے ہیں سنے بیٹے کا منہ نہیں دیکھا اب میرے جی میں ہے کہ پتر کو گھر سونپ کر ڈنڈی ہو تپشیا
کروں یہ برہمنی کی بات سن برہمن تیار ہوا راجہ کے پاس گیا راجہ نے دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اُس نے بھی اسیس
دی راجہ بولا تم انند منگل سے ہو برہمن نے کہا کہ مہاراج آپ کی کرپا سے سب انند منگل ہے پر میں ایک

کامنا کر آپ کے پاس آیا ہوں یہ سن کر راجہ نے کہا کہ جو تمھارا کام ہے سو تم کہو تب برہمن نے اپنا وہ سب احوال
کہا سنتے ہی راجہ نے پردھان کو بلا گیا کی کہ اُن بچارے بالکوں کو اب منگاؤ کہ بارہ [۱۲] برس ہو گئے دیوان سنتے ہی
ترت آپ سوار ہو اُن لڑکوں کو لینے گیا پہلے اُن میں سے راج کنور کو لے آیا نکھ [بال ۱۲] اور جیلا کیس بڑھے ہوئے سر پہ
تمام میلا کچیلا اِس بھبیس سے راجہ کے سنمکھ لا کھڑا کیا راجہ نے دیکھتے ہی کہا کہ ست تم کشل سے ہو اتنے دن تم
کہاں تھے اور اب کہاں سے آئے ہو سب بیورا اپنا ہم سے سمجھا کر کہو یہ سن کنور نے ہنس کر راجہ سے کہا کہ
آپ کی کرپا سے سبھی کشل ہے اور آج کا دن بھی کشل ہے جو آپ کے درشن پائے یہ سُن کر اپنے من میں پر گھبٹ [خوشی ۱۲]
جو راجہ نے منتری کی طرف دیکھا منتری اُٹھ ہاتھ جوڑ جو ہار کر کے بولا کہ مہاراج یہ سب کرم ہی کا لکھا ہے پھر
دیوان کے پتر [دیوان ۱۲] کو بُلوایا وہ بھی آ کر راجہ کے سنمکھ بھیانک بھبیس سے کھڑا ہوا جیسے بن سے بالک کو پکڑ لاتے ہیں
نکھ اور بال اُسی طرح بڑھے ہوئے شرم سے نیچے گردن کیے کھڑا تھا راجہ نے پوچھا کہ تم اپنی کشل کہو کہاں تھے
اور کدھر سے آئے ہو تب وہ بولا مہاراج کھیم کشل کہاں ہے گی اُدھر سنسار میں اپجے ہیں ادھر نبسی ہیں
جیسے گھڑی بھرتی اور ڈوبتی جاتی ہے نر جاتا ہے دن جاتا ہے سون جاتا ہے نر جاتا ہے یہی جگت کا بیوہار ہے
اس میں کشل کہاں کی گھر من برباد اُس کی باتیں سُن راجہ نے دیوان سے کہا کہ اسے یہ کس نے سکھایا جو کچھ تو نے
کہا تھا یہ سب سچ ہے یہ پھل کرم ہی سے اس نے پایا پھر راجہ نے کوتوال کے بیٹے کو بُلایا اس نے آتے ہی
راجہ کو سلام کیا اور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا راجہ نے کشل پوچھی تب اُس نے کہا کہ پرتھی ناتھ دن رات نگر پھیرا
ہم دیتے ہیں اس میں بھی چور آن چوری کرتا ہے بدنام ہم ہوتے ہیں نیا اپرادھ کا ننگ لگے تو پھر کشل کہاں کی
ہے راجہ نے برہمن کے پتر کو بلایا جب وہ سنمکھ آیا راجہ نے ڈنڈوت کی اُس نے منتر پڑھ اسیس دی راجہ نے
اُس کی کشل پوچھی اس نے کہا مہاراج آپ مجھ سے بات یہ پوچھتے ہیں کہ تیرے سریر میں کشل ہے سو کشل کہاں ہو
عمر دن بدن گھٹتی جاتی ہے مہاراج کشل تو تب کہنے میں آوے کہ منش چرنجیو ہو وہ جیون مرن ساتھ ہے
اس کی کیا خوشی کہوں چاروں کی چار باتیں سُن کر دیوان سے کہا کہ پڑھانے سے پنڈت نہیں ہوتا بنڈتائی
جو کرم میں لکھی ہووے تو ملے یہ کہہ دیوان کو سب پردھانوں کا سردار کیا اور اپنے راج کاج کا بھار دیا اور
اُن چاروں لڑکوں کے بواہ کر دیے اور بہت دھن دولت دی اتنی بات کہہ پتلی بولی سُن راجہ بھوج کلجگ میں ایسا
دھرم آتما ساہسی ہونا کٹھن ہے جو اتنی بُرائی اور دھن پا کے اپنی کہی بات پر خیال نہ کیا اور جو نیاؤ کا
دھرم تھا سو ہی کیا ایسا جو تو کام کرے اور اس جوگ ہو تو اس سنگھاسن پر پاؤں دھر اور نہیں تو یہ اپنی

آسن تج راجہ اپنے من میں چنتا کرتا ہوا وہاں سے اُٹھ مندر میں آیا رات کو لیٹا ہوا بچار کرنے لگا کہ دیکھوں میرا
بھاگ بھرے یا ابھاگ رہوں رات تو اس طرح بیت گئی صبح ہوئی پھر وہاں آن موجود ہوا چاہا کہ پاؤں اٹھا کر
سنگھاسن پر دھرے کہ اس میں

کرناوتی تیئسویں پتلی

کرودھ کر بولی سن راجہ جو کدا چیت تو اس پر پاؤں رکھے گا تو ترنت جل کر بھسم ہو جائیگا اور تجھے لجا نہیں
آتی کہ گھڑی گھڑی یہ ارادہ کرکے آتا ہے اور جو کوئی اور ہوتا تو پھر منہ نہ دکھاتا جس سنگھاسن پر راجہ بیر بکرماجیت
بیٹھے تسکے بیٹھنے کا تو منورتھ کرے ہنس کی برابری کوا نہیں کر سکتا سنگھ سمان گیدڑ کو کوئی نہیں مانتا پنڈت
کی برابری کوئی مورکھ کو نہیں جانتا راجہ تو نربدھی ہے اور تجھے کچھ گیان نہیں جیسے مچھلی تھوڑے جل میں
اچھلتی ہے ویسے تو تھوڑی پر بھوتا پاکر اترا چلا ہے ایسی ایسی کٹھن باتیں سُنا کر پتلی رونے لگی راجہ اپنے چت
میں چنتا کر اُس پتلی سے پوچھنے لگا کہ سندری تو کیوں روتی ہے اپنے جی کا دُکھ سمجھا کر تو مجھ سے کہہ راجہ بیر بکرماجیت
میں کیا گن پر کھارتھ تھا یہ سُن کر کرناوتی پتلی بولی کہ راجہ جو تم استر بیٹھو اور کان رکھ کر سنو تو میں سب کتھا کہتی ہوں
راجہ یہ بات سن پرسن ہو آسن بچھوا وہاں بیٹھ گیا اور جتنے لوگ راجہ کے ساتھ تھے گرد و پیش وہ سب بیٹھ گئے پھر
پتلی بولی کہ راجہ بیر بکرماجیت کے گن راجہ بھوج تو سُن ایسا جس سا ہنسی اس کلجگ میں پیدا نہیں اور نہ کوئی
پیدا ہوگا جس وقت راجہ بیر بکرماجیت سنگھ کو مار گدی پر بیٹھا تھا سنگھ کے دیوان کو بلا کر کہا کہ تجھ سے میرا کام نہیں
چلنے کا اس سے بہتر یہ ہے کہ بیس داس مجھے ڈھونڈھ کر بلا دے جو راج کاج کرنے کے لائق ہوں کیونکہ تجھ سے
کام کا بندوبست نہ ہوگا میں اُن سے سب کام اپنا لوں گا راجہ کی اگیا سُن دیوان بیس آدمی اُسی نگر سے ڈھونڈھ
لے آیا کل میں بیس میں سندر تا میں سب کے سب اچھے تھے راجہ کے سامنے کھڑے کر دیے راجہ انکو دیکھتے ہی پرسن ہوا
اور اُسی وقت سب کو پاکے بیڑا پان دیکر کہا کہ تم ہماری خدمت میں سدا حاضر رہو پھر اُس کے کئی دن کے بعد کسی
کسی کو دیوان کسی کو کوتوال کسی کو فوجدار کیا غرض اسی طرح پر ہر ایک کو ایک ایک کام دے پُرانے لوگوں کو جواب دیا
اور سب نیا بندوبست کیا پر ایک پرانے دیوان کو جواب نہ دیا دیوان جب اپنے گھر میں بیٹھا کرتا وہ سب پُرانے لوگ
آکر حاضر ہوا کرتے اور آپس میں چرچا کرتے کہ یہ راجہ بدھوان ہے جو راج کو لیا اور بندوبست یوں کیا کئی ایک دن
کے بعد دیوان نے اُن لوگوں سے کہا کہ تم میرے پاس نہ آیا کرو اسلیے کہ تمھارا کام تو میرے ہاتھ سے نکلتا نہیں اور
ناحق کو راجہ سُنے گا تو خفا ہوگا اور کہے گا کہ یہ اپنے گھر میں کیا صلاح کیا کرتا ہے میں اپنی بدنامی سے ڈرتا ہوں

کچھ تم میرے اس کہنے کا بُرا نہ ماننا یہ سُن کر اُن میں سے پھر کوئی اس کے پاس نہ آیا یہ اپنے من میں بچار کرنے لگا ایسا کچھ کام کیجئے کہ جس میں راجہ سنتشٹ ہو رات دن یہی بچار کرتا رہتا تھا ایک دن وہ پردھان ندی کے کنارے اشنان کرنے لگا وہاں اشنان کر کے پھر پانی میں کھڑا ہوا جپ کرتا تھا اس میں اس ندی میں ایک پھول ات سندر کہ ویسا کبھی درشٹ میں نہ آیا تھا بہتا ہوا دیکھا اپنا جپ چھوڑ کر آگے بڑھ پھول لے کر جی میں بچارا کہ یہ راجہ کے بھینٹ کروں گا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوے گا وہ پھول ہاتھ میں لے خوشی خوشی اپنے گھر میں آ کپڑے دربار کے پہن کر راجہ کے پاس گیا اور پھول نذر کیا راجہ پھول لے بہت خوش ہو کر بولا کہ اپنے راج پاٹ کا میں نے تجھے پردھان کیا اُس نے اُٹھ کر بھینٹ دی اور آداب بجالایا پھر راجہ نے کہا اس پھول کا برکش مجھے لادو

یہ تصویر اُسوقت کی ہے کہ پردھان پھول بہت اچھا راجہ کے پاس لے گیا اور راجہ بہت خوش ہوا اور پھول کا برکش مانگا



اگر لاؤ گے تو میں تم سے خوش ہونگا اور جو نہ لاؤ گے تو میں اپنے نگر سے نکال دونگا یہ راجہ کی اگیا لے اپنے مندر میں آیا اور جی میں بچار کرنے لگا کہ میں نے پورب جنم میں ایسا پاپ کیا ہے کہ جو ایسی سندر بست راجہ کو دی اور راجہ نے پرشن ہو کر لی پھر کرودھ کیا کرم کی گت بوجھی نہیں جاتی کہ بھلا کرتے بُرا ہوا اکیلا بیٹھ بہت چنتا کرنے لگا کہ اگر راجہ کی اگیا نہ مانوں تو دیس نکالا ملے اور ڈھونڈھنے جاؤں تو کہاں سے ڈھونڈھ کر لاؤں جو دکھ پا کر کہیں جاؤں اور ڈھونڈھے نہ پاؤں تو اور بھی دونا دُکھ ہوگا میں یہ جانتا ہوں کہ کال میرے نکٹ آن پہونچا ہے اس سے اچنبھ کا مرنا بھلا نہیں اگر یوں ہی مرنا ہے تو بن میں جائیے جو ڈھونڈھنے سے مل جائے تو لے آئیے نہیں تو

وہیں مرجائیے اتنی باتیں اپنے جی میں بچار ڈھارس کر کے بیٹھا اپنے دیوان کو بلا کر کہا کہ کسی کاریگر بڑھئی کو بلادو کہ ایک کشتی ایسی ہمیں تیار کر دے کہ بغیر ملاح اور بدون کھیوٹ کے جدھر چاہیں اُدھر لے جاویں اسی وقت کاریگر بڑھئی کو بلا دیوان نے حاضر کر دیا بڑھئی نے کہا مہاراج کچھ خرچ کی اگیا ہووے تو میں جلدی بنا لاؤں منتری نے دیوان کو کہا کہ جتنے روپے یہ مانگے اتنے روپے اسے دو تو یہ جلد بنا لاوے بڑھئی نے جتنے روپے مانگے اتنے روپے اسے دیے وہ گھر لے گیا اور کتنے دنوں کے بعد کشتی تیار کر کے خبر دی کہ تیار ہو چکی اسی وقت دیوان نے اپنے سوامی سے جا کر کہا کہ آپ نے جو کشتی بنوانے کی اگیا دی تھی سو تیار ہے یہ سنتے ہی دیوان اُٹھ ندی کے کنارے آ ناؤ کو دیکھ پرسن ہوا اور اس بڑھئی کو گھوڑا جوڑا دے پانچ گانوں برت کر دیے دیوان اپنا سرانجام کشتی پر رکھوا آپ کٹم سے بدا ہو ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ جو ہم جیتے پھریں گے تو پھر تم سے ملیں گے اور جو مر گئے تو یہی بدا ہماری ہے جب یہ کہکر رخصت ہوا تمام گھر کے لوگ کوک مار رونے لگے پھر یہ بھی جی بھاری کیے ہوئے اس کشتی پر بیٹھا پالین چڑھا کشتی کھول دی جس طرف سے وہ پھول بہتا ہوا آیا تھا اسی طرف کو وہ چلا جاتا تھا اور دونوں کنارے کے درختوں کو دیکھتا جاتا تھا کتنے دنوں میں ایک مہابن میں جا پہونچا اور کھانے کی جنس بھی ہو گئی تب اس نے اپنے جی میں بچارا کہ اب ناؤ پر بیٹھا رہنا اچھا نہیں جس کام کو آئے ہیں اس کام کی فکر کیا چاہیے یہ اپنے جی میں کہتا تھا اور کشتی پال پر اڑائے جاتا تھا کہ ایک پہاڑ درمیان اس دریا کے نظر آیا اور اسی پہاڑ سے پانی آتا تھا کشتی وہیں لگا آپ اُتر کر پہاڑ پر گیا کیا دیکھتا ہے کہ جہاں تہاں ہاتھی گینڈے شیر ارنے دھاڑ رہے ہیں سوائے ان کی آوازوں کے کوئی بات کان نہیں پڑتی سُن سُن آوازیں اپنے جی میں سہما جاتا تھا اس پر بھی آگے ہی پانوں دھرتا تھا جب اُس پہاڑ کو لانگ گیا وہاں جا کر دیکھے تو ایک ویسا ہی پھول بہا چلا آتا ہے اُس پھول کو دیکھ جی میں ڈھارس سی ہوئی کہنے لگا کہ ویسا ہی پھول دوسرا بھی دیکھا بھگوان چاہے تو کرشن بھی نظر آوے جوں جوں آگے بڑھا توں توں پھول اور بھی بہتے دیکھے وہ اندیشہ اُسکے جی سے کم ہوا اور دل میں کچھ قرار آیا آگے دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑا پہاڑ ہے اور اُسکے نیچے ایک مندر ہے اُس مندر کو دیکھ اپنے من میں بچارا کہ ایسا سندر مندر اس جگہ بنا ہوا ہے چاہے کہ کوئی منش بھی ہو یہ کہتا ہوا اُس مندر کے پاس جا پہونچا اور جا کر دیکھے تو ایک تر ور میں تپسی زنجیر سے پانوں باندھے ہوئے اُلٹا لٹکا ہے ہاڑ ماس چام سوکھ کر کاٹھ ہو گیا ہے اور اس میں سے ایک ایک بوند رکت کے اُس ندی میں گرتے ہیں اور وہ پھول ہو وہاں سے بہتے چلے جاتے ہیں ایسے اچرج کو دیکھ جی میں یہ کہنے لگا کہ بھگوان کی لیلا کچھ بدھ میں نہیں آتی نیچے نگاہ کر دیکھے تو بیس جوگی ویسے ہی جٹا دھاری بیٹھے ہیں اور سوکھ کر وہ بھی کھونک ہو گئے ہیں اور

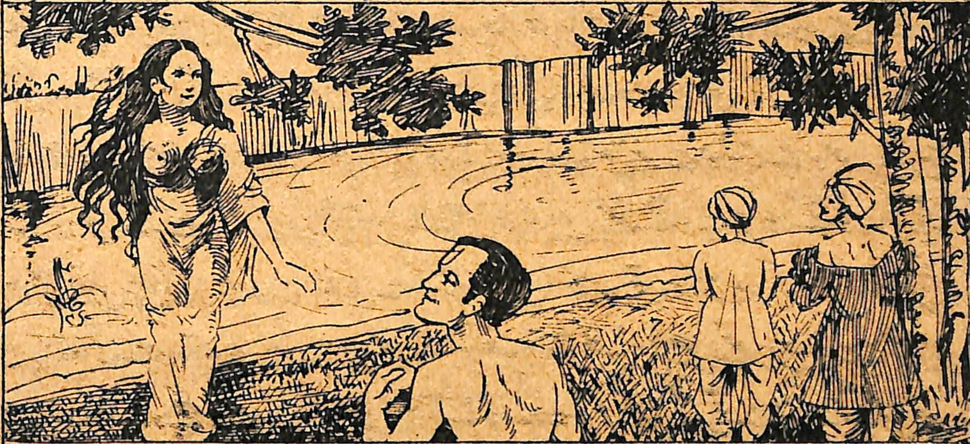
چاروں طرف اُن کے ڈنڈ کمنڈل پڑے ہیں اور جس گیان دھیان میں جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے ہیں یہ دسا
سونتا کونڈی
وہاں کی دیکھ پردھان اُٹھا پھر اپنی ناؤ کے پاس آیا ناؤ میں سوار ہو کتنے دنوں میں اپنے نگر میں آن پہونچا لوگوں نے
خبر اُسکے آنے کی پائی پیشوائی اُس کے لینے کو گئے اور اُسے لے آئے جو کوئی آتا تھا ملکر کھیم کشل پوچھ کر
بدھائی دیتا تھا گھر میں بھی اُس کے نوبت بجنے لگی اور منگلاچار ہونے لگا یہ خبر راجہ نے سُنی اور ایک پردھان کو
بھیج دیوان کو بلوایا وہ آن کرے گیا یہ جاکر راجہ کے پاؤں پر گر پڑا راجہ نے اُٹھا چھاتی سے لگا کھیم کشل پوچھی
اور کہا کہ کہاں تک تو گیا تھا اور کہاں ٹھکانا اُس کا کر آیا یہ سنتے ہی وے پھول جو لایا تھا بھینٹ کیے اور ہاتھ
جوڑ کر کہنے لگا کہ مہاراج ایک اچنبھے کی بات ہے جو میں کہوں گا تو آپ یقین نہ لاویں گے پھر راجہ نے کہا کہ جو
تو نے اچنبھا دیکھا ہے سو بیان کر تب وہ بولا کہ مہاراج میں یہاں سے چلا ہوا ایک جنگل میں جا پہونچا اور وہاں
جاکر ایک پہاڑ دیکھا اُس پہاڑ پر جب میں چڑھا اور ایک پہاڑ نظر آیا اسی طرح کئی پہاڑ لانگ جب میں آگے گیا
تو ایک پہاڑ کے تلے ایک سندر مندر دیکھا جب میں اُسکے پاس گیا تو ایک درخت پر تپشی پاؤں میں زنجیر باندھے ہوئے
اُلٹا لٹکا ہوا نظر پڑا اُس کا چام سب اُسکا ہاڑ میں سٹھ رہا ہے اور رکت اُس دیہ سے جو ٹپکتا ہے سو پھول بن کر بہتا
ہے اور اُس کے نیچے دیکھا تو بیس تپشی آسن مارے جس دھیان میں بیٹھے تھے ویسے ہی وہ گئے اور جان ایک
میں بھی نہیں یہ سُن کر راجہ ہنسا اور منتری سے کہا کہ تو سُن میں اسکا بچار تجھ سے کہتا ہوں کہ وہ جو تو نے تپشی زنجیر
میں لٹکا دیکھا ہے وہ تو میری دیہہ ہے میں اُس جنم ایسی کٹھن تپشیا کی تھی اُس کا پھل مجھے یہ راج ملا ہے اور وے جو
بیس سدھ تو نے دیکھے سو بیسوں داس ہیں یہ جو تو نے لادیے اور اُس تپشیا کی تیج سے میرے آگے کوئی ٹھہر
نہیں سکتا اور اُسی بل سے میں نے سنگھ کو مارا اور یہ پورب جنم کا لکھا تھا اس میں میرا کچھ دوش نہیں جبتک میں
اس پرتھی میں کھنڈ راج کرونگا تب تک تو منتری رہے گا تو اپنے جی میں چنتا مت کر اس میں دوش تیرا بھی
کچھ نہیں جیسا پورب جنم کا لکھا تھا سو ہی ہوا اور جیسے تب اُنھوں نے میری سیوا کی تھی ویسا ہی اب اسکا پھل
بھوگ کریں گے اور تب اُنھوں نے میرے ساتھ جی دیا تھا اس لیے میں نے اُن بیسوں کو اپنے نکٹ رکھا ہے
یہ اپنا پرچار دینے کے لیے مجھ سے ٹھٹرائی کی تھی اب تیرا من پتیایا اور تو نے ہمارا مرم بوجھا کیونکہ سب لوگ کہتے
ہیں کہ بکرم نے اپنے بڑے بھائی کو مارا اس میں دوش میرا کچھ نہیں اور جو کرم کا لکھا ہے سو ہو رہتا ہے آج سے
میں نے تجھے اپنا پردھان کیا اور جس میں راج کاج اچھا ہووے وہ کیجیو یہ بات کسی کے آگے مت کہیو اس لیے
کہ جو سنے گا راج کاج کی لوبھ سے جوگ کماویگا اتنی بات کر ناوتی پتلی کہہ کر بولی کہ سُن راجہ بھوج جتنا پر بکرماجیت کا

راج بھاتسکا بھار اُس نے دیوان کو دے مختار کردیا اور راج پاٹ حوالے کیا جو اُس کے سمان ہو تو اس سنگھاسن پر بیٹھنے کا نام لے نہیں یہ خیال دل سے دور کر وہ ساعت او دن بھی راجہ کا ٹل گیا دوسری صبحکو آپھر سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا اسمیں

چترکلا چوبیسویں پتلی بولی

سن راجہ بھوج میں ایک دن کی حقیقت راجہ بیر بکرماجیت کی تیرے آگے کہتی ہوں سو تو دل میں اپنے خوب طرح سمجھ ایک دن راجہ ندی کے کنارے دسہرہ نہانے گیا تھا وہاں جاکر دیکھے تو ایک لنڈھی بنیے کی جوان خوبصورت ندی کے تیر قریب کھڑی ہوئی بال سکھاتی تھی اور سامنے اُسکے ایک ساہوکار بیٹھا تلک دے رہا ہے اور آپسمیں دونوں کی سینیں چل رہی ہیں کبھی تو وہ استری ہاتھ نچائے بھوں مٹکائے بال سلجھاتی ہے اور کبھی سر کا انچلا

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ راجہ دریا پر نہانے گیا اور ایک استری اور ساہوکار کو دیکھا اور ہرکارہ ہمراہ کیا



چھاتی سے سرکا بدن دکھا پھر چھپاتی ہے کبھی آرسی دکھا چوت کر چھاتی سے لگاتی ہے اس طرح سے اینگ اینگ ریت سے جیسٹا کر رہی ہے اور وہ بھی اس طرح اشارہ کر رہا ہے اُن دونوں کی حالت دیکھ راجہ اپنے جی میں بچارا کہ انکا تماشہ دیکھنا چاہیے کہ یہ کیا کرتے ہیں راجہ نے اشنان دھیان اپنا بھی سب کیا پر ان کی اور بھی دیکھتا رہا اتنے میں وہ استری اشنان کر چادر اوڑھ گھونگھٹ کر اپنے دھام کو چلی اور ساہوکار بھی اُسکے پیچھے پیچھے چلا راجہ نے ایک ہرکارہ دونوں کے پیچھے لگایا اور اُس ہرکارے سے کہدیا کہ ان دونوں کا مکان دیکھ سب سے واقف ہو اور ہمیں جلدی خبر دے جب وہ عورت اپنے گھر میں گئی تب اُس نے پھر کر دیکھا اور سر کھول کر دکھایا پھر چھاتی پر ہاتھ دھر اپنے مندر میں گئی اور سیٹھ کے بیٹے نے بھی اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھا یہ خبر ہرکارے نے آکر راجہ کو دی راجہ بھی اپنی سبھا میں آکر بیٹھا اور ایک پنڈت سے کہا کہ کوئی تریاچرتر ہمیں سناؤ کہ ہمارا جی سننے کو چاہتا ہے

تب پنڈت نے اوتر دیا کہ مہاراج میری تو کیا سامرتھ ہے جو میں تریاچرتر آپ کے آگے کہوں تریاچرتر اور پرش کا
بھاگ برہمن نہیں جانتا آدمی کی تو کیا قدرت ہے یہ دیکھتے ہی بن آوے زبان سے کہا نہیں جاتا یہ بات
پنڈت سے سُن راجہ چپ ہو رہا اور اپنے جی میں کہا کہ یہ چرتر دیکھا چاہیے اتنے میں شام ہوئی راجہ اُٹھ محل میں
گیا کچھ کھا ترت ہی باہر نکل آیا اور اُس ہرکارے کو بُلا کر کہا تو اس بات کا کچھ بیورا سمجھا ہے اُس نے کہا
کہ مہاراج کچھ میرے جی میں آیا ہے پر آپ کے آگے کہتے شنکا ہوتی ہے راجہ نے کہا کہ جو تو سمجھا ہے نڈر ہو کر
بیان کر وہ بولا مہاراج اُس نے جو سر کھول کر چھاتی پر ہاتھ رکھا تو اُس نے کہا کہ جس وقت اندھیری رات
ہو گی تب میں تجھ سے ملوں گی اور اُس نے بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ جواب دیا کہ اچھا اُس کی سمجھ میں یہ کچھ آتا ہے
راجہ نے کہا تو سچ سمجھا ہے یہی اسکا مطلب ہے میں نے بھی بڑی دیر تک گھاٹ پر بیٹھ انھوں کا مدعا معلوم کیا
تھا پر اب مجھ کو اُس کے گھر لے چل ہرکارے نے کہا کہ اچھا مہاراج میں حاضر ہوں چلیے راجہ ہرکارے کو لے
اُسکے مکان کے پاس آیا اور اس کو بدا کیا پچھواڑے چوپارے کے ایک کھڑکی تھی اس میں سے چراغ کی جوت
نظر آتی تھی اور کبھی کبھی جو وہ جھانکتی تھی تو اِس کی جھلک بھی معلوم ہوتی تھی جب دو پہر رات گزری اور خوب
اندھیری ہو گئی تب راجہ نے اُدھر سے ایک کنکری اس کھڑکی میں ماری لگتے ہی وہ جھانک راجہ کو دیکھ یہ جانا کہ
وہی شخص آن پہونچا ہے پھر اُس نے تمام گھر کا جواہر اور سب زیور ایک ڈبے میں بھر اور ساتھ لیکر نکل راجہ کے
پاس آئی کہا لے اور مجھے لے چل راجہ نے کہا یوں تو میں تجھے نہ لے جاؤں گا کیونکہ تیرا خاوند جیتا ہے جو کبھی
خبر پاوے تو راجہ کے دربار پر فریاد کو جاوے تو راجہ مجھے تجھے مار ڈالے گا اُس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے تو اُسے
مار پھر آ جو انکنٹک ہو ہم تم سکھ بھوگ کریں اُس نے بلنبھ کچھ نہ کیا سنتے ہی گھر میں جا کٹاری لے خاوند کو مار
چلی آئی اور وہ جواہر کا ڈبا راجہ کو دیا دونوں اس طرح نگر سے باہر گئے آگے آگے راجہ اور پیچھے پیچھے وہ
استری جب وہ ندی کنارے پہونچی تب راجہ وہاں کھڑا ہوا اور اپنے جی میں بچار کرنے لگا کہ جس نے اپنے سوامی
کے مارنے میں بلنبھ نہ کیا اُس سے دوسرے کو کیا توقع ہو گی اب اس سے جدا ہوجیے اور اسکا چرتر دیکھیے
کہ اب یہ کیا کرتی ہے یہ دل میں بچار کر راجہ نے کہا کہ اے سندری میں پہلے دیکھوں اس ندی میں جل کتنا ہے
جو اس ندی کی تھاہ پاؤں گا تو اسی راستے تجھے لے چلوں گا یہ کہہ راجہ ندی میں پیٹھا پیر کر پار کا راستہ لیا جب
اس کنارے جا پہونچا تب پکار کر کہا کہ میں تو پار اُتر آیا پر تجھے لا نہیں سکتا کیونکہ پانی اتھاہ ہے یہ کہہ راجہ نے آگے کی
راہ لی تب اس عورت نے اپنے جی میں بچارا کہ درب اُسکے ہاتھ لگا ہے اُس کی لوبھ سے یہ مجھے چھوڑ گیا ہے ابھی

کچھ رات باقی ہے بہتر ہے کہ پھر گھر کو چلیے اور سوامی کے ساتھ چلیے یہ دل میں ٹھان کر آپ پھر گھر میں آئی اور خاوند کے پاس جا کو کہ مار ہائے ہائے کر رونے لگی اور پکاری کہ دوڑیو چلیو میرے خاوند کو چور مارے ہوئے جاتا ہے یہ سن کر گھر بار کے سب لوگ دوڑے اور پوچھا کہ چور کدھر ہے اس نے کہا کہ ابھی اسی راستے نکل گیا لوگ تو ڈھونڈھنے لگے اور یہ سر پٹک پٹک رو کہتی تھی کہ میرا سوہاگ لوگ مجھے اناتھ کیے جاتا ہے لوگ سب کٹم کے سمجھانے لگے کہ یہ بھگوان کی مایا ہے اس میں کسی کا بس نہیں چلتا جب موت آتی ہے تو کچھ بہانہ لے آتی ہے اس کے دن پورے ہو چکے تھے اور کون کسی کو یوں مار سکتا ہے اور کون کسی کو یوں جلا سکتا ہے تو اپنے جی میں ڈھارس باندھ اور اس کی گت کر تب وہ بولی کہ میں بھی اسکے ساتھ ستی ہوں گی کیونکہ میرا جگت میں کوئی نہیں لوگوں نے بہت سمجھایا پر اس نے نہ مانا خاوند کو ندی کنارے لے گئی اور چتا بنا اس کو لیکر آپ بھی جلنے کو بیٹھی تمام نگر کے لوگ دیکھنے کو آئے راجہ بھی آن کھڑا ہوا اس نے خاطر جمع سے آگ اپنے ہاتھ سے چتا میں لگائی اور سنبھل بیٹھی جب کپڑے اور بال جلکر اسکے بدن میں آگ لگی تب گھبرا کر اٹھی اور سب لوگ دیکھ کر ہنسے وہ چتا سے کود ندی میں جا پڑی تب راجہ سے چپ نہ رہا گیا کہا کہ اے سندری یہ کیا ہے وہ بولی سنو راجہ اسکا مرم جا کر اپنے گھر میں پوچھو اور میں جو اپنے کرم میں لکھا لائی تھی اسکا پھل پایا تو نے اپنے گھر کا بھید نہ پایا ہم سات سکھیاں اس نگر میں ہیں ان میں سے ایک میں ہوں اور چھ تیرے گھر میں یہ کہہ وہ تو پانی میں ڈوب مری اور راجہ اپنے محل میں آیا اور چھپے ہا کسی کو دکھائی نہ دیا ایک دن اور ایک رات وہاں رہا دوسری رات جب ہوئی آدھی رات کے وقت چھ رانیاں ہاتھوں میں کنچن کے تھال مٹھائی پکوان سے بھر بھر لیکر محل کے پچھواڑے کے باڑے میں گئیں اسکے آگے ایک بن تھا اس بن میں ایک منڈھی تھی اس میں ایک جوگی دھیان لگائے بیٹھا تھا یہ چھ رانیاں ڈنڈوت کر وہیں جا بیٹھیں راجہ بھی جو انکے پیچھے آیا تھا یہ احوال دیکھنے لگا جب سدھ اپنے دھیان سے نچنت ہوا ان سے ہنس ہنس کے باتیں کرنے لگا اور جس قدر مٹھائی پکوان لے گئی تھیں سب آگے رکھ دیا اس نے بھوجن کیا اور پان کھا کر ایک جوگ بدیا کری ایک بیتھ کی چھ دیہہ ہوئیں اور ان چھ رانیوں سے بھوگ کیا پھر وہی چھ رانیاں بدا ہو اپنے مندر کو چلی آئیں راجہ یہ چرتر دیکھ اپنے من میں بچار کرنے لگا کہ اس سدھ نے کیا کیا کہ اپنا جوگ بھرشٹ کیا اور ان کا دھرم کھویا یہ بچار کر راجہ سدھ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا سدھ من میں شنکو چ کچھ شنکا سے بولا کہ نرپتی کہاں سے آیا ہے اپنے من کا مجھ سے بھاؤ کہہ تب راجہ نے کہا کہ مجھے آپ کے درشن کی اچھا تھی اس لیے میں آیا ہوں تب وہ جوگی بولا کہ راجہ جو تو مجھ سے کامنا مانگے سو تیری پوری کروں پھر راجہ نے کہا کہ سوامی ایک بیتھ کی چھ دیہہ

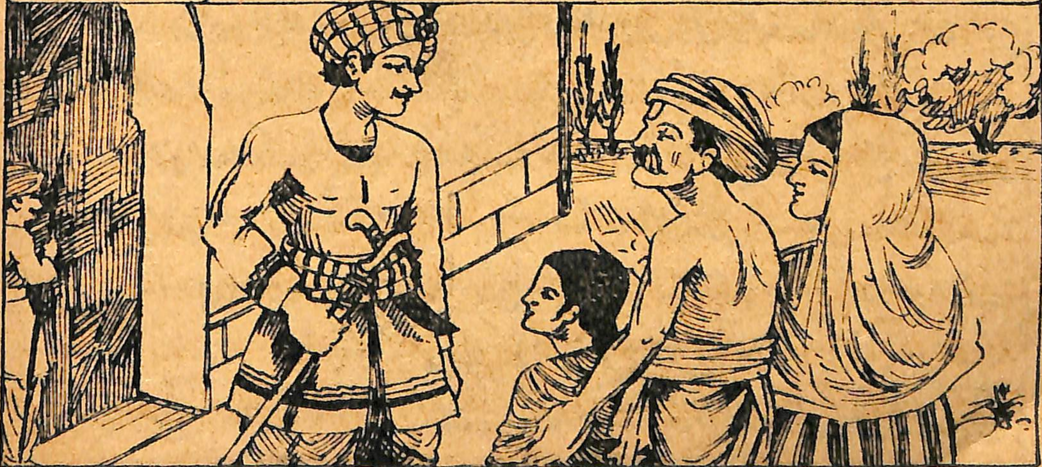
کس طرح بنیں وہ بدیا میں تجھ سے مانگتا ہوں مجھے بتاؤ نہیں تو میں تمھیں جان سے مار ڈالتا ہوں اتنی بات
کہہ پتلی کہنے لگی کہ سن راجہ بھوج جب راجہ نے اس سدھ سے یہ باتیں کہیں تب اُس نے ڈر کے وہ بدیا دی اور
راجہ نے وہاں پریکشا کی تس پیچھے جوگی کو تلوار مار ٹکڑے کر ڈالا پھر وہاں سے محل میں آیا اور جہاں چھیوں رانیاں
بیٹھی تھیں وہیں آنکر راجہ بھی بیٹھا راجہ کو دیکھ چھیوں اُٹھ خدمت میں حاضر ہوئیں کسی نے پنکھا ہلایا کسی نے
ہاتھ منھ دُھلایا کسی نے پان بنا کھلایا اس طرح سے اپنی اپنی پریت راجہ سے پرکاش کرنے لگیں اور جوں جوں
وہ پیار کرتی تھیں توں توں راجہ مان کرتا تھا پھر راجہ بولا سنو سندریو میں تم سے ہت کرتا ہوں تم مجھ سے
ان ہت کرا ور کا دھیان دھرو یہ تمھیں اچت نہیں تب وے بولیں کہ مہاراج ہمارے پران رچھک تم ہو تمھیں
دیکھے ہم جیتے ہیں تمھارا دھیان ہم آٹھ پہر کرتے ہیں جو کبھی باہر تم کہیں جاتے ہو تو ہم چکور کی طرح تمھارے مکھ
چندر کے دیکھنے کو ترستے ہیں جیسے جل بن میں تڑپے تیسے ہم بیاکل رہتے ہیں اور چھن بھر کے بیوگ میں جل
کنول کی طرح ہم کمھلا جاتے ہیں راجہ سُن کر دھ کر مسکرایا اور کہا کہ سچ ہے سندریو میں نے جانا کہ تمھارا دل مجھے
نہیں چھوڑتا جیسے ایک سدھ کے چھ سدھ ہو گئے اور پھر وہ ایک ہی سدھ ہو گیا یہ سُن رانیاں ایکدم چپ ہو کر
بولیں کہ مہاراج ایسے اچرج کی تم بات کہتے ہو جو نہ کبھی دیکھی نہ سنی اور کس کو اعتبار جس کا نہ آوے کیونکہ
ایک دیہ کی چھ دیہیں ہوں اور اس بات کو کون مانے گا تب راجہ نے کہا کہ چلو ہم تمھیں دکھا دیں چھیوں کو اپنے
ساتھ لے اُسی باڑے میں جا اُس گوپھا کا منھ کھول دیا دیکھ کر وے سہم گئیں اور اپنے من میں جانا کہ راجہ نے ہمارا
سب چرتر دیکھا پھر راجہ نے کہا تم نے جانا یا نہیں یہ سُن کر اُنھوں نے نیچی گردن کر کچھ جواب نہ دیا تب راجہ نے
چھیوں کا سر کاٹ اس گوپھا میں ڈال منھ بند کر چلا آیا اور آتے ہی نگر میں ڈھنڈھورا پھیر دیا کہ جتنے برہمن
اور برہمنیاں اور برہمنیوں کی کنیاں ہیں وے سب یہاں آنکر حاضر ہوں یہ سُن کو بہت حاضر ہوئیں جتنے رانیوں کے
زیور اور بستر تھے وہ برہمنوں کو دے پیرائے اور ایک ایک برہمن کو ایک ایک گانوں برت کر دیا اور جتنی کنیاں
تھیں انکو دان جہیز دے بیاہ کر دیا اور آپ راج کاج کرنے لگا اتنی بات کہہ پتلی سمجھانے لگی کہ سُن راجہ بھوج تو
بڑا پنڈت ہے پر اُس آسن پر وہ بیٹھے گا جو بکرم سمان ہو گا وہ ساعت بھی گزر گئی راجہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے
مکان کو گیا رات کو اسی سوچ میں سو رہا دوسرے دن صبح کو پھر سنگھاسن کے پاس آ کر کھڑا ہوا تب

جے لکشمی پچیسویں پتلی بولی

سُن راجہ ایک دن کی بات میں تیرے آگے کہتی ہوں ایک بھاٹ بہت دردری خواب حال تھا سب پڑھتی کے

راجاؤں کے پاس پھر آیا اور ایک کوڑی کا اس نے کسی سے فائدہ نہ پایا جب اپنے گھر میں آیا تب دیکھا کہ بیٹی جوان
شادی کرنے کے لائق ہوئی ہے یہ اپنے جی میں چنتا کرتا تھا کہ اس کی بھاٹن بول اُٹھی کہ تمام دیس تم پھر آئے پر
جو کمائی تم لائے ہو سو کہو تب اُس نے جواب دیا کہ میری قسمت میں دھن نہیں ہے اس لیے کہ تمام راجاؤں کے پاس
گیا اور ششٹاچار انھوں نے سب کیا پر ایک دام ہاتھ نہ آیا اب میرے جی میں ایک بات آتی ہے کہ راجہ بیر بکرماجیت
باقی رہ گیا ہے اس کے پاس بھی جاکر مانگوں جو میرے جی کا سندیہ مٹے پھر وہ بھاٹن بولی کہ اب تم کہیں مت جاؤ
اور سنتوکھ کر رہو کرم کا لکھا پھل یہیں بیٹھے پاؤ گے پھر بھاٹ نے کہا کہ راجہ بیر بکرماجیت کو سنتے ہیں کہ بڑا دانی ہے
اُسکے پاس اپنی جو کامنا لے گیا ہے وہ خالی ہاتھ نہیں پھرا اور اپنے مقصد کو پہونچا ہے یہ باتیں کر وہ راجہ کے پاس
چلا اور گنیش کو منا راجہ کے سنمکھ جا کھڑا ہوا راجہ نے ڈنڈوت کی اور وہ اسیس دیکر بولا کہ بہت بھوم پھر آیا ہوں
آپ کا جس مجھے یہاں لے آیا ہے آپ اس مرت لوک میں اندر کا اوتار ہیں اور گن کے دھان ہیں آپ کے
برابر دانی سنسار میں کوئی نہیں اس وقت میں دان دینے کو آپ راجہ ہریچندر ہیں تمام پرتھی میں آپ کا ہی
جس چھا رہا ہے اور سوامی میں کالی کا ست ہوں بھاٹ کے بنس میں آکر اوتار لیا ہے اب تمھیں جانچنے آیا ہوں
میرا منورتھ پورا کرو میں نے سنسار میں پھر کر خوب دیکھا کہ سوائے تمھارے میری آسن بچانے والا اور کوئی
نہیں تب ہنس کر راجہ نے کہا کہ تو اپنا مطلب سب میرے آگے پرکاش کر کہ جو میں تیری کامنا پوری کردوں بھاٹ
نے کہا کہ یوں مجھے اپنے کرم کا بھروسہ نہیں آپ بچن دیجئے تو میں خاطر جمع سے کہوں جب راجہ بچن دینے لگا
تب بھاٹ بولا کہ مہاراج مجھے منہ مانگا دان دیجئے کہ اپنی پتری کی شادی کردوں بارہ برس کی کنیاں میرے

یہ تصویر اُس جگہ کی ہے کہ ایک بھاٹ اور بھاٹن کنیادان مانگنے راجہ بیر بکرماجیت کے پاس آئے



گھر میں بیٹھی ہے اس لیے میں جانچنے آیا ہوں یہ سُن راجہ نے ہنس کر منتری سے کہا جو یہ مانگے وہ اسے دو پھر
اُس بھاٹ نے کہا کہ مہاراج جو کچھ آپ کو دینا ہے اپنے سمکھ منگا کر دیجئے مجھے اِس سنسار میں اب کسی کا اعتبار
نہیں راجہ نے دس لاکھ روپے نقد اور ہیرے لعل موتی اور سونے اور روپے کے زیور تھال بھر بھر کے دیے
اور وہ لے اسیس دے اپنے گھر آیا اور جو کچھ لایا تھا سب شادی میں لگایا اور راجہ نے پیچھے اُس کے دُو جاسوس
کر دیے تھے کہ تم دیکھو یہ دھن کو لے جا کر کیا کرتا ہے اس کی خبر ٹھیک لا کر مجھے دو جب وہ شادی کر چکا اور اُسکے
ایک دن کے کھانے کو نہ رہا تب اُن ہرکاروں نے راجہ کو خبر دی کہ مہاراج اس بھاٹ نے ایسا بیواہ بیٹی کا کیا
کہ اس کلجگ میں کوئی اور کر سکتا نہیں جو کچھ آپ کے یہاں سے دھن دولت لیگیا تھا سو سب چھن بھر میں بیٹی کو دے
بیاہ دیا یہ سُن راجہ نے اور کئی لاکھ روپے اُس کو بھیجدیے اور اپنے چت میں بہت پرسن ہوا کہ دھن بھاگ میرے
ہیں کہ میرے راج میں ایسی ہمت والے لوگ ہیں اتنی بات کہہ پتلی بولی سُن راجہ بھوج اتنا دھن دے کر بھی راجہ
نے اسکا چرچ سُن اور دولت بھیجدی ایسا دانی ہو تو اس سنگھاسن پر بیٹھے اور نہیں تو من کے لڈو کھانے
سے کچھ حاصل نہیں یہ سُن کر راجہ اپنے مکان میں آیا پھر صبح ہوئی اشنان پوجا کر وہیں آن چپکا کھڑا ہوا اتنے میں

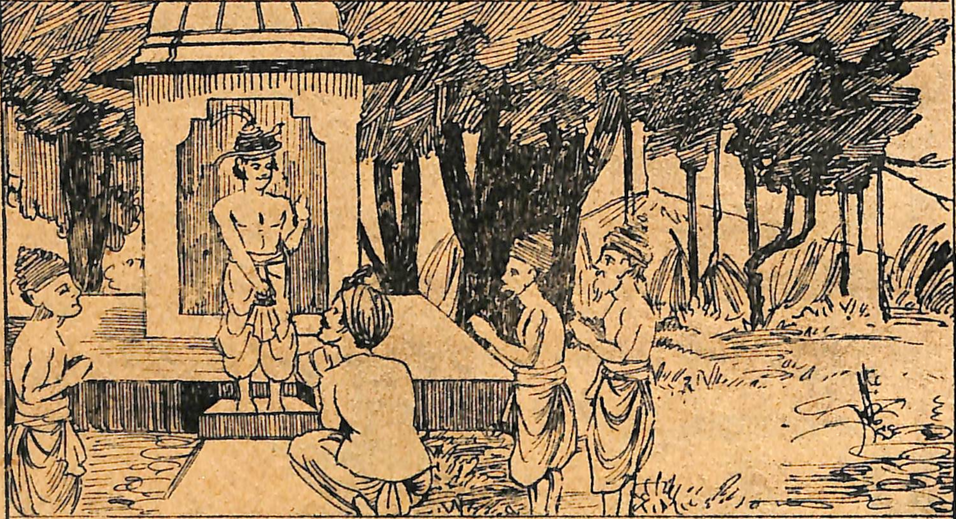
بدیاوتی چھبیسویں پتلی بولی

کہ سُن راجہ میں تیرے آگے گیان کی بات کہتی ہوں تو من دیکر کان رکھ جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو کچھ ساتھ
نہیں لاتا اور مرتا ہے تو کچھ لے نہیں جاتا اس جیون کا پھل یہی ہے کہ سنسار میں آکر کچھ کرنی کرے اور جیسی
کرنی کریگا ویسا ہی پھل پاویگا اور سنسار میں جیون تھوڑا ہے اس سے ایسا جتن کرو کہ مرنے کے بعد بھی
جگ میں نام ٹھہرا رہے دونوں لوک میں سکھ پاوے اور یہ منش جنم بار بار نہیں پاتا جب پورب جنم میں دان
برت تپسیا بہت کرتا ہے تو یہ نردیہ پاتا ہے اور کبھی دان کر کچھ سوچ مت کر یہی اپنے جی میں سدا رکھ کہ دان
ہمیشہ کیا کیجئے یہ روپ جو سنسار ساگر ہے اسکے ترنے کو سوا دان اور اپکار اور ہربھجن کے چوتھا اپائے نہیں
میں نے تجھ سے کہا کہ ساتھ کوئی کچھ نہیں لے جاتا میں تیرے آگے سب کہتی کہ راجہ ہری چندر راجہ کرن راجہ بیر بکرماجیت
کیا لے گئے جنھوں نے دان اپکار ہربھجن کیا انکا جگ میں دم رہا اور انت سمیں بیکنٹھ پایا یہ باتیں پتلی کی سُن
راجہ بھوج بولا کہ راجہ بیر بکرماجیت نے کیا کیا ہے وہ کہہ تب بدیاوتی پتلی بولی کہ ایک دن راجہ بیر بکرماجیت
راج سبھا میں بیٹھا تھا ایک داسی نے آکر عرض کی کہ مہاراج اُٹھیے پوجا کا وقت جاتا ہے یہ سُن کر راجہ نے بچارا
کہ اس نے سچ کہا میری عمر چلی جاتی ہے اور مجھ سے گیان دھرم پوجا بن نہ آئی اس سے اتم یہ ہے کہ

اس راج کاج کی مایا بھلایئے اب جوگ کمایئے کہ جو اور جنم میں کام آوے یہ راجہ اپنے جی میں بچار راج پاٹ دھن جن متھیا سمجھ کر تپسیا کرنے کو ایک بن میں چلا اور بچار کرتا جاتا تھا کہ اس سنسار میں جینا صبح کے سمان ہے اور جینے کے بھروسے پر میں نے اپنا کام اکارتھ گنوایا یہ بچار کرتا ہوا راجہ ایک مہا بن میں جا پہونچا وہاں جا کر دیکھے تو ایک منڈلی تپسیوں کی بیٹھی ہوئی ہے دھونی ایک ایک کے آگے جاگ رہی ہے آسن مار مار اپنے دھیان میں لین ہو رہے ہیں کوئی اوردبا ہو ناگا جٹا دھاری کوئی تیغ اگنی اس ریت اینک اینک پرکار کی سادھنا کر رہے ہیں اور کوئی ان میں سے بیٹھا سر پر سے ماس کاٹ کاٹ ہوم کر رہا ہے اس طرح سے ان کی تپسیا دیکھ راجہ بھی تپ کرنے لگا آپ بھی تپسیا کرتا تھا اور انکی بھی تپسیا دیکھتا تھا کئی ایک دن میں تپسیوں نے اپنا سر پر ہوم کر دیا انکی دیکھا دیکھی راجہ بھی اپنا سر پر ہوم کرنے لگا کئی مہینے میں راجہ نے ایک دن سر بھی اپنا کاٹ ہوم کر دیا وہاں جو ایک شیو کا مندر تھا اس میں سے ایک شیو گن نکلا اور نکل کر سب تپسیوں کی دھونی میں سے راکھ سمیٹ کر جدی جدی ڈھیری کی اور پھر جا شیو کو خبر دی کہ مہاراج جو آپ نے کہا تھا سو میں کر آیا تب شیو نے اگیا دی یہ امرت تو لے جا اور ان کے اوپر چھڑک آ یہ اگیا پا کے امرت لا جوں جوں چھڑکتا تھا توں توں ان میں سے ایک ایک شیو شیو رام رام کہہ کر اٹھ کھڑا ہوتا تھا سب پر تو اس نے چھڑک دیا پر راجہ کی دھونی بھول گیا اور سب تپسی مل کر شیو کی استت کرنے لگے کہ مہاراج آپ بھگت راج ہیں اور اناتھ کے ناتھ ہیں جس نے آپکا سمرن کیا تسکا تبھی تم نے پھل دیا اور جہاں جہاں شیو کوں کو سنکٹ ہوا ہے تہاں تہاں انھوں کے سہائے ہوئے ہو یہ استت کرکے ان تپسیوں نے کہا کہ مہاراج ایک نرپتی بھی ہمارے ساتھ تپسیا کرتا تھا پر معلوم نہیں کہ اس کو آپ کی اگیا ہوئی یا نہیں یہ سن مہادیو نے اس گن کی طرف دیکھا دیکھتے ہی اس نے امرت لے جا کر جو دھونی باقی رہی تھی اس پر چھڑکا راجہ بھی ہر ہر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ استت کرنے لگا کہ مہاراج سنسار کے سب جیون کی آپ سہائے کرتے ہیں اور پالتے ہیں آپ بنا اس سنسار ساگر میں کون پار اتارے جس نے جگ میں آکر آپ کو نہیں پہچانا اس نے اپنا جنم نرپھل کھویا پھر وہاں جتنے تپسی تھے شیو نے ان کا منھ مانگا بر دیا اور سب کو بدا کیا سب کے پیچھے جب راجہ اکیلا رہ گیا تب اس سے کہا کہ جو تیری اچھا میں آوے سو تو بر مانگ میں تجھے دوں گا یہ سن راجہ نے کہا کہ مہاراج آپ کی دیا سے سب کچھ ہے پر ایک بر مانگتا ہوں کہ سنسار کے جنم مرن سے میرا بیڑا پار کرو جیسے اور بھگتوں کا بیڑا کیا تیسے مجھے پرم پاپی اور دین ہین کو تارو یہ راجہ کی بنتی سن دیا کر شیو نے ہنس کر کہا کہ تیرے سمان کرمی کوئی کلجگ میں نہیں اور تو گیانی جوگی داتا سہاسی تپسی ہے

کلجگ کے راجاؤں کا اُدھار کرنے والا ہے اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ اب جا کر تو اپنا راج کر تب تیرا کال نکٹ آویگا
تب تو میرے پاس آئیو یہیں نے تجھے بچن دیا کہ ات سمین میں میں تجھے موش پد دونگا اس سے تو اب جا کر مرت لوک
میں آنند سے راج کر پھر راجہ کرنا کر کے بولا کہ مہاراج سنسار سے تمھاری پریچ کچھ جاتی نہیں جاتی یا تو مجھے اسوقت
تارو نہیں میں اپنا جی دیتا ہوں تب ہنس کر شنکر نے کہا کہ جو تو جی دان دیگا تو مرت نیا جم تجھے ہاتھ سے بھی نہ
چھوڑیگا اور پھر تجھ کو ایور بل کے دن بھرنے پڑیں گے اس سے تو جا میرا بچن جی میں رکھ اتنا کہہ شیو تو کیلاس کو
گئے اور راجہ کے ہاتھ میں کنول کا پھول دے یہ کہہ گئے کہ جب یہ کنول مرجھاویگا تب تو جانیو کہ چھ مہینے میں مرونگا

راجہ اور تپشیوں کا شیو کے مندر میں آنا اور شیو کا کنول کا پھول راجہ کو دینا



پھول لے راجہ اپنے نگر کو آیا اور اپنے من میں بچار کسی سے نہ کہا کتنے ایک برس کے بعد وہ کنول کا پھول مرجھا گیا
تب راجہ نے کہا کہ میں چھ مہینے میں مرونگا جتنا دھن اور دولت تھی سو برہمنوں کو شنکلپ کر دی استری اور پتر
کے کھانے کو کچھ دھن رکھ لیا باقی سب پرتھی برہمنوں کو دان کر دی اس طرح دان پن کر راجہ سدیہ کیلاش کو چلا گیا
اتنی بات کہہ پتلی بولی سن راجہ بھوج بکرماجیت نے اتنا کام کیا اور جیون مرن دونوں کو چینھا اس سے میں
تجھے کہتی ہوں کہ جینے کا کچھ بھروسا نہیں اور مرن ساتھ اسکے لگ رہا ہے دکھ سکھ بھی منش کے سر پر کے ساتھ ہیں
اور پاپ پن بھی ساتھ رہتے ہیں اور نرگن اور سرگن گیان بھی گھٹ میں رہتا ہے ایک برہم ہی الگ ہے اس سے
میں تجھے کہتی ہوں کہ بھوپال سنسار میں کرت کی کیرت رہ جاتی ہے سو ہے امر ہے جو میں نے تجھے کہا میں نچ
کرم کر سچ تو جان تو وہ دن تو یوں گزر گیا راجہ نا اُمید ہو اپنے مکان کو پھر گیا صبح ہوتے ہی ہاتھ منہ دھو

اشنان پوجا کر پھر وہیں آنکر موجود ہوا جتنے راجہ کی سبھا کے لوگ تھے وے بھی سب حاضر ہوے راجہ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ یہ پتلیاں جھوٹ باتیں بنا بنا کر میرے آگے کہتی ہیں اب میں ان کی باتیں نہ سنوں گا اور اس سنگھاسن پر بیٹھوں گا وہ اپنے لوگوں سے باتیں کر رہا تھا کہ

جگجوتی ستائیسویں پتلی بولی

سن راجہ بھوج ایک دن راجہ بیر بکرماجیت اپنی سبھا میں بیٹھا تھا کہ کوئی پرسنگ نکلا اس میں کوئی بول اٹھا کہ آج راجہ اندر کے سمان کوئی راجہ نہیں ہے کیونکہ وہ دیولوک کا راج کرتا ہے یہ بات راجہ نے سن کسی سے کچھ نہ کہا اور بیتالوں کو بلا کر کہا کہ مجھے اندر پوری کو لے چلو بیتال ترت لے اُڑے اور ایک دم میں لے جا کر اندر کی سبھا میں پہنچا دیا راجہ نے جاتے ہی وہاں راجہ اندر کو ڈنڈوت کی اور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب اندر نے بیٹھنے کو آگیا دی یہ حکم پا کر بیٹھ گیا اندر نے کہا کہ کہاں سے تم آئے ہو اور تمھارا نام کیا ہے دیس تمھارا کون سا ہے کس ارتھ کو یہاں آئے ہو سو تم کہو راجہ بولا کہ سوامی انباوتی نگری کا راجہ ہوں میں بکرم آپ کے پد پنکج کے درشن کو آیا ہوں تب پرسن ہو اندر بولا کہ ہم نے بھی تمھارا نام سنا تھا اور ملنے کی اچھا تھی سو تم نے آن یہاں اتی ریت کی اب جو کچھ تمھارا منورتھ ہو

یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ راجہ بکرم اور راجہ اندر سے ملاقات ہوئی



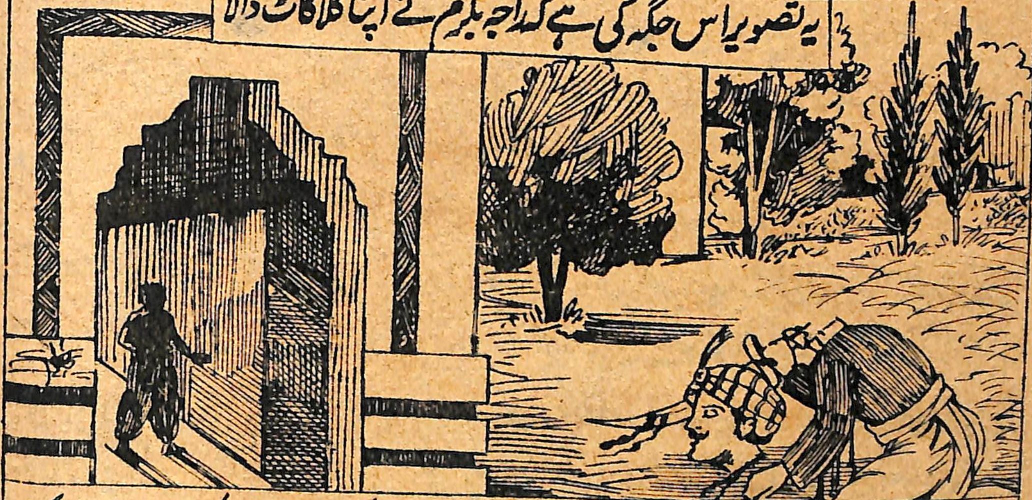
سو کہو اور جو تمھیں چاہیے ہو مانگو ہم تمھیں دیں گے تب راجہ نے کہا سوامی آپ کی کرپا اور دھرم سے سب کچھ ہے جو کچھ نہ ہو تو میں آپ سے مانگوں آپ کا دیا ہوا سب کچھ میرے پاس ہے راجہ کی یہ باتیں سن کر اندر نے پرسن ہو اپنا مکٹ اور ایک بوان دے یہ اسیس دی کہ جو تیرے سنگھاسن کو بری درشٹ سے دیکھے گا وہ ترت اندھا ہو گا

راجہ وہاں سے بدا ہو پھر اپنے نگر میں آیا اور نگر میں بدھائی بجنے لگی اتنی بات پتلی سے سن کر راجہ بھوج سنگھاسن پر
ہاتھ دھر کر ایک پاؤں کو رکھ کھڑا ہوا اور چاہا کہ آسن مار گدی پر بیٹھوں اتنے میں آنکھوں سے اندھا ہو گیا اور
دیوانی دیوانی باتیں کرنے لگا چاہتا تھا کہ ہاتھ اُس پر سے اُٹھائے جدا نہ ہوتا تھا یہ حال دیکھ پتلیاں کھلکھلا
ہنسیں اور سب سبھا بھچک ہو گئی اور اپنے جی میں سب لوگ کہنے لگے کہ راجہ نے یہ کیا اگیا پن کیا کہ بنا بات سنے
سنگھاسن پر پاؤں دیا یہ اپنی دسا دیکھ راجہ بہت پچتا کر بجت ہوا تب پتلی بولی کہ اے راجہ مورکھ تو نے ہماری
بات سُن کر کیا پھل پایا اور اب تو ایسے ہی رہا یہ سُن نراس ہو بولا کہ اسکا جتن کچھ تم بتاؤ تب پتلی بولی کہ راجہ
بکرم کا نام لے تب تو اُس دکھ سے چھوٹے گا جب بکرم کا جس راجہ بھوج نے بیان کیا تب ہاتھ چھوٹ گیا
اور آنکھوں سے بھی دیکھنے لگا پھر نیچے اُتر کھڑا ہوا یہ دیکھ کر سب لوگ بے مان ہوئے اور راجہ بھی اپنے چت میں
ڈرا سبھا کے لوگ بولے کہ راجہ بکرم کے سمان ہونا اس کلجگ میں کٹھن ہے پھر پتلی بولی کہ راجہ اسی واسطے میں نے
کہا تھا اور تو میری بات جھوٹ مت مان تو مورکھ ہے کچھ بھی تجھے گیان نہیں جو تو بدیا پڑھا ہے اِس سے
کچھ ہوتا نہیں گیان اور ہی چیز ہے اپنے برابر راجہ بیر بکرماجیت کو مت سمجھ وہ دیوتاؤں کے سمان تھا اور
اُس کے برابر گیان دھیان تیرا نہیں اپنے جی سے آس چھوڑ یہ سنگھاسن تجھے نہیں ساجے گا اور سنسار میں
بہت باتیں ہیں وہ کہ جس میں تیرا راج استھر ہو پرتاب بڑھے کیرت لہے وہ دن بھی انھیں باتوں میں
گزر گیا پھر اپنے محل میں گیا رات جوں توں کاٹ صبح پھر اسی مکان پر آ کھڑا ہوا تب

منموہنی اٹھائیسویں پتلی بولی

سن راجہ بھوج راجہ بیر بکرماجیت کے سمان بلی ساہسی گیانی کلجگ میں دوسرا جو کوئی ہوا ہو تو مجھے بتادے
اور میں جو کہتی ہوں سچ جان ایک دن میں نے راجہ بیر بکرماجیت سے ہنسکر کہا کہ سوامی پاتال میں راجہ بل
بڑا راجہ ہے کہ جس کے داس سمان بھی تم نہیں ہو سکتے ہو اور جو تو اپنا راج استھر کیا چاہے تو ایک بار راجہ بل
کے پاس تو ہو آ یہ بات سنتے ہی بیتالوں کو بلا آگیا دی کہ پاتال پوری میں مجھے راجہ بل کے پاس لے چلو
سنتے ہی بیتال ترت لے اڑے اور دم بھر میں پہونچا دیا راجہ وہ نگری دیکھ بھچک ہو رہا ہے اور اپنے من میں
کہنے لگا کہ ایسا نگر آجتک کہیں نہیں دیکھا کیلاش کے مانند ہو رہا ہے دھن راجہ بل کو جو اس نگر کا راج کرتا
ہے اس طرح سے نگر دیکھتا ہوا راجہ کے سنگھ پور پر جا کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑ بنتی کر دوار پالوں سے کہنے لگا
کہ اپنے راجہ کو میرے آنے کا سماچار کہو کہ مہاراج مرت لوک سے راجہ بکرم آپ کے درشن کو آیا ہے

یہ سن ڈیوڑھی وارنے اپنے راجہ کے پاس جاکر بکرم کی خبر دی سُن کر راجہ بل نے کہا کہ نرکو میں اپنا بل نہ دکھاؤں گا
یہ سن کر دربان نے آ راجہ سے کہا کہ تمھیں درشن نہ ہوگا راجہ بکرم بولا کہ جب تک درشن نہ پاؤنگا تب تک یہاں سے
من نہ ڈلاؤں گا یہ بات دربان نے راجہ بل سے کہی تب اُس نے کہا کہ بکرم تو کون ہے جو راجہ اندر بھی آوے
تو بھی اپنا درشن نہ دوں پھر کئی ایک دن کے بعد ایک دن راجہ نے دکھ پا کے اپنا سر کاٹ ڈالا راجہ بل کی تمام
سبھا میں رونا مچا کہ بڑا ابکت کام اس پرانی نے کیا راجہ نے یہ بات سن ہنس کر اگیا دی کہ امرت لیجاکر اُسے
جلاؤ اور کہو کہ تجھے درشن ہوگا تو اپنے جی میں نہ گھبرا اس وقت تو جا اور اپنا راج کاج کر اور جب شیو راتری
آوے گی تب تو آئیو تجھے درشن ملے گا یہ سن ایک داس راجہ کا امرت لے گیا اور راجہ بیر بکرماجیت پر چھڑک کر
جلا دیا راجہ ساودھان ہو اُٹھ بیٹھا تب اُس نے راجہ بل کا سب سندیسہ کہا سن کر بکرم بولا کہ تم یہ بات کہہ کر
مجھے کیوں بہکاتے ہو میں تمھاری بات نہ مانوں گا اس سے اُتم یہ ہے کہ مہاراج کا ترت درشن کروں یہ بات
سُن لوگوں نے راجہ کے پاس جاکر کہا کہ مہاراج وہ نہیں مانتا اور جاتا نہیں جب اُس سوال وجواب کو کچھ
دیر ہوئی تب پھر راجہ بیر بکرماجیت نے اپنا سر کاٹ ڈالا دوارپال نے راجہ سے کہا کہ مہاراج پھر اس منش نے



یہ تصویر اس جگہ کی ہے کہ راجہ بکرم نے اپنا گلا کاٹ ڈالا

آتما گھات کیا راجہ نے پھر امرت بھیجدیا اور کہا کہ اسے سمجھا بجھا کر اُس کے نگر کو بھیجدو ایک دوت نے آکر
راجہ پر امرت چھڑک جلا دیا اور کہا کہ تو اپنے جی میں ڈھارس رکھ تجھے ترت درشن ہوگا اور جتنے راجہ کی سبھا کے
لوگ تھے اُنھوں نے ایک منا کر راجہ سے کہا کہ مہاراج بکرم کی آس کو نراس مت کرو کہ اُس نے ساہس
بڑا کیا ہے ان کی باتیں سُن راجہ بل اُٹھ کر دوار پہ آیا اور بکرم نے درشن پایا اور ڈنڈوت کر ہاتھ جوڑ کر کہا

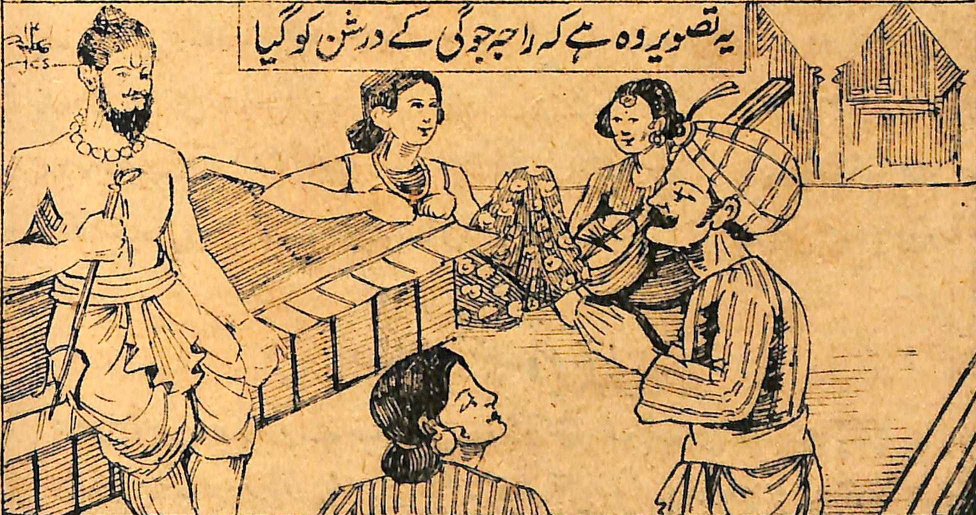
کہ مہاراج دھن ہیں بھاگ میرے جو میں نے آپ کا درشن پایا جنم جنم کا دُکھ گنوایا پھر کہنے لگا کہ مہاراج کیا میرا
اپرادھ تھا جو آپ مجھے درشن نہ دیتے تھے کیا میں ساہسی نہیں ہوں یا میں دانی نہیں ہوں یا مجھے لوک کے
لوگ نہیں جانتے وہ کون سا پاپ تھا کہ میرے دوارے آنے کو آپ نے بُرا مانا تب راجہ بل بولا کہ سن بکرم کل ایک
تیرے سمان اور کوئی نہیں اب کان دے کر سُن کہ میں تیرے آگے اُس کا بیورا کہتا ہوں پہلے راجہ ہرچندر
بڑا دانی اور ساہسی ہو گیا ہے اور ایک راجہ جگت دیو بھی بڑا دانی اور بڑا پرتابی ہو گیا ہے انھوں نے بڑا دان
اور ساہس کیا تھا پر تیرا ساجی ان کا نہ تھا انھوں نے بھی میرے درشن کی بہت ابلاکھا کی تھی پر درشن میں نے
کسی کو نہ دیا تو ایک دیپ کا راجہ کس گنتی میں ہے پر تیری تپسیا بڑی زور آور ہے جو تجھے درشن ملا راجہ بکرم نے
بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج جو آپ نے کہا سچ ہے اور میں نے نسچے کر اپنے جی میں مانا کہ آپ نے مجھ پر
بڑی کرپا کر درشن دیا اور دیا کر بھو ساگر سے پار کیا پھر راجہ بل نے کہا کہ اب تو بدا ہو اور جا کر اپنا راج کاج کر
بدا کا نام بکرم نے سُن کر بڑا کھید مانا اتنے میں راجہ بل نے ایک لعل منگا بکرم کو پرشاد دیا اور اسکا گن بتایا کہ جو
اس سے مانگے گا یہ سب دیگا بکرم نے ہاتھ اوٹ لیا اور ڈنڈوت کر بدا ہو بیتال پر سوار ہو اپنے نگر کو آیا جب
نگر کے نکٹ آنکر پہونچا ندی کے کنارے دیکھا تو ایک استری کا خاوند مر گیا ہے اُسے جلا کر وہ کھڑی ہو ڈکرا ڈکرا
روتی ہے اور کہتی ہے کہ اب سنسار میں میرا مالک کوئی نہیں اور نہ میرے پاس مایا ہے کس طرح میں تیرا اسرادھ
کروں گی اور پنچوں سے سُرخرو ہونگی اسکا کوک مار مار رونا راجہ نے سُنا اور دیکھ کر وہ رتن اُس استری کو دیا اور
کہا کہ جو تو اس سے مانگے گی سو تیری یہ آس پوری کریگا اس کو لے وہ ناری نگر میں گئی اور راجہ بھی اپنے محل
میں داخل ہوا اتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج یہ گن بکرم کے تھے ایسا ساہسی تھا اور پرجا کا ہتکاری
جو تو سات سرگ پھر آویگا تو بھی اُس کے سمان نہ ہو سکے گا اس سے تو اپنے من کے خیال سے باز آ اور جو راجہ
نے کام کیے ہیں سو بھی تجھ سے کہوں گی وہ بھی دن اسی طرح سے ٹل گیا اس کی صبح راجہ دیوان کو ساتھ
لے سنگھاسن کے پاس آکھڑا ہوا تب

بیدیہی انتیسویں پتلی بولی

راجہ بھوج تو کس بات پر بھولا ہے سب سکھیوں نے تجھے کتھا سنائی تب بھی تو پھر نہ پسیجا پہلے مجھ سے بات
سُن لے پیچھے سنگھاسن پر پاؤں دے راجہ نے کہا اچھا کہہ پتلی بولی کہ ایک دن راجہ بیر بکرما جیت رات کو اپنے
مندر میں سوتا تھا کہ ایک خواب دیکھا وہ تیرے آگے کتھا کہتی ہوں کیا دیکھتا ہے کہ ایک سونے کا محل ہے

اوراس میں انیک انیک پرکار کے رتن جڑے ہیں طرح طرح کے پاگ پکوان اور سوگندھیں بھری ہوئی ہیں اور ایک طرف اچھے پھولوں کی سیج بچھی ہوئی ہے ایک طرف پھولوں کے زیور چنگیروں میں بھرے ہوئے ہیں عطر دان پاندان گلاب دان بھرے دھرے ہیں اور مکان کے چاروں طرف پھلواری کھلی ہوئی ہے باہر اُس مکان کے دیواروں پر رنگ برنگ کی چتر بنی ہوئی ہیں کہ جن کے دیکھنے سے آدمی ترت موہت ہو اور اُس مندر کے بھیتر خوبصورت استریاں اچھے ساز ملائے بیٹھے بیٹھے مدھر مدھر سُروں میں گاتی ہیں اور ایک تپشی بیٹھا ہوا راگ سنتا ہے یہ دیکھ راجہ نے اپنے جی میں کہا کہ یہ تپشی ان ناریوں کے جوگ نہیں ہے اتنے میں آنکھ کھل گئی اور صبح ہوئی تب اشنان دھیان پوجا کر بیروں کو بلا کر کہا کہ میں نے جس جگہ کو خواب میں دیکھا ہے تم مجھے وہاں لے چلو راجہ کی بات سنتے ہی بیر اُٹھا کے لے اُڑے اور پل مارتے وہاں پہونچا دیا راجہ نے وہاں سے بیروں کو رخصت کیا اور آپ اُس باغیچے میں گیا اور اس مکان کی تیاری دیکھتے ہی بھچک ہوا اپنے من میں کہنے لگا کہ یہ مکان کس نے بنایا ہے آدمی کا تو مقدور نہیں چاہیے تو برھما نے اپنے ہاتھ سے جیسے دے کے رچا ہے پھر اُس مندر کے اندر جا راجہ کھڑا ہوا اتنے میں وہاں جو رنڈیاں بیٹھی گا رہی تھیں وے راجہ کو دیکھ اپنے من میں ڈر چپ ہو رہی اور اُس سدھ کا سمرن کیا اُس نے ترت آ کو درشن دیا اور وہ بکرم کو دیکھ کر کرودھ کر بولا کہ ابھی سراپ تجھے دیتا ہوں کہ تو جل کر بھسم ہو جاتا ہے کس لیے میرے استھان پر آیا ہے سکھ سے یہ استریاں بیٹھی راگ الاپ رہی تھیں تو نے آکر کیوں بھنگ کیا یہ سُن راجہ ہاتھ جوڑ بنتی کر بولا کہ مہاراج میں انجان یہاں آیا ہوں

یہ تصویر وہ ہے کہ راجہ جوگی کے درشن کو گیا



تمہارے درشن کی مجھے اچھا تھی تمہارے کرودھ کو کون سہ سکتا ہے میں آپ کا داس ہوں چوک میری

معاف کیجئے یہ سُن وہ جوگی بولا کہ سُن راجہ بکرم تو نے سچ کہا مجھے بڑا کرودھ ہوا تھا جو تو میرے سنکھ نہ ہوتا میں
تجھے سراپ دیتا اور اب میں تیری بات سُن پرسن ہوا تو مجھ سے مانگ جو چاہے راجہ نے کہا کہ مہاراج میں کیا
مانگوں آپ کے پرشاد سے میرے یہاں سب کچھ ہے ان دھن رتن ہاتھی گھوڑے کسی چیز کی کمی نہیں ہے پر
ایک بستو مانگنے کے لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں جو کرپا کر دیجئے تو میں مانگوں یہ سن جوگی نے کہا راجہ جو تو
مانگے گا سو میں دونگا راجہ نے کہا کہ یہ مندر مجھے دیجئے جوگی نے سن بلنبھ نہ کیا اور ترت وہ مندر راجہ کو دیا اور
اپنا جوگ روپ دھر وہاں سے تیرتھ برت کرنے کو گیا راجہ نے جب وہ محل پایا تب وہ پرسن ہو گدی پر جا بیٹھا
اور وہ رنڈیاں جیسے جوگی کے آگے گاتی تھیں گانے لگیں راجہ اُس مندر میں خوشی سے رہنے لگا اینک
اینک پرکار کے رس بھوگ کرنے لگا اتنی بات کہہ پتلی بولی سُن راجہ بھوج راجہ بکرم تو وہاں بیٹھ کر انند
کرنے لگا اور جوگی تیرتھ تیرتھ پھرتا تھا اور جو کوئی سدھ ملتا تھا اُس سے اپنا دُکھ کہتا تھا اِس طرح سے
کسی اور تیرتھ میں جا پہونچا اور وہاں ایک جتی سے اپنے جی کے دُکھ کا بیورا سب کہا اُس نے کہا کہ تو اپنے
استھان کو جا اور بھیس دھر کے راجہ کے پاس جا سوال کر وہ دھرماتما ہے جب اُس سے تو وہ مکان مانگے
تب ہی تجھے حوالے کر دیگا یہ اُس کی سیکھ مان ایک بوڑھے برہمن کا بھیس دھر اس مندر کے نکٹ آیا دوار
پر جا تالی دی تالی کی آواز سنتے ہی راجہ باہر نکل آیا اور اُس سے کہا کہ تو کیا مانگتا ہے مانگ تجھے دوں گا
تب اُس نے کہا کہ مہاراج میں تمام پرتھی پر پھر آیا پر اپنی اچھا کا استھان کہیں نہ پایا کہ جہاں میں بیٹھوں یہ سُن
راجہ ہنس کے بولا یہ ٹھالو تمہاری اچھا کے موافق ہو تو لو یہ سن برہمن نے اسیس دی راجہ اسے اس جگہ پر بٹھا
اپنے گھر کو آیا اتنی بات کہہ پتلی بولی سُن راجہ بھوج تو اس کے سنگھاسن پر بیٹھنے جوگ نہیں ہے تو اپنے جی میں
کیا بچارتا ہے جو بنا سمجھے ایسا ارادہ کرتا ہے جو اُسکے برابر ہو وہ سنگھاسن پر بیٹھے وہ روز بھی یوں آخر ہوا اچتا پچتا
اپنے مندر میں گیا رات جوں توں کٹ گئی صبح ہوتے اشنان پوجا کر وہیں آکر موجود ہوا اور چاہا کہ سنگھاسن پر
پاؤں دھرے تب

روپ وتی تیسویں پتلی بولی

کہ سن راجہ بادلے اگیانی ایسا پرکھارتھ تو نے کب کیا جو سنگھاسن پر بیٹھنے کو آیا ہے ایک دن کی بات راجہ
بیر بکرماجیت کی میں تجھ سے کہتی ہوں تو سُن کر اپنے محل میں ایک رات کو آرام سے سوتا تھا اس میں کچھ راجہ کے
جی میں آیا یکبارگی اُٹھ کر کاچھا باندھ ڈھال تلوار لے شہر کے کوچے میں پھرنے لگا آگے جا کر دیکھے تو چار چور

کھڑے باتیں کر رہے ہیں کہ کدھر چوری کرنے ہم چلیں ان میں سے ایک کہنے لگا اچھی ساعت میں چلو تو کچھ مال ہاتھ لگے اور بُری ساعت چلنے سے دکھ پا کر خالی ہاتھ پھر آویں گے اس طرح سے سب باتیں اُن کی راجہ نے سُنیں اور اُنھوں نے بھی راجہ کو دیکھا ان میں سے ایک بولا کہ یہ کون ہے راجہ نے کہا جو تم ہو سو ہم ہیں یہ سُن کر اُنھوں نے راجہ کو بھی اپنے ساتھ لگا لیا اور چوری کو چلے آگے ایک جگہ پہونچکر ایک سے ایک پوچھنے لگا کہ اپنا اپنا گن کہو تب ایک ان میں سے بولا کہ میں ایسا مہورت جانتا ہوں کہ جس میں جاترا کرنے سے کبھی خالی پھر کر نہ آوے دوسرا بولا کہ میں سب جانوروں کی بولیاں سمجھتا ہوں تیسرا بولا کہ میں جس مندر میں جاؤں مجھے کوئی نہ دیکھے اور میں کام کر آؤں چوتھا بولا کہ میرے پاس ایک چیز ایسی ہے کہ کوئی کتنا ہی مجھے مارے نہ مروں ان چاروں نے یہ باتیں کیں راجہ سے پوچھا کہ تو کیا بدیا جانتا ہے وہ کہہ تب راجہ بولا کہ میں یہ بدیا جانتا ہوں کہ جہاں دھن رکھا ہو تمہیں بتا دوں



ان چاروں نے راجہ سے کہا کہ تو آگے چل ہم تیرے پیچھے ہیں جہاں دولت گڑی ہو ہمیں بتا دے اس طرح باتیں کر آگے راجہ پیچھے پیچھے چور چلتے ہوئے راجہ کے محل کے نیچے باغ میں آئے جس جگہ دولت راجہ کی گڑی تھی سو ان چوروں کو راجہ نے بتا دی انھوں نے وہاں کھودا ایک تہ خانہ کا دروازہ نکلا اسے توڑ کر اندر جا دیکھے تو کروڑوں کا جواہر اشرفیاں روپے بھرے ہوئے ہیں سب نے پوٹیں باندھ سر پر دھر چلے اتنے میں گیدڑ بولا اُن چوروں میں جو جانوروں کی بولی جانتا تھا سُن کر وہ سمجھا اور اُس نے کہا کہ بھائی یہ گیدڑ بولتا ہے اس دھن کیلیے میں کچھ کشل نہیں ان میں سے ایک بولا کہ تو اپنا شگون رہنے دے پائی ہوئی لچھمی کو تو ہم نہیں چھوڑتے چھوڑیں تو ہمارے دھرم میں بٹہ آوے ان میں سے دوسرا بولا کہ بھائی دھن رتن تو پایا پر بستر نہیں ملے اس سے

کہیں چل کر اور جگہ چوری کیجئے اور وہاں سے بستر لیجئے تو پھر چوری کا نام بھی نہ لیجئے پھر ان میں سے ایک بولا کہ راجہ کا دھوبی یہاں رہتا ہے اسکے گھر میں چل کر سیندھ دیں تو طرح بطرح کے کپڑے ملیں گے یہ منصوبہ کر دھوبی کے پچھواڑے تو وہ گٹھریاں رکھدیں اور جا کر اس کے گھر میں سیندھ دیا اس میں اسکا گدھا دیکھ کر بولا او دھوبی جاگا خفا ہو گدھے کو خوب پیٹ کر کہنے لگا کہ یہ کمبخت میرے پیچھے پڑا ہے دن بھر گھاٹ پر میں محنت کروں سوتے میں یہ ستاوے اتنا کہہ دھوبی پھر جا کر سو رہا گدھا چوروں کو دیکھ کر پھر بولا آخر دھوبی نے چار پانچ مرتبہ مار مار کر اسے کھول چھوڑ دیا اور آپ سو رہا چور تو چوری کرنے لگے اور راجہ نے اپنے جی میں بچارا کہ وہ تو اپنا دھن تھا جو چاہا سو کیا اور اب ان کے ساتھ رہ کر ادھرم کا بھاگی کون ہوگا یہ سمجھ کر راجہ اپنے محلوں میں چلا آیا اور چور پوٹیں باندھ اپنے گھر کو گئے صبح ہوتے ہی شور ہوا کہ راجہ کے بھنڈارے میں چوری ہوئی کوتوال آیا اور کوتوال نے جگہ جگہ ہرکارے جاسوس بھیجدیے گھاٹ باٹ سب بند کیے آخر کو تلاش کر چوروں کو باندھ کر ہرکارے کوتوال کے پاس لے آئے کوتوال نے لے جا کر راجہ کے سامنے کھڑے کیے راجہ کا منھ دیکھ دیکھ وہ چور اپنے جی میں بچار کرنے لگے کہ راجہ ہی کی صورت کا پانچواں چور ہمارے ساتھ تھا اور جب دھوبی کے یہاں ہم چوری کو گئے تو وہ جاتا رہا یہ بڑا اچنبھا ہے کہ اپنا حصہ وہ نہ لے گیا یہ اپنے جی میں بچارتے تھے کہ راجہ نے مسکرا کر کہا کہ تم میرا منھ دیکھ دیکھ کیا اپنے جی میں سوچتے ہو خیر تمھاری اسی میں ہے کہ وہ مال جہاں رکھا ہے وہاں سے لادو چور بولے مہاراج بڑے اچنبھے میں ہم ہیں کہ ایک چور رات کو ہمارے ساتھ چوری کرنے میں شریک تھا جبتک چوری کی تب تک وہ ساتھ تھا اور اپنا حصہ لینے کے وقت وہ بھاگ گیا راجہ نے کہا کہ اچھا اس چور کو بھی بتادو تب ان میں سے ایک چور بولا کہ مہاراج جی چاہے تو ہمیں مار ڈالو چاہے چھوڑ دو پر آپ کے روبرو ہم سچ کہتے ہیں کہ اس وقت تم راجہ ہو اور رات کو ہمارے ساتھ تھے کیونکہ ہم نے بہتوں کے ساتھ چوریاں کی ہیں پر ایسا کسی کو نہیں دیکھا جو اپنا بانٹ چھوڑ دے اس لیے ہم دھرم سے کہتے ہیں ہمارے ساتھ آپ ہی تھے یہ سُن راجہ ہنس کر بولا کہ تم اپنے جی میں مت ڈرو ہم نے تمھاری جان بخشی پر ایک بات ہم تم سے کہتے ہیں سو تمھیں کرنی پڑے گی تم اب چوری کرنے سے ہاتھ اُٹھاؤ اور جو تمھیں دولت چاہیے میرے خزانہ سے لے جاؤ یہ سُن کر چوروں نے راجہ کی بات قبول کی راجہ نے اُلٹے اور بھی منھ مانگی دولت دی اور بدا کیا دھن لے لے اپنے اپنے گھر گئے اتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج تو ایسا ساہس کر تو اس سنگھاسن کے جوگ ہوگا اب جا کر اپنا راج کر اور یہ خیال چھوڑ دے راجہ چپ ہو کر وہاں سے اُٹھ اپنے مکان میں داخل ہوا

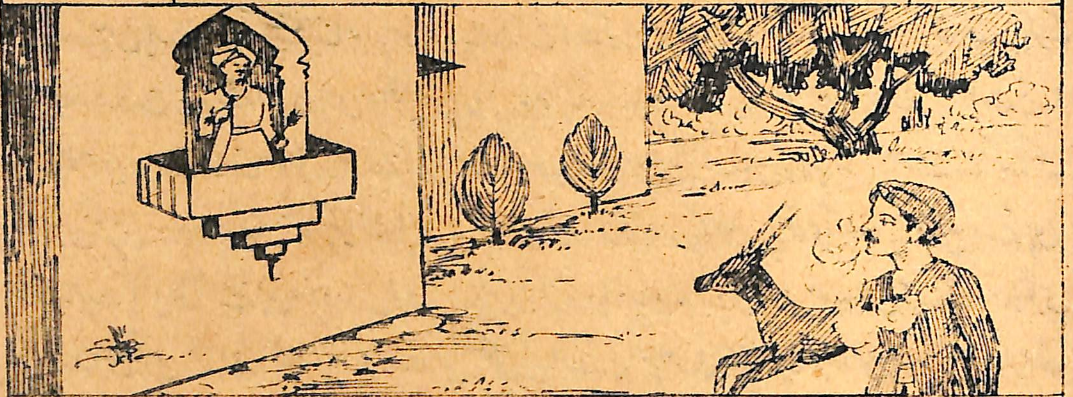
وہ ساعت اور وہ دن بھی گزر گیا وہاں سے اپنے مندر میں جا رات کو تو سوچ میں کاٹا دوسرے دن صبح کو
سنگھاسن کے پاس آکر کھڑا ہوا اپنے من میں بچار کرنے لگا کہ میں اس سنگھاسن پر بیٹھنے نہ پایا اور بنا سوارتھ جنم گنوایا
سب دیس دیس یہ خبر ہو چکی ہے کہ راجہ بھوج راجہ بیر بکرماجیت کی سنگھاسن پر بیٹھا سو بیٹھنا میرا نہ ہوا یہ بات سُنکر
سب لوگ منہسیں گے اور گندھرپ گالیاں دیں گے اور میرے کل کو کلنگ لگا یہ اپنے جی میں سوچ کر راجہ یہ بھی
گردن کر سنگھاسن کے پاس کھڑا ہوا اپنے جی میں بچارتا تھا کہ ایک تاں وہ تھی کر جس کا بکرم جیسا بتر ہوا اور ایک میں
کہ کل کو داغ لگایا اور جو منصوبہ کیا سو بن نہ آیا ایسی باتیں راجہ من میں بچار بچار چنتا کرتا تھا اور کچھ جی میں
غیرت آتی تھی اور کچھ کرودھ ہوتا تھا کہ اس میں جھنجھلا کر جلدی کر چاہا کہ سنگھاسن پر بیٹھے اتنے میں

کوشلیا اکتیسویں پتلی بولی

سُن راجہ بھوج تو بڑا موڑکھ ہے جو کہا نہیں مانتا اور ساہس کو تو سہج کر جانتا ہے کنچن کی برابری پیتل
نہیں کر سکتا اور ہیرے کے برابر شیشہ نہیں ہوتا اور چندن کے گن کو نیم نہیں پاتا اس سے تو ہزار اپنے جی میں
منصوبہ کیا کر لیکن راجہ بیر بکرماجیت کے برابر تو نہیں ہوسکتا اور اس کے سنگھاسن پر بیٹھتے ہوئے تجھے شرم
نہیں آتی اتنی بات اس پتلی کی سُن راجہ اپنے جی میں بہت سا لجایا راج اور جینا اپنا دھکار مانا پھر اتنی بات پتلی
نے کہی کہ سن راجہ میں ایک دن کی بات راجہ بیر بکرماجیت کی تیرے آگے کہتی ہوں کہ جب راجہ کے مرنے کے دن
نزدیک آئے تب راجہ کو معلوم ہوا اور معلوم کر کے اسی نگر میں گنگا پر ایک مندر بنوایا جب مندر بن چکا تب آپ بھی
وہیں جا رہا تمام ملکوں میں خبر کی کہ جو کوئی دان لیا چاہے سو وہ نگر میں آکر لے اور جتنے برہمن پنڈت بھاٹ
بھکاری آئے تنھوں نے منھ مانگے دان پائے یہ خبر دیوتاؤں کو بھی پہونچی اس میں بہت سے دیوتا روپ
بدل بدل دان لینے کا بہانہ کر راجہ کو سب دیکھنے آئے اور آ آ کر جو جس کے جی میں آیا سو مانگا اور راجہ نے
بھی سو ہی دیا جب دان لے چکے تب راجہ کے سامنے کھڑے ہو اسیس دے کہنے لگے کہ دھن ہے راجہ بکرم تیرے
تئیں اور دھن ہے تیرے پتا کو تو نے ایسا ساکھا باندھا کہ تینوں لوک میں تیری نشانی رہے گی ستجگ میں
جیسا ست بادی راجہ ہری چندرام تریتا میں جیسا راجہ بل ہوا اور دواپر میں جیسا راجہ جدھشٹر ہوا ویسا کلجگ
میں بیر بکرماجیت تو ہے جیسے چاروں جگ میں تم دھرماتما ہوئے ویسے نہ ہوئے ہیں نہ ہوں گے اس طرح راجہ
سے کہہ دیوتا بدا ہوئے اتنی بات کہہ پتلی بولی کہ سن راجہ بھوج دیوتا تو سب بدا ہوئے اور راجہ جا کر محل کے جھروکوں
میں بیٹھا اتنے میں اور ایک راجہ کو کسی رکھنے سراپ دیا تھا سو وہ سونے کا ہرن بنکر راجہ بیر بکرماجیت کے سامنے

آیا راجہ نے دیکھتے ہی اُسکے مارنے کو کمان اور تیر اُٹھایا چاہا کہ راجہ بان مارے اس میں وہ ہرن بولا کہ میں
اگلے جنم کا برہمن ہوں مارے بھوک کے دن رات پھرتا ہوں ایک سدھ سے میں نے اپنی موت مانگی تھی اُس نے
مجھے ہرن کیا پھر میں نے اس سدھ سے کہا کہ مہاراج تم نے مجھے ہرن تو بنایا میری گتی آگے کس طرح ہوگی
تب اس نے مجھ سے کہا کہ کلجگ میں راجہ بیر بکرماجیت بڑا داتا ہوگا اسکا جب تو جاکر درشن کریگا تب تیری مکت
ہوگی اس لیے میں تیرے درشن کو آیا ہوں راجہ اُس کی بات سُن کر ہنس دیا اور اُس ہرن نے اسی وقت اپنا

یہ تصویر وہ ہے کہ ہرن نے راجہ کے درشن سے اپنا روپ بدلا



سر پر تیاگ کیا راجہ نے اُس ہرن کو جلا کر گنگا میں بہا دیا اور بہت اس کے نام جگ کیا اتنا کہہ پتلی بولی کہ
سن راجہ بھوج تو اس کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے اور تو اپنے جی سے یہ بات دور کر سنگھاسن کو لے ابھی ترت
گڑوا دے جہاں سے تو لایا ہے تہاں پہونچا دے اتنی بات سن راجہ بھوج اپنے جی میں سوچ کرنے لگا اور
جواب کچھ نہ بن آیا اور بہت نراس ہوا اپنے مندر میں آیا وہ دن اس طرح گزر گیا اپنے مکان میں آرات
اسی چنتا میں نہا ہی صبح ہوتے من میں بیراگ لے سنگھاسن کے پاس جا کھڑا ہوا تب

بھامتی بتیسویں پتلی بولی

راجہ ایک میری بنتی سن اور انت کتھا میں تجھ سے سمجھا کر کہتی ہوں تو اپنا من لگا کر سن کہ جب انت سمے راجہ
بیر بکرماجیت کا آیا تب آپ بوان پر بیٹھ اندر لوک کو گیا اور انبادتی نگری میں مشہور ہوا تینوں لوک میں ہنگامہ
مچا کہ راجہ بیر بکرماجیت کا کال ہوا اس وقت گیا کو یلا دو بیر تھے راجہ ہی کے ساتھ لوپ ہوگئے نہ وہ سوامی رہا نہ وہ
داس رہے سنسار سے دھرم کی دھجا اکھڑ گئی سب عیت راجہ کے راج کی رونے لگی برہمن بھاٹ بھکاری رانڈ دکھی
سب ڈھار مار مار رو رو کہنے لگے کہ ہمارا آدر کرنیوالا اور مان رکھنے ہارا آج جگ سے اُٹھ گیا رانیاں راجہ کے ساتھ ستی ہوئیں

اور جتنے داس داسی تھے سو سب اناتھ ہو گئے اور جتنے لوگ نوکر چاکر سپاہی شاگرد پیشہ تھے سب روتے اور کہتے تھے کہ ہائے
ہم میں سے کوئی کام نہ آیا اس طرح کی کھل بل راجہ کے راج میں ہو رہی تھی تب منتری نے راجکمار جیت پال کو راج تلک
کیا اور تمام ملکوں میں اُسکے نام کا ڈھنڈورا کرا دیا جیت پال جب راجہ ہوا تو وہ ایک دن اس سنگھاسن پر بیٹھا اتنے میں
مورچھا آئی اور مورچھا آتے ہی وہ بے سدھ ہوا ایک خواب دیکھا کہ اس خواب میں راجہ بیر بکرماجیت نے اُسے منع کیا کہ
اس سنگھاسن پر مت بیٹھ جو میرا سا ساہس کرنا تو اس سنگھاسن پر بیٹھنا اس میں راجہ جیت پال کی آنکھ کھل گئی اور ساودھان
ہو سنگھاسن سے نیچے اُتر بیٹھا منتری کو بلا اپنے خواب کا احوال سب کہا تب پردھان نے کہا مہاراج اس آسن پر بیٹھنا
اچیت نہیں ایک بات میں آپ سے کہتا ہوں سو آپ کیجئے کہ آج رات کو پتر ہو بھوم میں بچھونا بچھوا اور راجہ کا دھیان کر کے
کہیے کہ مہاراج جو جو مجھے آگیا ہو اُسی موافق میں کروں یہ کامنا کر کے رات کو سوئیے اسمیں جیسا جواب کامنا کا ملے تیسا
کیجئے جو دیوان نے کہا تھا سو ہی راجہ نے کیا اور جب راجہ سویا تب سپن میں جیت پال کو راجہ بیر بکرماجیت نے کہا کہ
اجین نگری اور دھارا نگری چھوڑ کر انباوتی نگری میں راج کرو اور سنگھاسن کو یہیں پرتھوی کو سونپ دو صبح ہوتے ہی
راجہ جیت پال اٹھا اُٹھتے ہی مزدوروں کو بلا سنگھاسن کو گڑوا دیا اور آپ انباوتی نگری میں راج کرنے لگا دھارا نگری
اور اجین نگری اُجڑ اُجڑا انباوتی نگری بسنے لگی یہ پتلی کی بات سُن راجہ بھوج پچھتا پچھتا کر نراس ہو سر دھن کر اٹھا
اور دیوان کو بلا کر کہا کہ جہاں سے سنگھاسن نکل کر آیا ہے وہیں گڑوا دو منتری کو آگیا دی آپ اپنے جی سے راج
کاج چھوڑ بیٹھا منتری راج کرنے لگا اور آپ اُس مو یک تیرتھ میں تپسیا کرنے لگا اور یہ خبر سب راجاؤں کو پہونچی کہ
راجہ بھوج نے اپنا راج تیاگ کر بیراگ لیا سچ ہے جو جس کام کے جوگ نہ ہو تو لازم ہے کہ وہ کام نہ کرے فقط

خاتمۃ الطبع

دنیا افسانہ ہے اور ہم سب لوگ افسانہ پسند نقش خیال پر دنیا کا ثبات ہے زندہ دلی کے واسطے قصہ کہانی افسانہ دلآویز
ہیں مصنفوں نے نصائح کے مذاق کو آمیختہ کیا ہے عقلائے ہند نے پند سود مند کو خردمندانہ حکمت سے بے زبانوں کی زبان سے
اسلیے ظاہر کیے ہیں کہ آدمی کو غیرت آئے اور سبق عمدہ تمیز کا حاصل کرے جیسے کلیلہ دمنہ وغیرہ سے ظاہر ہے ہندستان میں
راجہ بھوج ایک شخص با شکوہ فرمانروایان ہند سے مشہور ہے ایسے نام آور راجہ کے نام نامی سے منسوب کر کے سنگھاسن بتیسی نام سے
ایک افسانہ سنسکرت میں ترتیب دیا تھا ترجمہ اُسکا بھاکا دیوناگری میں ہوا اور بجنسہ کسی قدر محاورہ زبان اُردو درست ہو کر
کئی مرتبہ مطبع ہذا میں ہزاروں جلدیں طبع ہوئیں فی الحال حسب خواہش تاجران ملک ہند سترھویں بار ماہ اگست سنہ ۱۹۵۳ء
مطبع امی راجہ رام کمار وارث مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں باہتمام مین بہاری کپور منیجر بحسن و خوبی طبع ہوا۔